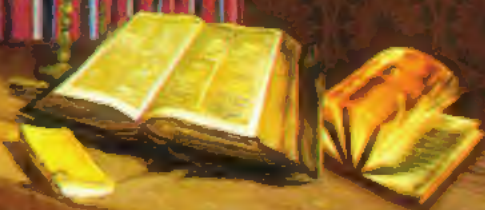


فَتْحُ الْمُبِينِ تَبَيُّنُ الْوَهَّابِينَ

بِإِذْنِ مُحَمَّدٍ مَنصُورٍ عَلَى النَّبِيِّ



النُّورُ لِلرَّضْوِيِّ بِمَشْرِقِ كُنْهِي
الْمَدِينَةِ الْمَكِّيَّةِ

فتح المبين تنبيه الوهابين

فتح المبين تنبيه الوهابين: تصنیف: محمد منصور علی۔ جب یہ کتاب ۱۳۵۳ھ میں چار برس کی کوشش کے بعد چھپکر جلوہ ظہور میں آئی تو بسبب کثرت تقاریر و مواہیر علماء مشاہیر کے ایسی قبولیت پائی کہ مقلدوں نے ہاتھوں ہاتھ خرید لی بلکہ غیر مقلدوں نے بھی خریدی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اکثروں نے ترک تقلید سے توبہ کی۔ آج تک دنیا میں کوئی دین کی کتاب اس قدر کثرت تقاریر و مواہیر کے ساتھ دیکھنے میں نہیں آئی جنکی تعداد ۴۶۶ تک پہنچ گئی اور درحقیقت سمجھو تو ان علماء دین اور مفتیان شرح متین کی عمدہ عمدہ تحریریں اور چیدہ چیدہ تقریریں مقلدوں کے احقاق حق اور غیر مقلدوں کے ابطال باطل میں بجائے خود عموماً اہل اسلام کے واسطے یہ ایک کتاب مستند ہے اور خصوصاً مقلدوں کے لئے ایک مجموعہ قابل الشد ہے۔ جو ہزاروں روپے صرف کرنے سے بھی تمام دنیا کے علماء اور فضلاء کا ایسا مہری فتاویٰ بیسر نہیں ہو سکتا۔ اور پھر اس مجموعہ میں رسالہ دوسوسہ المقلدین جواب الجواب فوس المحققین بھی کئی بڑے کاہد لائل روشن و اجوبہ دندان شکن زیادہ کیا گیا اور بعد اس رسالہ ہدایت مقالہ کے تنبیہ الاناسی علی تشنیع الاناسی پر کتاب کا اختتام ہوا جس میں حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کو تالیف الدرایۃ فاقد الروایۃ قلیل العربیہ کہنے والوں کو مدلل اور سکت جواب دیا۔

ادارہ نوریدہ رضویہ نے اس نایاب کتاب کو مکمل شائع کیا ہے۔ دوسرے اداروں نے زمانہ قدیم کے بڑے بڑے علماء کرام کی تقاریر اور ان کے ساتھ جو مفید مضامین تھے وہ نکال کر کتاب کو نصف طبع کر دیا تھا۔

النورین رضویہ پبلشنگ کمپنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتح المبين تنبيه الوهابين
مولوی محمد منصور علی

نام کتاب

مؤلف

شعبان المعظم ۱۴۳۴ھ جون ۲۰۱۳ء

طباعت اول

محمد مصطفیٰ اشرف قادری رضوی

ناشرین

محمد مختار اشرف قادری رضوی

حاجی محفوظ احمد قادری رضوی مصطفوی

باہتمام

دار النور
لعل اللہ علیہ وسلم

یطلب من

دار النور

دکان نمبر 4 مرکز الاولیاء دربار مارکیٹ، لاہور۔ پاکستان

042-37247702

0300-8539972

0314-4979792

النورین رضویہ پبلشنگ کمپنی

لاہور۔ پاکستان

۴۴۷	اور تقلید کو شرک و جہرام جاننا اور کو مسئلہ کے چاروں گوشوں کو مصلحت اور برکت سمجھنا اور صاحب کرام کو خدا و خارج برکت متلازلہ کا کہنا۔	۴۴۷	میں کہ خلافت اہل سنت کے ہیں	۴۴۸	اہل سنت کی۔
۴۴۸	خریق و باریزہ کی غلط تعبیر۔	۴۴۸	فتاویٰ جامع المشاہد فی اخراج اور ابوبالیٰ نے مبارک تریج پر کثرت	۴۴۹	تو اب جو بالی مبارک تریج پر کثرت
۴۴۹	حال رسول حال بیان نہ کرنا۔	۴۴۹	علاء اللہ علیہ السلام کے	۴۵۰	کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو متبرک فاطی اور مختار برکت متلازلہ کا کہنا
۴۵۰	آداب پیشین گوئی سے سب اہل سنت و احوال غیر مقلدین کے ظاہر ہو گئے۔	۴۵۰	و ابابکر مقلدین میں مثل انصاف و کرہ ضابطہ کے دائرہ اہل سنت و	۴۵۱	غیر مقلدین میں و حاتی ایسا دالیا علیہم السلام کے قائل نہیں۔
۴۵۱	غیر مقلدین کے دہلیہ و قلعہ علی بن و دیگر مقامات میں سر جہاں شاہ و دیگر تقلید اہل اربعین کے اکثر اہل مذہب و احادیث میں جو شرک کر گیا۔	۴۵۱	تفصیل حکام غیر مقلدین قابل لاحظہ ناظرین۔	۴۵۲	غیر مقلدین میں حضرت صوفیہ شرک فی الالویت شرک فی الوبیت شرک
۴۵۲	ثبوت اور بقا میں محمدی کا حقیقت مذہب مقلدین پر موقوف ہو۔	۴۵۲	مقلدین میں شرک اور کافرتانہ ہیں نقل عبارت تو اب جو بالی کی کہ	۴۵۳	غیر مقلدین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افعال انوار کو محمود نہیں جاتے ہیں اور عصمت نبوت کے نہیں
۴۵۳	مصدق سوا اعظم جماعت مقلدین میں غیر مقلدین واسطے بھلائی و نیک میں آئے تو امام مقلدین کے ایک نیا طرح نشاندہانہ کا جو اہل طایفہ کا لانا	۴۵۳	تو اب جو بالی نے صدقہ اولیات کو طریقہ اپنایا قرار دیا۔	۴۵۴	غیر مقلدین میں حضرت مسیح و حامی قائم کو جو بعض اہل ایمان کے کہنا غیر مقلدین میں شایع بدعتی سے بیکار اور دھیمہ لیکھ برکت متلازلہ کہتے ہیں
۴۵۴	نقل اشتہار سولات مولوی حسین صاحب لاہوری کی۔	۴۵۴	ثبوت امام بخاری علیہ الرحمہ کے شافعی المذہب ہونے کا۔	۴۵۵	سوی کی جہ کی کہانہ انہما شخص صلی اللہ علیہ وسلم پر۔
۴۵۵	اشہار جدید مقلدین کی طرک مجود سوانہ خبر کا لکھنا و غیرہ جو ایک ایضا میں سولات خبر اربعہ	۴۵۵	ایہ مجتہدین کو احبار و پیمان نیا اور مقلدین کو مصدق آیات کہہ شرکین کا ٹھہرایا۔	۴۵۶	غیر مقلدین میں اہل سنت مخالفین اہل سنت میں انیسویں صدی کے منا کو شہادت ثمر ماضی و
۴۵۶	انعام دس شرفی فی جواب کے حقانہ فاسد و اعمال کے غیر مقلدین	۴۵۶	آیات مشاہدات معانی و احوالی میں فرقہ ظاہر کا رد و تحقیق	۴۵۷	جو شخص نے اپنے میں اہل بیت سے خارج ہو کر عینی اور دینی جو

۵۸۳	غیر مقلدین کے پیچھے ناز چھنا نہیں حکم لائبریری کا شکل حکم بنو کے ہو	۵۸۳	حقیقہ پر افسوس۔	۵۸۴	تو اب جو بالی مبارک تریج پر کثرت
۵۸۴	حقیقت حال صلح نامہ عباسی دہلی	۵۸۴	پر طعن کا جواب باصواب۔	۵۸۵	کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو متبرک فاطی اور مختار برکت متلازلہ کا کہنا
۵۸۵	موتیر طلاسہ شاہ شہزادہ کا پورو کھنڈ لکھنؤ پر حضرت مفتاح علی شاہ	۵۸۵	امام اعظم و امام احمد کا قد و چہ میں امام بخاری پر ترجیح رکھنا۔	۵۸۶	غیر مقلدین میں حضرت صوفیہ شرک فی الالویت شرک فی الوبیت شرک
۵۸۶	نقل خط جناب مولانا شاکر اللہ صاحب غازی پوری سے واقعہ اکرا۔	۵۸۶	برکت کے خلاف ہونے میں امام صاحب پر بہتان کافرا	۵۸۷	غیر مقلدین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افعال انوار کو محمود نہیں جاتے ہیں اور عصمت نبوت کے نہیں
۵۸۷	موتیر طلاسہ شاہ شہزادہ کا پورو کھنڈ لکھنؤ پر حضرت مفتاح علی شاہ	۵۸۷	کے بدعتیہ ضلالہ و نعمت البدنہ ہذا کا مطلب۔	۵۸۸	غیر مقلدین میں حضرت مسیح و حامی قائم کو جو بعض اہل ایمان کے کہنا غیر مقلدین میں شایع بدعتی سے بیکار اور دھیمہ لیکھ برکت متلازلہ کہتے ہیں
۵۸۸	آداب جو اب تقلید میں تفریق منظم قابلہ اہل علم۔	۵۸۸	صاحب فوس کے افلاک ترکیب نوی میں۔	۵۸۹	غیر مقلدین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افعال انوار کو محمود نہیں جاتے ہیں اور عصمت نبوت کے نہیں
۵۸۹	فتوے مفتیان کہ خط لکھ دینے کو غیر مقلدین میں جو قبائلیہ شخص جو موتیر طلاسہ شاہ شہزادہ کا پورو	۵۸۹	اجتہاد اور مسائل فقہیہ کا بیان ایہ مجتہدین پر طعن کرنا غیر مقلدین کا مذہب ہو۔	۵۹۰	غیر مقلدین میں حضرت مسیح و حامی قائم کو جو بعض اہل ایمان کے کہنا غیر مقلدین میں شایع بدعتی سے بیکار اور دھیمہ لیکھ برکت متلازلہ کہتے ہیں
۵۹۰	کا پورو پورہ علی بن ابیون متصل لکھنؤ و مراد آباد و لکھنؤ دہلی و اکسٹر ہوگی دھنک و دھنک آباد اس وجہ باگ و خانہ پورو سکین پورو اگلا و گجرات سکوت و بکری	۵۹۰	موتیر طلاسہ شاہ شہزادہ کا پورو کھنڈ لکھنؤ پر حضرت مفتاح علی شاہ	۵۹۱	غیر مقلدین میں حضرت مسیح و حامی قائم کو جو بعض اہل ایمان کے کہنا غیر مقلدین میں شایع بدعتی سے بیکار اور دھیمہ لیکھ برکت متلازلہ کہتے ہیں
۵۹۱	رستہ و دروازہ مقلدین میں جو اہل سنت صاحب فوس کے افلاک ترکیب نوی میں۔	۵۹۱	صاحب فوس کے افلاک ترکیب نوی میں۔	۵۹۲	غیر مقلدین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افعال انوار کو محمود نہیں جاتے ہیں اور عصمت نبوت کے نہیں
۵۹۲	صاحب فوس کے افلاک ترکیب نوی میں۔	۵۹۲	صاحب فوس کے افلاک ترکیب نوی میں۔	۵۹۳	غیر مقلدین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افعال انوار کو محمود نہیں جاتے ہیں اور عصمت نبوت کے نہیں
۵۹۳	صاحب فوس کے افلاک ترکیب نوی میں۔	۵۹۳	صاحب فوس کے افلاک ترکیب نوی میں۔	۵۹۴	غیر مقلدین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افعال انوار کو محمود نہیں جاتے ہیں اور عصمت نبوت کے نہیں
۵۹۴	صاحب فوس کے افلاک ترکیب نوی میں۔	۵۹۴	صاحب فوس کے افلاک ترکیب نوی میں۔	۵۹۵	غیر مقلدین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افعال انوار کو محمود نہیں جاتے ہیں اور عصمت نبوت کے نہیں
۵۹۵	صاحب فوس کے افلاک ترکیب نوی میں۔	۵۹۵	صاحب فوس کے افلاک ترکیب نوی میں۔	۵۹۶	غیر مقلدین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افعال انوار کو محمود نہیں جاتے ہیں اور عصمت نبوت کے نہیں
۵۹۶	صاحب فوس کے افلاک ترکیب نوی میں۔	۵۹۶	صاحب فوس کے افلاک ترکیب نوی میں۔	۵۹۷	غیر مقلدین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افعال انوار کو محمود نہیں جاتے ہیں اور عصمت نبوت کے نہیں
۵۹۷	صاحب فوس کے افلاک ترکیب نوی میں۔	۵۹۷	صاحب فوس کے افلاک ترکیب نوی میں۔	۵۹۸	غیر مقلدین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افعال انوار کو محمود نہیں جاتے ہیں اور عصمت نبوت کے نہیں
۵۹۸	صاحب فوس کے افلاک ترکیب نوی میں۔	۵۹۸	صاحب فوس کے افلاک ترکیب نوی میں۔	۵۹۹	غیر مقلدین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افعال انوار کو محمود نہیں جاتے ہیں اور عصمت نبوت کے نہیں
۵۹۹	صاحب فوس کے افلاک ترکیب نوی میں۔	۵۹۹	صاحب فوس کے افلاک ترکیب نوی میں۔	۶۰۰	غیر مقلدین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افعال انوار کو محمود نہیں جاتے ہیں اور عصمت نبوت کے نہیں

انصاف با محسنات اور اشرار جن الیات بھی ضرور ہو اور مصداق آید مذکور کے دسی لوگ میں جو باوجود معرفت
 بالایمان ہونے کے معصوم بالفنائل اعلیٰ بھی ہوں جیسے ذیل اسوال دینا ہی زکوٰۃ و اقامت مملوہ و
 اور اسے معصوم و حج و ایفای حدود و موافق و صبر و استقلال بوقت مصیبت و احوال تعرض کہ جملہ ضروریات میں
 اور محسنات اسلام پر عمل جو سیرت ہم اسی کتاب ثبوت الحق بختی کے صفحہ ۲۴۲ و ۲۴۳ میں مولوی قدیر حسین نے
 تقلید کو بدعت مذکور اور مخالف طریق اسلام قرار دیا ہو اور ایضاً مجتہدین کو شل اجار و رہبان یعنی علمائے بیورد
 و ترسا کے بنایا ہو اور حضرات مقلدین کو مصداق ان آیات کا تھیرا ہوا ہے **لَا تَتَّبِعُوا مَنَافِقَ دُیْنِکُمْ فَاُولَئِکَ لَیْسَ بِہُمْ شَیْءٌ عِندَ اللّٰہِ**
مِنْ حَقِّ اللّٰہِ طَرِیْقٌ اِذْ یَقُولُ کُفُّوا عَنَّا اِنَّ اللّٰہَ کَالْوَہْلِ یَنْفِخُ مَسَکَ الْفَنَیْنِ عَلَیْہِ اَنۡہَا کُفَّ
حَالٌ آگاہیہ آتین بیورد و نصاری و کفار مشرکین کی شان میں دارد و جن افسوس کہ مصداق اسکے دونوں مجتہدین
 اسلام ٹھہرائے جائیں اس سے بڑھ کر تعصب اور کراہی کیا ہوگی سے از پر و ن طعنہ زنی بر باریہ و ضرورت
 تنگ میدان و یزید و خیال کرنا چاہیے کہ تفسیر آیات سے ظاہر ہوتا ہو کہ نبی اسرائیل نے جو تحرم مائل اسلام قبول
 ماحرم اصمد میں اپنے اجار و رہبان کا اتباع کیا تو کافر و مشرک ہو گئے ہم پوچھتے ہیں کہ وہ تحلیل اور تحکیم
 حرمت و مباحات یقیناً ضروری کی تھی یا ایسے محرمات و مباحات کی کہ حلال حرمت و مباحات میں قطعات
 اور ضرورت اجتہاد کی ہو جس در صورت اول مولوی صاحب کو ایذا پہنچی ماسد غم کی نسبت بھی تحلیل و
 تحرم محرمات و مباحات یقیناً ضروری کی ثابت کرنا چاہیے حتیٰ کہ ان کے مقلدین بسبب اتباع کرنے کے ایسی
 تحلیل و تحرم میں مشرک و کافر قرار دیے جائیں اور بدون اثبات اس امر کے مقلدین امیر کو مشرک قرار دینا
 قیاس نامہ اور اجتہاد جیسا ہو اور در صورت ثانی صاف ماسد صواب کرام کا مشرک و کافر ہونا لازم آتا ہو کہ انھوں نے
 نظافت حال کی **فَاُولَئِکَ** سے طلاقات ثلاثہ واقع ہونے میں حضرت علیؓ کا تہلیل کیا ہو یا کافر یا خود بدست و ان کے
 اکابر کا شل قاضی شوکانی و ابن قیم وغیرہم کے لازم آتا ہو اس واسطے کہ انھوں نے لفظ مذکور سے طلاقات ثلاثہ
 و واقع ہونے میں ابن تیمیہ و داؤد ظاہری و ابن خرم کی تقلید کی ہو جس شق اول تو بدیہی البطلان ہو کہ صحابہ
 سے تحرم مائل اصمد ہر گز نہیں ہو سکتی اور شق ثانی بر ہم مولوی صاحب کے متین ہو گئی اب اسکا کیا جواب ہے
 کیونکہ ایسی بات کیسے کہ ان ازام اسکا اپنے اوپر لیے چھا رہم رسالہ اختراعی سال ۱۲۸۰ استحضار
 نواب صدیق حسن خان امیر جمہور مال و مطبوعہ گلشن اودھ کھنڈ میں لکھا ہو کہ شاعرش پر بیٹھا ہو اور غرض اسکا کان

یہاں تک کہ ان کے مقلدین کو مشرک و کافر قرار دینا قیاس نامہ اور اجتہاد جیسا ہو اور در صورت ثانی صاف ماسد صواب کرام کا مشرک و کافر ہونا لازم آتا ہو کہ انھوں نے

یہاں تک کہ ان کے مقلدین کو مشرک و کافر قرار دینا قیاس نامہ اور اجتہاد جیسا ہو اور در صورت ثانی صاف ماسد صواب کرام کا مشرک و کافر ہونا لازم آتا ہو کہ انھوں نے

اور دونوں قدم اپنے کرسی پر رکھے ہیں اور کرسی اسکے قدم رکھنے کی جگہ ہو اور ذات خدا کی جہت فوق اور
 طرف علوم میں ہو اور اسکو فوقیت جہت کی ہو و فوقیت رتبے کی اور وہ عرش پر رہتا ہو اور آترتا ہو ہر شب کو
 طرف آسمان و نیاس کے آگے لیے دہتا یا بان ہاتھ اور قدم اور پتلی اور انگلیاں اور دو انگلیں اور منہ
 اور پتلی وغیرہ سب چیزیں بلا کیفیت ثابت ہیں اور جو آتین اس بابے میں ہیں سب محکات میں
 آیات متشابہات نہیں اور ان آیات و احادیث میں تاویل کرنا چاہیے سب آتین اور حدیثیں اپنے
 ظاہر میں پر محمول ہوں گی اور اسی ظاہر میں پر عمل اور اعتقاد رکھنا چاہیے اسی حال آگاہیہ مذہب فرقہ مجسمہ
 شبہ و جملہ خالہ کا جو اور مخالف ہو اہل توحید و ارباب شریعت جماعت کے چنانچہ اس رسالے کے
 رد میں رسالہ مبتلا علی الاختراعی مطبع مسطغانی لاہور میں چھپ چکا ہو اور دوسرا رسالہ بھی اسکے جواب میں مسوم بغیر الایمان نے
 تشریح کرتے ہیں جس کی رویت میں من طبع ہو ہو ان دونوں رسالوں میں نہیں بل ہی کو خوب تفصیل سے لکھا ہوا ہے اور اب جبکہ
 عقائد کا رد بھی کیا ہو کہ وہ حق تعالیٰ کے صفات الہی فی الشیخ پر ہر گز ایمان نہیں لائے ہیں بلکہ ظلو اہر منی متشابہات پر
 اپنی رائے اور تاویل اور تفسیر کے ملوث ایمان لائے ہیں اور اس سے مصداق نامہ میں اور نقیض فی الدین کے لئے ہیں
 جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہو **وَمَا تَرْکٰوۃَ الدِّیۡنِ فِیۡ فَاۡکُوۡرِہِمْ رَدِّعۡ فِیۡہِمْ عَوۡنَ مَا لَکَ اَبَیۡہِمْ اٰیۡتِہٖۡ اَلۡفِیۡفَہٗ**
وَ اٰیۡتِہٖۡ کَاۡدِیۡہِہٖۡ وَ سَیۡلَکُمۡ نَارُہٗ اِلَآ اللّٰہُ یعنی جن لوگوں کے دلوں میں کجی اور کراہی ہو سو وہ
 پیروی کرتے ہیں ظاہر میں آیات متشابہات کی نفی و غیرہ انگیزی اور واسطے چاہنے اسکی حقیقت کے حال کی کہ
 حقیقت اسکی اصمد ہی جانتا ہو جس اس بابے میں مذہب اہل سنت جماعت کا یہی ہو کہ آیات و احادیث
 صفات باری تعالیٰ باعتبار الفاظ اور کلمات کے حکم ہیں یعنی صاف اور واضح الفاظ ہیں اور باعتبار معانی
 اور معانی کے متشابہات ہیں یعنی ان کے کسی کسی معنی میں اور اجمالاً اسکے ظاہر الفاظ پر ایمان لانا کافی اور باصورت
 اسکی تفسیر و تاویل کو نہیں اور حق تعالیٰ کو ان معنوں کے حقائق سے پاک اور شرف و جانیں اور اسکے ملامی
 مسنون کو علم آتی ہے پس کوہوں ادا اسکی کیفیت سے ساکت اور خاموش رہیں اور اسکے کسی معنی کو معین کریں مثلاً
 یزید کہیں کہ اسقوا یعنی استغفر یا جلوس کے ہو یا یزید یعنی قدرت یا جاحد کے ہو یا وجہ یعنی ذات یا مومن کے ہو بلکہ اتنا
 کہنا کافی ہو کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہو اور صاحب ید اور صاحب ید ہو کہ کوہنگ ظاہر میں متشابہات کے لینے سے
 اللہ تعالیٰ کے واسطے حم و در صورت اور جہت تختائی و فوقانی اور مکان و زمان و جوارح و دیگر لازم جمیعت
 من صفات اکوادث و امکانات ثابت ہوتے ہیں حال آگاہیہ تعالیٰ قدیم ہو اور ان چیزوں سے شرف و اہ پاک ہو

یہاں تک کہ ان کے مقلدین کو مشرک و کافر قرار دینا قیاس نامہ اور اجتہاد جیسا ہو اور در صورت ثانی صاف ماسد صواب کرام کا مشرک و کافر ہونا لازم آتا ہو کہ انھوں نے

یہ ہے میری ہے سہ چہ گویم کہ جیسے ہو کہ بیان بہ بنار و نیش خضر و موسیٰ و دوان بہ اور گھاہ پر اس فط
 رح میں دوسو پیغمبروں کی تعمیر اور توہین ہوا جاتی ہو حال انکا اگر طور سے دیکھا جائے تو ایسے سید المرسلین
 خاتم النبیین کی سواری و حراج کے ساتھ ساتھ جلو میں ہوتا پیغمبروں کا رجب کمال تعظیم اہل ہو کہ ہر اور نہایت
 عورت و نکریم ہر ایمان کا سبب ہو اور احادیث سے ثابت ہو کہ شب معراج میں آپ بمقام بیت المقدس سب
 پیغمبروں کے پیشوا اور امام ہوئے اور سمجھوں نے آپ کے پیچھے افتد کی اور ناز پر ہی اسی طرح سے آسمانوں میں بھی پیغمبروں
 نے تعظیم و تکریم کا استقبال کی اور اپنی اپنی صداقت پر ایک آنحضرت کی سواری کے ساتھ ہے آسمانوں تو
 کوئی توہین پیغمبروں کی نہیں نکلتی ہاں البتہ بزرگی اور سواری آپ کی سب پیغمبروں پر ظاہر ہوتی ہر آئین کیا قہمت
 کہ خود حق تعالیٰ نے آپ کو سارے پیغمبروں کا سردار اور بادشاہ بنا کر بھیجا اور سب اہل اسلام کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ
 آپ افضل الانبیا اور ولی المرسلین ہیں جس ایک خانج کی معمولی مثال دیکھو ہم تصور ہی صاحب پر چھتے ہیں کہ جب دیکھا
 برات میں گھر سے پر سار ہو کے جاتا ہوا اس کے ساتھ ساتھ براتی بڑے بڑے بزرگ مثل باپ اور ادا اور نانا اور چچا
 اور نانا اور پردہ کے پیادہ پا چلتے ہوں تو کیا اس دور کا کے یہ سب بزرگ خدا کا اور نبی کا کیا دیکھا دیکھا
 کے ہر کاب ہونے سے ان بزرگوں کی تعمیر اور توہین لازم آئیگی حاشا و کلاہرگز نہیں جس اس شکر کے سبب حضرت
 نظامی کو مشرک کہنا تصور ہی صاحب کی عقل کا تصور ہی اور دماغ میں اٹکے بالکل فتور پر جہشت و بہم قسم اسی کتاب
 کے صفحہ ۴۴ سے صفحہ ۴۵ تک لکھا ہو کہ امام صفوت دل کے خیال کو کہتے ہیں خواہ خدا کی طرف سے ہو خواہ شیطان
 کی جانب سے خواہ وہ خیر خواہ شر اور اہل اسلام ہر ایک کو ہوتا ہو کلمی سے انسان تک اور کافر سے لے انسان تک
 آسمان کسی کی خصوصیت نہیں ہر اس الہام کو اولیا اللہ کا خاصہ سمجھنا خطا ہے بلکہ ہر ایک مومن اولیا اللہ ہے اور
 الہام کسی کا خاصہ نہیں اتنی کلام کہ اب کیا پوچھنا ہو کہ کلمی پھر اور مشرک دکان کو بھی الہام ہونے لگا اور ہر مومن
 خواہ ماسک ہو یا فاجر مومر و الہام ہی لا حول ولا قوۃ ایسی سمجھ کے آدمی سے غایا جائے اور کسی مسلمان کو لگے دام
 دوسرے شیطانی میں نہ چھٹائے ظاہر ہو کہ دوسرے شر میں شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور الہام ہر خیر میں
 رح کی جانب سے ہوتا ہے جیسا کہ علامہ نے بیان کیا **الْحَقُّ الْقَائِمُ الْمُتَقَاتِلُ فِي الْقَلْبِ بِظَرْفِ الْقَبِيضِ** ہیں
الْحَقُّ الْقَائِمُ الْقَائِمُ الْقَائِمُ الْقَائِمُ جہشت و بہم قسم اسی کتاب کے صفحہ ۴۴ و ۴۵ میں لکھا ہو کہ سب افعال اور
 اقوال آنحضرت مسلم کے تشبیہی اور محمود نہیں ہیں اور صحت مطلقہ آپ کے واسطے ثابت نہیں ہو ورنہ صحابہ آپ کی
 بعض خطا ان پر اعتراض کرتے انتہت خلاصہ کلام یہ بیان تو ملاحظہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی

صلوات اللہ علیہ اجمعین

بہر تقدیر یہ خطا ہر ایک کا ہے نہ الہام کا

خوش عقیدہ نہیں ہو اور انکو یہ غیر معصوم نہیں سمجھتا ہو اور آپ کے بعض قول و فعل کو خلاف فروع اور محمود
 بنانا ہو اور انھیں کی امت میں ہو کہ انھیں پر اعتراض جانا ہو اور نسبت اسکی صحابہ کی طرف لگاتا ہو معاذ اللہ
 اگر کوئی بادشاہ دین ہوتا تو اس گستاخی اور بے ادبی کی ضرورت نہ ہوتی اور دائرۃ اسلام سے خارج کر کے بلا ہکا
 قرار دیتی لیتا تجرأ بہم ملاحظہ ہی کے اس تصور سر یا فسق و فجور کو مقدم حقیقی کے سپرد کرتے ہیں کہ وہ اپنے
 حسیب پر افترا اور اعتراض کرنے والوں کو خوب بھلیا جو چاہیگا اسکی مزاد کیا حال انکہ عقیدہ اہل سنت کا آنحضرت
 کی نسبت یہ ہو کہ جملہ افعال و اقوال آپ کے محمود اور شریف ہیں اور مطلق صحت آپ کا حال ہو کہ صحابہ آپ کے حکم کے تابع
 اور فرمان بردار تھے کسی نے آپ پر اعتراض نہیں کیا بلکہ بعض معاملات میں بطریق مشورہ اور بتقاضی مصلحت وقت کے
 عرض حال کرتے تھے اور آپ کو ہر کام میں امام مطلق اور پیشوا ہی برحق سمجھتے تھے اور کسی نے مخالفانہ اور عدول
 علی آپ کی نہیں کی کما سر یہ آیت **لَا تَلَاؤُنَ لِلَّهِ الْغَلَبَةَ قُلُوبًا وَلَئِنْ قُلْتُمْ أَذْهَبَ اللَّهُ رُسُلَهُ أَفَبُغِیضٍ لِّلَّهِ**
لَا تَلَاؤُنَ لِلَّهِ الْغَلَبَةَ قُلُوبًا میں آخر ہر حد و متن **يَقْبِضُ اللَّهُ ذُرِّيَّتَهُ لَعَلَّ الْكَافِرِينَ** ایسی نہیں
 لائن ہو واسطے کسی مومن کے اور نہ مومن کے جب کہ مقرر کر دے اللہ اور رسول اسکا کوئی کام کہ ہو واسطے اٹکے
 اختیار اپنے کام سے اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ اور اسے رسول کی سو وہ بالکل مگر ہو گیا جہشت و بہم قسم اسی
 کتاب کے صفحہ ۴۵ میں تعین اور اقتباس قرآنی کو کفر اور منہج لکھا ہو اسی بنا پر شیخ سعدی و حضرت حاجی
 و حافظ ایسے بزرگوں کو جنکی جلالت و منزلت و نقاہت متفق علیہ زمانہ ہو کافر بنا دیا اور اپنے تکفیر کا فتوے
 لگا دیا صریح اس تصور پر کہ سعدی نے گلستان میں **سے زینہارا از قرین بزرگوار** و **وَقَدْ تَرَكْتُمْ بَنَاتِ**
عَذَابِ النَّارِ اور جامی نے زینجامین **سے شاد و متوجہ جان کو درون صدادہ** و **وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ**
اَوْ حَافِظُ اپنے دو انہیں **سے چشم حافظ زیر بام قصر آن خود اسرشت** و **شِدَّةُ تَجَانُّوْهُ** و **تَجَانُّوْهُ** و **تَجَانُّوْهُ**
 کو آیات سے تعین کر کے قرآن کو سیاق سے کال لاپے جس کلام سے کیوں کر دیا واسطے کہ یہ تین جس محل
 اور مورد پر وارد ہوئی تھیں اس کے خلاف بیان مانا گیا ہو اسی لیے کہ قہر ہو کہ مذاب مار تواریا اور **مُتَجَانِّ**
الْغَلَبَةِ اللہ کو حق تعالیٰ نے اپنی تعریف میں فرمایا ہو یہ کہ وقت معراج نبوی کے فرشتوں سے اس کے پڑھنے
 کو کہا ہو اور حافظ نے مشوق کے محل کو جنت اور اپنی آنکھوں کو نہر قرار دیا پس کتنی بڑی تحریف قرآن کی کی
 ہو حال انکہ پہلے شعر میں تعین آیت کی نہیں ہو کیونکہ آیت تو قطعاً **وَقَدْ تَرَكْتُمْ بَنَاتِ** و **تَجَانُّوْهُ** و **تَجَانُّوْهُ**
 ہو جس تصور ہی صاحب کا فہم قرآن میں سراسر تصور ہو واسطے کہ یہ پناہ مصرعہ سعدی علیہ الرحمہ کی تصنیف تھا

بہر تقدیر یہ خطا ہر ایک کا ہے نہ الہام کا



 داہم علم بالصواب
 طالب المرجع والمآب
 صاحب الجواب
 واللہ سبحانہ اعلم
 وعلمہ است

هو الفتح

فی الواقع اس فرقہ کا مذہب کو کہنے کے لئے عائد موانع تحریر میں اہل سنت جماعت سے خارج سمجھا اور
 ان کے پیچھے ناز پر مٹا اور بسبب فتنہ و فساد کے ان کو مساجد میں آنے نہ دینا بجا اور درست ہو۔ واللہ اعلم
 بالصواب عنہام ان کتابہما علیہما السلام
 القوی الحافظ فقیر محمد الفاروقی الحق المکمل

یہ شیعہ غیر مقلدین ایسے ہوں کہ عقائد کے خلاف اہل سنت جماعت و سلف صالح کے ہوں اور مقلدین کو
 اپنے ذمہ فاسدین مشرک اور بدعتی سمجھتے ہوں تو ان کے پیچھے ناز پر مٹا اور ان کو بسبب فتنہ و فساد کا پھندا
 میں آنے دینا جائز نہیں واللہ اعلم بالصواب علیہما السلام
 امیر اکیڈمی محمد علی عفا عنہ اللہ المادی اللہ علیہ وسلم

موافق ہر دور دستخط علمای مقام لودھیانہ و دیوبند

تخمیناً ۱۱۰ سال میں ۱۱۰۰ سے زیادہ تک اس فرقے کو خوب دیکھا مسائل مندرجہ فتویٰ ہائے سواہری بریلی
 عن حضرت محدث پریر فرقہ جری ہو تو اتنا اس صاحب مرحوم پرکا انکو صال مضل و غیبن فرمایا کرتے تھے اور یہ لوگ
 باہر نکل کے کہتے کہ میان صاحب کا مذہب وہی ہے جو ہمارا ہے یا ہر میں ایسا کہہ دیا ہے اسی طرح
 ہر عالم و مہند کو ہم مذہب اپنا تھا کہ دین محمدی سے اور قرآن و حدیث سے مخوف کرتے ہیں ان کے دین محمدی سے

مخالفت ہونے اور سنت جماعت کے مخالف اور دشمن ہونے میں کچھ شک نہیں
 نہیں ہے جیسے وہ انھیں خواجہ کے پیچھے ناز پر مٹتی ہے یہ ان کے پیچھے ناز
 پر مٹتی ہے انکی امامت جائز نہیں ہے تفصیل طول رکھتی ہے واللہ اعلم

چونکہ گروہ شیعہ مذہب ہیں اہل بیت و ہمامین سے ہیں اس لیے اس نے
 حتی الامکان احتراز ضروریات سے ہو۔ وما علینا الا البلاغ
 القریب رحمۃ ربہ الباری ابوالفتح محمد بن عبدالحلیم القاری

یہ کتاب شیعہ مذہب کے خلاف لکھی گئی ہے اور اس میں ان کے عقائد و مذہب کا بیان ہے

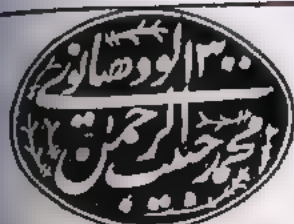
یہ فرقہ غیر مقلدین شیعہ خارج اہل سنت جماعت سے ہو اسے جماعت کرنی
 ایسا ہو جیسے کہ اہل ہوا و ہوا بیوقوف آیت انکی جائز نہیں کیونکہ مقام اور
 علمات انکی مخالف حدیث و قرآن کے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب



 انوار الیقین
 فی تفسیر احادیث

عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی عسرة و عسرة من اجل
 من حادین و التبعیة یعنی الثوم فتلا یعترین متشجعا و انا و انا البیضاء فی من
 جو شخص کہ کھائے لسن کو پس نزدیک نہ پہنچے ہماری مسجد کے اور مولا امام محمد میں عمر بن الخطاب سے
 مروی ہے کہ ایک عورت مسجد کو پہنچ کر روک کر مانگ کر سے مانع آئے۔ اور فرمایا کہ تو اپنے گھر میں بیٹھا اور
 لوگوں کو ایذا دے۔ اور شاہ عبدالعزیز صاحب نے تفسیر غریزی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ
 سے یوں نقل کی ہے کہ ایک دن ایک صاحب کو سب کو فہم دیکھ کر فرمایا کہ یہ کون شخص ہو۔
 لوگوں نے عرض کیا کہ یہ حافظ ہو لوگوں کو گناہوں سے روکتا ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
 فرمایا اس سے پوچھو کہ ناسخ منسوخ کو جانتا ہو۔ آئے کہ کجا کجا ناسخ منسوخ کا علم نہیں حضرت
 علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کو مسجد سے نکال دو۔ اور نیز شاہ عبدالعزیز صاحب نے بہت بیان
 آیت و حدیث علی ما یقولون کے کھا ہر کلمن کرنا سلف پر سخت ترین ایذا دہانی سے ہے
 اور شاہ ابن کھا ہر کہ مودی کو مسجد میں آنے سے منع کرنا چاہیے اگر چاہتا انکی مسائی ہو۔ فائدہ کہ جس
 جب کہ روکنا مسجد کے آنے سے بسبب موجود ہونے ایک امر کے امور مذکورہ سے درست ہو تو فریقہ مذکور
 جو جامع امور مذکورہ کے ہیں نکالنا بطریق اولیٰ درست ہوا اور بسبب حقوق مرض باطنی کے جو جنام
 سے بڑھ کر ہو اور مساجد میں اس کے آنے سے فتنہ و فساد برپا ہوتا ہو اور خدا سے تالی مفید ہو کہ
 درست نہیں رکھنا کما قال اللہ و تعالیٰ واللہ لا یحب المفسدین باقی تحقیق اس
 مسئلے کی رسالہ انتظام المساجد باخراج اہل الفتن و الفاسد میں جو اس عاجز کی ایفادات سے ہو

موجود رہے وہاں سے اُن کے لئے اور عیلمہ اُن کے



خادم السلطان محمد حبيب الرحمن دہلوی المرقوم سنہ



عقائد اس میں سے جو کہ غلات جہد اہل سنت میں توبہ تھی ہونا انکا ظاہر اور شریعہ اور خلیل جارسے یاد



ازواج کے اور جو توبہ تھی انکا سلف مہاجرین کی توبہ تھی تو اب توبہ تھی اور
کحل و حریف میں ان کے امتیاز لازم ہے کہ وہ ان کے خلاف کے ساتھ
امتیاز چاہیے کہ وہ محمد یعقوب النانوتوی عقائد سے

وہی ہو گئی مگر اب ان کے خلاف ہے محمد یعقوب النانوتوی عقائد سے



حاجا و اصحاب۔ فی الحقیقت یہ کہ وہ غیر مقلدین اور لاد مذہب خارج ہیں اہل سنت و جماعت سے انکا اہل سنت
و جماعت میں سمجھا جاتی تھی کی بات ہو کہ اس کے لکھا اہل سنت و جماعت میں مذہب اربعہ میں اور
بیس اہل سنت خفی میں یا الکی یا ثانی میں اس کی کوئی بالکل ان چار مذہبوں میں سے اس زمانے میں
ایک کا بھی مقلد اور پیروں نہ تھا اور اپنے تئیں ان میں سے ایک کی طرف منسوب نہ کرتے وہ اہل سنت سے
نہیں بلکہ وہ خارج مذہب اہل سنت و جماعت سے ہو اور شریعت کے فرق ضالہ و انحراف و متزلزلہ جہت
و قدر کے ہو قال الطحاوی فی شرح اللہ المختار فعلم کہ یہ عشرۃ المؤمنین المتابع

الفرقة الناجية السعادية باهل السنة والجماعة فان نصرة الله تعالى وحفظه توفيقه
فی موافقتهم و وجہ لانه و محطه مقصدہ فی مخالفہم و عدلہ الطائفة الناجية اجتمعت
اليوم فی المذاہب الاربعة و هم الخفيون و المالكيون و الشافعيون و الحنبلين و من كان
خارجا من هذه المذاهب الاربعة في ذلك الزمان فهو من اهل البدعة و النار انتقم
وقال في تفسير الاحمدى قد وقع الاجماع على ان الانبعاث انما يجوز للامة الاربعة
انتمى وقال في الاشباہ والنظائر تحت القاعدة الاول ما خالف للامة الاربعة فهو مخالف
للاجماع وان كان فيه خلاف غير مرفق صرح في الصحاح ان الاجماع قد انعقد على عدم العمل
بمذهب مخالف للامة الاربعة اتهم قال الفاضل الجليل الفقيه المحدث المفسر الشيخ ولي الله
الدهلوی فی عقد الحیاة اهلان فی الاخذ بهذه المذاهب الاربعة و صلحہ عظيمة و فی الاغراض
عنها كلها مفسدة كبيرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتبعوا السواد الاعظم من شذذوا انا اتهم قال
القاضي شمس العبد فی التفسير المنظور فان اهل السنة قد اختلفوا بعد القرن الثامن الاربعة على اربعة
مذاهب لم يبق من هذه فروع المسائل سوى هذه المذاهب الاربعة فقد انعقد الاجماع المركب على
بطلان قول مخالف كلهم وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتبعوا امتي على الضلالة وقال
الله تعالى و من تبعني غير هذا القبيل المؤمنون و من اقبل و اتبعوا ما اتوا به من قبل الله و اتبعوا ما اتوا به من قبل الله
چون ثابت ہوا اہل سنت و جماعت کا اس زمانے میں مذہب اربعہ میں اور جس کی کوئی مخالفت یا تباہی اربعہ کے
ہو گا وہ مردود اور باطل ہو گا بسبب مخالف ہونے اہل سنت و جماعت کے اور نہ ناجائز اور یہ لاد مذہب
لوگ قائل ہیں جو ازخروج کے مذہب اربعہ سے اور صرف مذہب اربعہ کو باطل سمجھتے ہیں چنانچہ زیادہ اس حق
مطہر و مایوس کے حضور میں مولوی نذیر حسین نے لکھا ہے جو کہ اہل سنت و جماعت تھیں اور جمع ہوئے
مذہب اربعہ میں بالاجماع تو اب اس مخصوصہ و اجماع کا باطل کہنے اور سمجھنے والا اور قائل جو ازخروج مذہب
اربعة اہل سنت و جماعت میں سے نہیں ہو اور شریعت کے لکھا اہل مذہب باطل اور فرق ضالہ و انحراف و متزلزلہ جہت
جہت اور قدیہ اور مرید و مجاہد و غیرہم کے ہی جس جگہ لاد مذہب اور غیر مقلدین اہل سنت و جماعت سے خارج
ہیں تو اہل سنت و جماعت کی نماز لاد مذہبوں کے پیچھے نہیں ہوگی اور باطل غیر جائز اور زنا و راست ہو اور
ان کے ساتھ مخالفت اور جماعت اور مخالفت رکھنے سے بھی اہل سنت و جماعت کو پریشان و تباہ

چاہیے کیونکہ مجالست اور محاطت اور مصاحبت اہل شرف و اہل اہل رحمت کے ساتھ جیسے حدیث مسیح کے اجماع منوع پر قال الامام النووی فی شرح صحیح مسلم قبیل کتاب التقدیر بلہ استجاب مجلس الصالحین و بجانب قراءۃ التوہید و تثنیہ صلی اللہ علیہ وسلم الجلیل الصالح بحال المساک و الجلیس المسویۃ یا غیر الذکر فیہ فضیلة مجالسة الصالحین و اهل الخیر و المروءة و مکملہ الاخلاق و الوبر و العلم و الادب و التہی عن مجالسة اهل الشر و اهل البدع و من یقتاد بالناس و ینکثر فخرہ و ینطال و غوہ ذلک من الانواع المذمومة المستحذہ

اور حضرت مولانا جلال الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شری من فرماتے ہیں	اور شواہد اختلاط یا رہ
یار بد بد ترو و ادا و یار بد ترو ہا بہین برجان زند	یار بد بر جان و بر جان زند
تار خندان باغ و اخندان کند	صحبت یگانہ از یگانہ کند
صحبت طالع ترا طالع کند	پس اہل سنت و جماعت کو فرقہ منازک لادہ بیان غیر مقلدین کی صحبت سے بہت احتراز کرنا اور پنا چاہیے

فروا من صحبتہم و عتقادہم من الاسد کو واسطہ کہ صحبت کو بڑا اثر ہو حضرت خواجہ غفران علی رشتی رحمۃ اللہ علیہ محبوب العارفین میں ارشاد فرماتے ہیں سے نشین لجان کہ صحبت بد اگر پیای کی ترا پید کند آفتابی بدین بزرگی را از وہ ابرنا پید کند

جس حالت میں کہ غیر مقلدین خارج از اہل سنت و جماعت اور داخل اہل بدعت و فرقہ منازک ہو گئے ہیں ٹھہرے اور نانا اہل سنت و جماعت کی ان لادہ ہون کے چچے غیر صحیح و ناجائز و نادرست ہوئی اور محاطت اور مجاہست بھی حسب روایات مذکورہ اسے ممنوع ہوئی تو اہل سنت و جماعت کو چاہیے کہ ان لادہ ہون کو اپنے مساجد سے نکال دیں اور ہرگز نہ آئے دین اس واسطے کہ انکے آئے سے مسجدوں میں شرف و ساد و فخر و تہلیل ہو کہ قال اللہ تعالیٰ ذلک العتقۃ أشد من القتل و قوله تعالیٰ و اللہ لا یحب العتقۃ و آدہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی وقت نماز کے لسن پیاد کند وافر ہو و یا چیز کہ جسکے کھانے سے زمین بد ہو یا ہو کھا کر مسجد میں آئے تو اسے دخول مساجد سے منع کرو عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل من هذه الشجرة فلا یقر بہ مسجدنا فلا یؤدینا بریح النور و رواہ مسلم و عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل من هذه الشجرة یعنی النور فلا یقر بہ المساجد و رواہ مسلم و عن عمر بن الخطاب قال انکرو

ایہا الناس تا کلون شجرین لا الا الا خبیتین هذا البصل النور و لقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وجہہ و یمحما من الرجل فی المسجد احرہ فاخرجہ الى البقیع فمن اکلہما فلیقتلہما طبعنا رواہ مسلم و قال النووی فی شرح صحیح مسلم فی باب فی من اکل ثوما و بصل او کراشا او نحوہا عملہ راحۃ کریمۃ عن حضور المسجد حتی یذہب ذلک الرجیح و اخرجہ من المسجد و سلم من اکل هذه الشجرة یعنی النور فلا یقر بہ المساجد و انصریح بہن من اکل النور و نحوہ عن دخول کل مسجد و هذا اسد حب العلم کافۃ انتہی پس یا حدیث مسیح دال بین اس بار پر کہ جس شخص کی ذات سے لوگوں کو تکلیف دایہ اپونے آئے مسجد میں نہ آنے دینا چاہیے پر ظاہر ہو کہ لادہ ہون کے مسجدوں میں نہ آنے شرف و ساد و فخر و تہلیل ہو کہ قال اللہ تعالیٰ ذلک العتقۃ أشد من القتل و قوله تعالیٰ و اللہ لا یحب العتقۃ و آدہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی وقت نماز کے لسن پیاد کند وافر ہو و یا چیز کہ جسکے کھانے سے زمین بد ہو یا ہو کھا کر مسجد میں آئے تو اسے دخول مساجد سے منع کرو عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل من هذه الشجرة فلا یقر بہ مسجدنا فلا یؤدینا بریح النور و رواہ مسلم و عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل من هذه الشجرة یعنی النور فلا یقر بہ المساجد و رواہ مسلم و عن عمر بن الخطاب قال انکرو



للقول للنبی الراجح الی سماء اللہ اکبر العمل بالوالی القوی التزم محمد صالح بن ابی النور المعروف بحیدر علی اکبر علی الحسن الحلی فی الفی الفی القادر للہی الشیخ الثقلین و لہ علوی غفر اللہ لہ و لوالدیہ و احسن الیہما والیہ



تجیق ثقیق در مسجد ہم موجود قندہ است و الفتنۃ أشد من القتل دال بر اخراج کردن این شجرہ باطلہ و بدعت اولیٰ امین فرقہ باطلین تشاہات اہل کمال کلمات میدانند چنانچہ در رسالہ اتوی علی العرش اتوی از نو اب بھر پال موجود است دین ہمدان حیدر باوی متفق اند حال اگر انصریح از تشاہات بکلام غرض و یا یکتہ تا ویکہ الا اللہ ثابت پس مور من فسر القرآن بر آید فلیتبعوا مقعدہ من الثار ہمین شرفہ بطلانہ ثانیاً منکون قیاس و اجماع اند بار علیہ بعدین ما بد میگوند و مقلدین را مشرک میدانند حال آنکہ کتاب اسد ثابت بقولہ غرض و اصل فاضلہ و یا اولیٰ البصائر

و تہمیش نبوی نیز ہونہ ا مادی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین بعثت معاً ذال الی البین
 قال کیف یفعل بامعاً ذق قال یکتب اللہ قال فان لم یفعل فی کتاب اللہ قال فیسئلہ
 رسول اللہ قال فان لم یفعل قال اجتہد برأی فقال علیہ السلام الحمد لله الذی وفق
 رسولہ بمرولہ بیا روضہ بہ رسولہ فان لم یکن القیاس حجۃ لا تکرہ بل حمد اللہ علیہ
 تاشاکر ان اعلان عقیدہ خود عند ضرورتی بل یسکتون عند اہل الحق اذ اغلبوا علیہم
 خذلہم اللہ تعالیٰ بقول حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم من مکنت عن الحق فہو شیطان
 انہوس غیبت ان ہذا قوم لا یفعلون قیاساً و خیانتہم فی الدین فحسب علیہم ضرر النعمان اہل الحق
 والکمال الذین استقر اعلیٰ ہذا الضابطتان لایہ خلافا لہما القوم فی سجدہم ولا یصاحبوا مقہم
 ابد اللہ تعالیٰ علیہم ما کانوا یفعلون کتبہ تراب اقلام اہل الاسلام العبد الضعیف اللہ خو
 یحمد بعد السلام الکاشمیری وطن او الحقی مذہب کو الحق
 النظامی الغفری النبیازی مشرب با غفران اللہ لہ
 فی حیاء اللہ ویدخلہ الجنۃ بعد مماتہ الامین



حمد اللہ العظیم ووصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ وصحبہ وروی الغفری العبد
 ان لادہ ہون کے پیچھے جماع الشواہد کے عقائد و اعمال کے قائل و من مقلدین اہل سنت و جماعت کو
 نماز پڑھنا چاہیے کہ یہ لوگ مفسدین فی الدین اور سبائین سلت صاحبین بھی ہیں اور انکے عقائد
 و اعمال جہود و فساد و مہذہب کے باطل خلافہ میں اور جو لوگ ایسے نہیں ہیں بلکہ سب بزرگان دین
 اور صوفیہ کالمین کو مانتے ہیں اور سب مقلدین کو علی الحق جانتے ہیں انکی اقتدا کرنے اور انکے پیچھے
 ناز پڑھنے میں ہر کچھ کلام نہیں پس جو لوگ مفتی جامع الشواہد کو بے سمجھے بوجھے اور بغیر ان کتابوں
 کی طرف رجوع کیے جکا حوالہ بقید ہندو رصنعات دیا ہو یا بھلاکتے ہیں بلکہ گایان دیتے ہیں ہم انکو بھی
 اہل سنت جماعت سے خارج جانتے ہیں اور لادہ مذہب سمجھتے ہیں راست گوئی میں کوئی تعصب
 اور خصائیت نہیں ہر دین کی بات میں صاف صاف نہ کہنا تو منافقوں کی خان ہو بلکہ امین دین کا
 نقصان ہو بیان جودل میں ہو وہی زبان ہو تجھے تو ہزاروں لادہ ہون اور سیکڑوں غیر مقلدین
 کام پڑا اور ہر سون اور مینوں انسے جھگڑا رہا ہم ہمیشہ انکو صلح کی بات بتاتے رہے اور فساد سے

پکارتے رہے لیکن ادھر یہ مضمنی ہو گئے اور ادھر ہی مخالفت کی باتیں آوری ہو گئیں اور وہی فساد کی گمانیں
 سے کوئی کرتہ نہ پایا ان تباہ سر و بالا میں جسے دیکھا نظر آیا وہ باون گز کا شکامین
 چنانچہ اس بیان کی تصدیق اس خط اور اسکے جواب اور واقعہ کے جس میں ہوا ہوئی ہو یا کسی
 خط

انظر شاہ رحمت اللہ صاحب ہدایت حضرت مولانا صاحب قبلہ غازی پوری دام باغیض الہوی اہل حق
 جناب سٹا ب فزائو شاہ محمد امانت اللہ صاحب زاد مجدد ہم
 بعد یہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے مکلف ہوں کہ انواع و اقسام کی خبریں جو ذیل اخبار کے شائع
 ہوئی ہیں اہل انہوں اخبار زائدہ میں۔ ایسی عجیب تشویش پھیل ہوئی ہو کہ ہنوز حقیقت واقعتہ جو کچھ میں بیان
 جلسہ ندوۃ العلماء تصفیہ بین المقلدین وغیر المقلدین ہوا ہے اسے طور پر لکھی نہیں ہوئی اور نیز آج سے میں بھی کیا گزرا
 کچھ حال مسلم ہندو لکھا برای خدا صبح صبح واقعات مطلع فرمائیے اور ہر گز دیکھیے تاکہ ہر کوئی کہ اطمینان ہوا ہے
 آپ کو خراسان خیر عطا فرمائے۔ راقم شاہ محمد رحمت اللہ سوداگر ساکن محلہ خدائی پورہ

جواب

ہدایت شریف برادر محب قلبی خاص دلی مقبول بارگاہ اکشاہ محمد رحمت اللہ صاحب تبرکات و بکرم
 بعد یہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و متفرقہ کے داغ ہو کہ آپ کا خط سرت خط آیا حال معلوم ہوا حق صاحب
 اور آپ بمقام کچھ مجمع عام جلسہ ندوۃ العلماء واقعہ ہندو قیصرانی ضرور ہوا اس طور پر کہ ہندو تاجراج کے
 مولوی محمد ابراہیم صاحب آوری بمقام کچھ ہمارے فرد گاہ پر مع چند علماء کے ختمین لکھی یہ محفل صاحب
 ہنرم جمعی تھے تشریف لائے اور اپنے عقائد کو کشاں ہم لوگوں کے بیان کیا اور اسی مضمون کی ایک تحریر
 برحق مولوی صاحب میں کی پیش کر چکی تھی جس سے ہمارا دل بہت خوش ہوا اور ہنسنے کا بارگاہ
 جزاکم اللہ اب ہمارے طبیعت آپ سے صاف ہو گئی۔ کیونکہ اہل مخالفت آپ سے عقائد کی وجہ سے
 تھی ہر گاہ آپ نے مثل اہل سنت و جماعت کے اپنا عقیدہ ظاہر فرمایا تو صرف آمین یا اللہ اعلم فیہ بین
 ایسا امر نہیں ہو کہ مسجدوں کی آمد و رفت میں ترازو ہر تبرکات کہ آج دوسرا جلسہ ندوۃ العلماء کا ہو ہزاروں
 و خاص اور بڑے بڑے علماء کا مجمع ہو آپ تشریف لیا کہ اپنا عقیدہ عام طور پر بیان کر دیجیے تاکہ تمام
 سامعین و حاضرین کی تضحی ہو جائے۔ اور ہر سون کا جھگڑا سنبھالنے مولوی صاحب مجموعہ مع ناظم صاحب

دعا آئین دیکھیں بین بصیرت	کہ تقلید اور فقہ ہو عین سنت
اور اس پر شاہ حدیث اور آیت	کہ تقلید ہرگز نہیں شرک و بدعت
ہو تقلید واجب ذر سے روایت	دلیل اسکی ہو بس حدیث اور آیت
ہو لا مذہبوں کی سراسر حیات	کہ تقلید شخصی کو کہتے ہیں بدعت
بمطابق اہل تقلید چون اہل بدعت	یہ قول ایسا معمول ہو بدعت
صداوت ہو انکی ہر شرارت	شرارت میں انکی بھری ہر خطرات
بی انکی عادت ہو شرانکی خلعت	فریب انکی خلعت ہو کیدانکی عادت
ہو بدعت میں انکے گمان مذمت	مذمت میں انکے ہو ایسا بدعت
ایہ پرطن انکی فہم و فراست	فیضوں پہن انکی عقل و کیاست
مقلد ہیں سب ساکھیں بدعت	مقلد ہیں سب عاقلین روایت
یہ تقلید واجب ہو اندازہ صحت	یہ تقلید ثابت ہو از روای مجت
یہ تقلید مفروض ہو ابداہت	یہ تقلید مامور ہو بالروایت
یہ تقلید ایہ کی ہو عین سنت	یہ تقلید ایمان کی ہو طاعت
ہو تقلید خضر و دین و ملت	ہو تقلید ارشاد و پر طریقت
ہو تقلید اسلام کی عین حجت	ہو تقلید دین نبی پر ولایت
ہو تقلید واجب ندوی روایت	ہو تقلید ثابت ذراہ روایت
ہو تقلید سر منزل راہ ملت	ہو تقلید سرچشمہ استقامت
ہو تقلید باغ و بہار ہدایت	ہو تقلید نقش و نگار سعادت
ہو تقلید منشاے ضبط شریعت	ہو تقلید فحواے ربط طریقت
ہو تقلید فتح و استقامت	ہو تقلید بال و پر استقامت
ہو تقلید خور و آسکانت	ہو تقلید پروردہ استقامت
ہو تقلید قیام ارباب حجت	ہو تقلید تفسیر اصحاب ملت
ہو تقلید دوسے دیا حین خبرت	ہو تقلید گوے گریبان جبرت

ہو تقلید تاج و سر استقامت	ہو تقلید پیغمبر استجابت
ہو تقلید گزیر محیط کرامت	ہو تقلید نور بسط و ولایت
ہو تقلید سنت پر روشن دلالت	ہو تقلید مومن کی پاکیزہ خلعت
ہو تقلید تاکید حکم رسالت	ہو تقلید تائید امر پر است
ہو تقلید مرقعات بام روایت	ہو تقلید قرآت روی روایت
ہو تقلید بران وین و یافت	ہو تقلید سلطان رشید ہدایت
ہو تقلید آئینہ حسن صورت	ہو تقلید گنجینہ نقد بصیرت
ہو تقلید مفتاح باب امانت	ہو تقلید مصباح تاب عبادت
ہو تقلید متاصل شرک بدعت	ہو تقلید تحصیل دین و ملت
ہو تقلید رسم و رواج اہل سنت	ہو تقلید آئین اہل دیانت
ہو تقلید کائناتیں جو کائناتیں	ہو تقلید کائناتیں جو کائناتیں
ہو تقلید فرض اور واجب آیت	ہو تقلید کی دین میں بس ضرورت
ہو تقلید دیکان و ذوق ولایت	ہو تقلید سرور باطن ریاضت
ہو تقلید اسلامین کی علامت	ہو تقلید ایمانیوں کی شہادت
ہو تقلید معمولی عاملی بنیت	ہو تقلید معمولی عامل بقربت
ہو تقلید شمس کی راہ سلامت	ہو تقلید مومن کی ایمانی الفت
وحی بس کرباب مع کی کیا ہو حاجت	کہ اسی نے خود کی ضیہ میں بدعت
وہ اسی کہ نیراس الوار وحدت	وہ اسی کہ نظام اسرار حرکت
وہ اسی کہ ہر ہر ذی شرک و بدعت	وہ اسی کہ رونق دہ دین و ملت
وہ اسی کہ ہر شمع بزم دانست	وہ اسی کہ ہر لوح رزم نظامت
وہ اسی کہ کائنات و فرجبارت	وہ اسی کہ قتال حق و کائنات
وہ اسی کہ دانائے حکم شریعت	وہ اسی کہ دنیاے راز و طریقت
وہ اسی کہ سراج دریاے جودت	وہ اسی کہ سیاح بیدائے غفلت

الذي افاده الواقع على الحكيم المنقول والمنقول العرفي هو ان المسمى هو المسمى
منه المسمى ليس عيني ولا طيفي، بل هو ما جرت عنه
فكله عمنه اوله عاقل واحد باطل

تقليد الواحد من مشايخنا شريفنا إلى الخطيب
وأبى معين الخطيب
كتبه

قوله زید صواب و تصحيحه و عن حاكم

احمد علي
سيد بيور

محمد
وصيه

مواہیر علماء الفنیاب	
----------------------	--

مَا قَالَهُ نَزِدُ لَهُمْ مَطَافِيئُ بِالْكِتَابِ
فَالشَّيْءُ وَاجْتِمَاعُ الْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِينَ

عبد الرحمن
عبد الله

قادر بخش

تاکہ انہیں یہ معلوم ہو کہ ان کے اعمال مستند و جماعت و مآقاہ کے لئے ہے۔ اور ان کے اعمال کے لئے ہے۔

غلام نبی
قادر حسین
فتح محمد
غلام
غلام احمد
لاہوری

شَهِدْتُ وَخَشَعْتُ عَلَى أَنَّ الْعُلَمَاءَ الَّذِينَ تَرَكُوا هَذِهِ الرِّسَالَةَ يَجْلِسُونَ
وَهَؤُلَاءِ مِنْ كُلِّ مَنَافِعِ جَامِعِ هَذِهِ الرِّسَالَةِ عَلَى وَجْهِ تَتَبُّعٍ

مَا قَالَهُ مِنْ بَدِيعٍ قَوْلُوهُ
مُطْلَقًا بِأَنَّ كَلِمَاتِهِ السَّنِيَّةُ
وَالْإِحْمَاعُ عَزَّ وَجَلَّ هِيَ

خَيْرُ الْخَيْرِ
لِيَا أَلِيَّ

مَدْعَى زَيْدٍ ثَابِتٍ
عِنْدَ أَهْلِ السَّنَةِ
وَالْحَمَاقَةِ

أَحْمَد
مَدِين

فأما قوله ثم قال الذين الذين لم ينسحقوا عليه قوا به الإسلام وأمر عليهم أن يعملوا بالأنبياء الذين قاله عمرو
بن مسعود الذين الذين هم هؤلاء من قوله ينسحقوا في الأصول وأما قوله ثم قال الذين الذين لم ينسحقوا
عليه فإما قل بعض أهل فائدة القرآن مال الشيخ ينسحق به العبيد والذين

قَالَهُ زَيْدٌ وَرَجُلَانَا حَقًّا سَلِطْنَا عَلَى الْبُعُوثِ وَالْمَعْرُوفِ حَقًّا
 فَفَرَّوْهُمَا وَأَصْلُوهُمَا قَالَهُ عَمْرُو بْنُ وَجْدٍ نَا حَقًّا لَا تَسْلُجُ

[illegible]

فَلْتَوَيْدُ سُبُحَاتُ النَّصَانِ فِي الْعِلْمِ مِنَ الْأَمْسُولِ
وَالْمُسْتَوْدِ وَأَحْسَنَ رَأْسٍ مِنْ طَرِيقَةِ الْحَقِّ

لَا شَأْنَكَ أَنْ تَتَزَاوَعَ التَّوَابِعُ الْوَاحِدَةُ مِنْهُ أَقْرَبُ
الْأَمْتِ الْأَحَدِ وَالْأَمْتِ الْوَاحِدِ عَنْ قَسَمَاتِ السَّالِ

مَا قَالَ دَيْدَمِنْ تَعْلِيدِ الْمُعَيَّنِ قَهْوُ
عَلَى لَوَارِثِ الْأَمَةِ عَلَى تَعْلِيدِ الْمُعَيَّنِ

مَا قَالَ رَبِّيَ تَهْوِيَانِي دَسَحُ
 مَا قَالَ عَمْرُو تَهْوِيَانِي دَسَحُ

مَا قَالَهُ رَيْدٌ فَهُوَ حُورٌ






لَقَدْ آتَيْنَاكَ كِتَابًا كَرِيمًا
أَوَّلِي الْأَلْكَابِ وَمَحَالِفًا مَدَانٍ وَمُعِزًّا بِلَا أَرْتِيَابِ

لأبيهم الأربعة عشر وقال المصنفون في حاشيته على ذلك في كتابه بانه قال
 بعض المفسرين فعلى كذا ما عثر المومنين ايساع انور في التاجية المصنوعة بابل الشنة
 والجماعة وان قصرة الله وحفظه وتوفيقه في مواضعه وعيد لانه وسخطه وصفا
 في محالته وهذا الساطعة الشاجية قلبا اجتمع في يوم في المذاهب الاربعية مع
 الحقيقين والمساكين والفقيرين والشاقيين والحق في كل حال من هذه المذاهب
 الا ان بعض المومنين اهل البيت لا يظنوا وقال الحق ابن سحر النيل في الفقيهين شرح اربعين
 للإمام الشريفي اثنان زمانا فقال بعضا يثبت لا يجوز تقليد غيره لا يثبت لا يثبت في
 وماله وان جنة فدا محمد بن حبيب وخوان الله عليهم كان هؤلاء هم فرت قواعد مذاهبهم
 واستقرت احكامهم وذكروا ما يؤمنهم وحرروا وعافروا وحلوا احكاما فلا يوجب حكم الا
 وهو مضمون لهم لا اولا او ثانيا ولا يخلو ان خيرهم فان سادهم لم يخرجوا من ذلك
 فلا يترى لها اولا ولا يترى احكامها فلهذا يثبت تقليد غيره فها حفظ علمه لانه قد يكون
 منسوبا وطا بسره في اخره وذكروا ان الفقيهين قولهم في قلب الحق بما يحكمهم من يوم
 او شرويه فلهذا يثبت تقليد ساج المصنفين فها قلنا ان لنا من يجب عليه في زماننا انقلبه
 واحد من المحدثين الا ان بعضهم يقولون انهم لا يثبتون ان يثبت غيرهم ولنا الشان
 فلان في ارباب الفسطاط والعدل عن الخطا وفي تركه خوف تلاحق فلا يثبت في المحدثين
 ولا وهم فلهذا يثبت احكامها على المحدثين فلان في بعض الفحول من علماء اهل السنة
 والجماعة سكتا وخطا في محرم مذهب من فلهذا وما حاطوا اذ المذهب يذهب
 غيره وانما المحدثون من ساج المصنفين يذهب لما فيه في كل فصل وقال الامام
 الشريفي في بحث اركان الاخير بالمرور والشهي عن المصنفين على كل مذهب مذهب
 في كل فصل فها قلنا السعدي شفق على كونهم منكرين المصنفين في سنة وقال
 القمستاني في شرح مختصر الوفاية فيسبيل كتاب الاشرية وادعاهم ان من جعل الحق حجة
 كما عثر انما ثبت بعد من الجهار في الاخيرين كل مذهب ما يهواه ومن جعل الحق حجة
 كما عثر انما الزم للمصنفين اما واحد انما في الكسيف فلو اخذ من كل مذهب مباحة صار

فبا ناسا كما في شرح الطحاوي في كتابه وقال الامام الشريفي في الميزان اما من لم يصل
 الى محرمين الشريعة الا اول وجب عليه التقليد يذهب واجيد ثم ما من المومنين في
 الضلال وعليه عمل الناس اليوم ونحن وقال الحديث الذي يكون في الله في عقد الجهاد
 امر يخرجنا الفقهاء وان القارئ المتكسب الى مذهب لا يجوز له ان يقتضيه ومن قال
 ان التقليد مطلقا او التقليد التخصيص بدعة وضلالة فهو متهديع صال ويزم على
 قوله ان السواد لا يظفر من الامانة الحميدية اجتمعوا على الضلالة وان ما انكون
 منهم من العلماء والوظام والا وليا الكرام وخيرا المصنفين من العلماء الفخام الذين
 اتفقت كلمة جمة في اهل السنة والجماعة على طلبة ربه وعباده على صلواتهم
 ودرهمهم وصلايتهم في اهل الدين كانوا سبقتهم ومن حالين وما قوا على البدعة الضلالة
 حكاية حال ان يكون ذلك وقال قال الله عليه وسلم ان الله لا يجمع امرين او قال
 امه محمد على ضلالة وبالله على الجماعة من شد في النار في النار في النار وقال في
 الشواذ لا يظفر فانه من شد في النار في هذه الشريعة القليلة يخاف عليهم
 ان يكونوا احتيا مع الشيطان وان يخلعوا بقة الاسلام عن ايمانهم قال الله تعالى
 عليه وسلم ان الشيطان يوشى الانسان كدسب القدي ياخذ الشاذة والناحية
 للناحية وايضا كدسب الشهاب وعليك بالجماعة والعامة رواه احمد وقال من خالف الجماعة
 شيئا فقد خلع بقة الاسلام عن ختمه رواه احمد وابو داود والعباس بن محمد في الجملة
 انه يذهب عن الناس الى تقليد غيره ويمتنعون الناس عن تقليد الا يجمع المحدثين الذين
 اتفقت الاجماع على كمال عليه وينايتهم ودرهمهم
 وقوة اجتماعهم في استنباط المسائل وقاية سعيهم
 في امر الدين ورواه الله وايضا هو المصنوب والله اعلم
 ويعلمه الله امر برقمه حادهم الشريعة ربة الرحمن بن
 عبد الله سراج الحقين مقيم مكة المكرمة كان الله له
 حامدا مصليا مسليدا ولقد اجاد مولانا مقيم الاسلام امجد فدا



لَا يُكَلِّمُهُمْ وَيُحَدِّثُ اللَّهُ وَمَسْلَمٌ عَنْ مَنْ لَا يَنْبَغِي بَعْدَهُ قَدْ أَطْلَعْتُ عَلَى كَثَرَةٍ مُتَّفِقِينَ لَا تَأْكُلُ
بِأَكْلِهِمْ الْحَرَامَ مِنَ الْجَوَائِزِ عَنِ السُّؤَالِ عَنْ وَجُوبِ التَّقْلِيدِ لِوَاحِدٍ مِنَ الْأَكْبَادِ لِأَنَّ بَعْضَهُمْ رَجَعَهُ مِنْ غَيْرِ
تَرْكِ بَدَلٍ تَوَجَّهَتْ جَمَاعَةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ إِلَى الْقَوْلِ بِالْمَذَاهِبِ مَنْصُوصٌ عَلَيْهِ فَيُجِبُ الْأَخْرَجَ مِنْهُ



الْإِخْتِلَافَ فِيهِ وَفِيهِ كِفَايَةٌ وَمَقَامٌ لَمْ يَكُنْ
يُحَرِّمُ مِنَ التَّوَقُّفِ وَتَتَمُّعُ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَقَالَ
أَعْلَمُ - أَمَّا بِرَفْعِهِ الْمَرْكُوبِ مِنْ رِيَّةِ النَّعْرَانِ
أَحْمَدُ بْنُ تَرْتِيزٍ دَخَلَ أَنْ مُتَّفِقِ الشَّافِعِيَّةِ
بِحُكْمِ الْحُكْمِ عَمَّا لَمْ يَكُنْ وَلَوْ إِلَيْهِ
وَمُتَّحِينَهِ وَجَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مَنْ لَا يَنْبَغِي بَعْدَهُ سَرَرْتُ فِيهِ عِلْمًا أَمَا بَعْدُ فَقَدْ أَطْلَعْتُ
عَلَى هَذَا السُّؤَالِ وَمَا حَرَّكَهُ مَوْلَانَا مُتَّفِقٌ سَلَّمَ الشَّرَفَ فِي الْحَالِ فِي خُصُوصِ الْمُتَّقِلِّ
لِإِعْجَابِ مَنْ لَا يَكُنْ أَكْثَرُ بَعْدَهُ حَقَائِقُ الصَّوَابِ الْمَوَافِقُ لِلْمَوْجِبِ الْمَذْهَبِ بِإِلَافٍ
فَلَا يُتَيَّابُ وَحَيْثُ أَنَّ جَوَابَ صَحِيحٍ مُطَابِقٍ لِشَيْئَةِ الشَّيْئَةِ وَالشَّرِيعَةِ الشَّيْئَةِ فَيُصَبِّحُ
أَنْ يَكُونَ السُّؤَالُ عَلَيْهِ وَالْمَرْجِعُ حَيْثُ الْأَشْيَاءُ وَاللَّهُ الْمَوْفِقُ لِلصَّوَابِ



وَاللَّهُ أَعْلَمُ - وَاللَّهُ أَعْلَمُ
خَاتَمُ الشَّيْئَةِ بِكَلَامِ اللَّهِ الْحَمِيدِ أَبُو بَكْرٍ
بِحَقِّ تَبَوُّلِهِ لِمَا لَكَ بِهِ كَانَ اللَّهُ فِي عَزِّهِ

ترجمہ

کیا فرماتے ہیں علما کی کہ کرامات میں کہ ہائے دہانے میں مای کی ایک جہت کی جارا ماس کی تقلید واجب ہو
یا جس کی چاہے علماء سے تقلید کر لے اور در صورت کہ ایک امام کی تقلید واجب ٹھہری تو کیا تقلید
شخص یعنی ایک ہی امام کی پیروی سب سے درج میں جائز ہو یا نہیں بتیہ شواہد معتبرہ

الجواب

ساری صورت اخلاقی کیسا کہ یہ خاص ہو جان کے مدگار سے توفیق اور مدد کا استعارہ ہوں بے شک پکڑانے میں

ایک امام کی ایسا کہ بعد سے تقلید واجب ہو اس پر جو بدعا جہاد کو نہ پہنچے اور تحقیق تقلید شخص جائز اور پسندیدہ بلکہ
مستحب اور شافعیوں کے نزدیک امام کی پہلی بات یعنی ایسا کہ بعد میں سے ایک امام کی تقلید کے وجوب کی دلیل
یہ کہ ہر چند ان چار اماموں کے سوا کسی دوسرے جہت کی تقلید بھی عقلاً و شرعاً جائز ہو مگر چونکہ سوان چار اماموں
کے کسی کے مذہب کی تدوین اور قواعد کا ضبط اور حکم کا استقرار واجب فروع کی تخریج میں نہیں آتی پہلے
ایک جہت کی جارا ماسوں سے تقلید واجب ہو کیونکہ ان کے مذہب بخوبی مدون ہو گئے ہیں اور قواعد سے مضبوط
اور احکام مقرر ہیں اور بھی ان کے تابعوں سے سب مسائل ہمگی سے کئے گئے ہیں یہاں تک کہ ہر جہت کی خواہ
اجماع ہو خواہ تفصیلاً منصوص ہو یا امام محقق ابن الہمام نے کتاب تحریر الاصول کے کلمے میں امام کو میں نقل کیا ہو کہ
محققین کا اجماع ہے کہ امام مسلمان صحابہ کی ایک تقلید سے منع ہے جائیں بلکہ تقلید پچھلے کی کرین جنہوں نے
استحسان سے مسائل بتائے اور پھر مذہب مدون کر لے تو اسی بنیاد پر ہی جو بعض متاخرین نے چار اماموں کے سوا کسی
کی تقلید کو منع فرمایا ہے اس لیے کہ انہیں چار مذہبوں میں ضبط اور تعین اور تخصیص موجود ہے چنانچہ ایسا اصطلاح کی اور
مذہبوں میں نہیں ہو کہ ان کا نام کوئی نہیں دیا اور یہ تصحیح متاخرین کی صحیح ہو اتنی اور محقق ابن قیم صی نے
بھی انشاء کے پہلے کے پہلے تھامے میں تخریر سے نقل کیا ہو کہ ان چاروں مذہبوں کے مخالفت پر عمل کرنے میں
اجماعی مخالفت ہو اتنے اور علامہ سید احمد عطاردی نے حاشیہ در مختار کے کتاب الادبائع میں بعض مفسرین سے
نقل کیا ہے کہ سب مسلمانوں پر تفرقہ ناجائز اہل سنت کا اتباع لازم ہے اس واسطے کہ خدای پاک کی صورت اور صفات
توفیق اہل سنت کی موافقت میں ہو اور غضب و عذاب الہی در سوالی اہل سنت کی مخالفت میں ہو اور یہ فرقہ ناجائز
آج چاند ہیوں میں منصوص ہے کہ کسی تا کی شافعی قبلی اور جو شخص ان چار مذہبوں سے خارج ہو وہ جہت اور
ناروی ہو اتنی اور محقق ابن حجر کی شرح ابن عساکر میں جو امام مذہبی کی تابعین کی شرح ہو گئے ہیں لیکن ہمارے زمانے
میں پس بعضے ایسے دین سے فرمایا ہو کہ چار اماموں کے سوا کسی دوسرے کی تقلید نامرعا ہے کہ یہ فکر ایسا کہ بعد کے
مذہب کے قاعدے سے مشابہ اور احکام مقرر ہیں اور ان کے تابعوں نے ہر فروع اور حکم کو کھدیا ہو کہ امام غیر منصوص
نہیں خواہ اجماع ہو یا تفصیلاً در ضلالت دوسرے مذہبوں کے کہ وہ ایسے قواعد مدون نہیں نہ ان کے قواعد متواتر
ہیں احکام کا لگاتار ہیں اس کے علاوہ احکام میں بھی تقلید نامرعا کیونکہ کسی کوئی بات کسی ایسی شرط سے
مشروط ہو کہ ان کے قواعد سے منصوص ہو یعنی صریح ذکر نہیں پس قید اور شروط منصوص کا بھی اعتبار ہو گیا تو ان کی
اب تقلید جائز نہ ہو اتنی پس ان منقولات سے ظاہر ہو کہ ہمارے زمانہ میں عوام میں جہت دین سے کم رہنے کے

مسلمانوں پر واجب ہو کر ایک امام کی ایسا اور سے تقلید کریں دوسری بات میں تقلید شخصی کا جواز لازم نہیں
 ایسے کردہ بہت مضبوط ہو اور خط سے بہت حد تک میں خوف ہو اور سب کا ہر مجتہدین کے مذہبوں سے
 اور نیز ترک تقلید شخصی میں ایسے فساد لازم آتے ہیں جن کی اصل کسی صلاح کنندہ سے غیر ممکن ہو ہی واسطے بڑے بڑے
 نامی گرامی اہل سنت نے خواہ متقدمین میں سے تھے یا متاخرین سے اپنے امام کے مذہب کے گھسنے میں ایسی
 کوشش کی کہ وہ دوسرے مذہب سے غلط فہمی اور تحقیق نہیں مانتا کیا ہو کہ مقلد کو ہر واقعے میں اپنے امام کی
 ہی تقلید کرنی چاہیے امام غزالی نے اصرار سے اسے منکر کیا کہ ان میں گھاسی ہر مقلد پر سناٹے میں اپنے امام کی
 ہی تقلید لازم ہو اور مخالفت امام کی گناہ ہر اتنی قسمی قسمی نے قصور اور قیام کی شخص میں کتب الشریعہ کے پہلے گھاسی
 جان ہو کہ جسے معتزل کی طرح حق کو مسترد قرار دیا اسے علم مسلمانوں کے لیے ہر مذہب پر عمل کرنا اختیار ثابت کیا اور
 جسے اہل سنت کے طور پر حق ایک ہی مقرر کیا اسے ایک ہی امام کی پیروی کو لازم گردانا جیسا کہ کشف میں گھاسی ہر جسے
 ہر مذہب سے اپنے مطلب کے موافق سلیقہ سخت گنہگار ہو جیسا کہ شرح عمادی میں ہو اور امام شافعی نے روئے
 میزان میں گھاسی ہر کہ شخص میں شریعت اوی کے شہود تک یعنی ربنا اجتہاد تک نہیں پورا پورا سبب مذہب
 کی تقلید واجب ہو نہ اگر وہ انہو اسی درجہ تقلید شخصی پر مسلمانوں کا دل بہت بڑی اور محدث دہری شاہ دلی ہندو
 سے عقیدہ یکہ میں گھاسی ہر کہ خدا کے نزدیک کسی کو ترجیح ہے کہ مقلد مذہب کو اپنے مذہب کی مخالفت نہ کرے اور نہ ہی
 کہا کہ مطلق تقلید یا تقلید شخصی بہت اہم گرامی ہو تو وہ خود برحق اور گمراہ ہو اور اس کے قول پر لازم یا کہ سواد عظیم
 امت موجود کا گمراہی ہے اور ان ممکن مقلد مسلمان جن میں یہ غلامی اور دلیا و صلحا و صل بن اور جنکی شکست شان اور
 حالات برہان و صلاح و تقویٰ و صلاح و دینی پر اکثر اہل سنت متفق اکثر شام ہیں وہ سب کے سب برحق اور گمراہ
 تھے اور بدعت مکرری پیوستہ پناہ بخدا پھر پناہ بخدا ایسے قلی اور قائمین سے حال ان کے بے شک و شبہ ہے تھے
 جیسا کہ ایک انہر گمان کرتے ہیں کہ انہر گمان حضرت صلحہ مد علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ بے شک اللہ تعالیٰ میری امت کو
 گمراہی پر جمع کرے گا اور خدای پاک کا نام جو جہالت پر ہو جو جہالت سے غلامی و گمراہ میں جاپڑا و دیت یکہ سکتہ بڑی
 نے اور بھی فرمایا کہ ہم سواد عظیم کی پیروی کے بے شک ہو غلامی نے آگ بن جا پڑا و دیت لاکھوں خواص و خواص اہل اسلام
 مقلدین مذہب گمراہ نہیں ہیں بلکہ ہر چند شخص منکرین تقلید کہ انہر سنت خوف ہو کہ شیطان کے مشورہ ہو کہ اسلام
 کا فساد اپنی گردنوں سے اتار دیں حضرت صلحہ مد علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ شیطان آدمی کا بھڑا ہو جیسا کہ بکریوں
 کا بھڑا ایک ہی اور گمراہ ہو کہ بکری لیتا ہو اختلاف سے بچو اور جہالت و جہمی سے جاہل روایت کیا اس حدیث کو

نام احمد نے اور حضرت صلحہ مد علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جہالت اسلام سے باشت بھر نکلا پس بے شک اسے فساد و فساد کا اپنی
 گردن اتار دیتا کیا اسکا امام احمد اور ابو داؤد نے اور تھب ہو جو علمین کا گردن
 اپنی تقلید کی طرف جاتے ہیں اور انہر مجتہدین کی تقلید سے ہٹاتے ہیں جسے
 کمال اہم و دیانت پر پیر پیر گرامی و اجتہاد ہر سب کا اصل ہو اللہ تعالیٰ ہر گمراہ کو نیک
 توفیق دے اور خدا برحق تبارک و تعالیٰ۔ یہ جواب گمراہ و بھڑا و گمراہ بن جہالت پر ہے کہ کہہ کر
 کے مفتی نے اللہ تعالیٰ کی مدد سے خدا و درود اور اسلام سے ختم کرنا ہوں۔
 مولانا مفتی الاسلام نے بہت عمدہ جواب کا افلاہ فرمایا ہو انکی بزرگی ہمیشہ ہے

خدا کی عبادت کو سب حمد و ثناء اور خدای سبحان کا درود و سلام اپنے ہر شے کی جیسے کوئی نبی نہیں اما بعد میں نے مطالعہ کیا
 کہ شریعت کے مفتی الاسلام کے جواب کو جو سوال تقلید یک امام پر ایسا اور بعد سے تو فرمایا ہو جس میں نے اسکو
 جواب صحیح مطابق مذہب حق کے با اختلافات کی حالت میں
 اس غمخیزی طرف رجوع واجب ہو اور اس میں کتابیہ قواعد
 اسکے لیے جسکو توفیق سے مدد ملی اور خدای پاک کو بہت حمد ہو
 یہ گمراہ احمد بن دین و دھلان کی مشافہتوں کے مفتی
 نے حق قضاے اسکو اور اس کے والدین اور شاخ
 اور دوستوں اور سب مسلمانوں کو بتائے۔

خدا کی شریعت یعنی گمانہ کے لیے ساری حمد و ثناء اور خدا کا حمد و ثناء اپنے ہر شے کی جیسے کوئی نبی نہیں ہو خدایا جو علمین کا
 دے اما بعد میں نے مطالعہ کیا اس سوال کہ مقلد کے مفتی کے جواب پر جو تقلید شخصی کے ثبوت میں گھاسی ہو میں
 جواب اور بے شک موافق مذہب کی تصریحات کے ہو اور چونکہ یہ جواب صحیح موافق شریع اسلام کے ہو تو ہی پورا پورا
 وادعہ دار ہو اور وقت بہت تباہ و تکی طرف رجوع لازم ہو حق تعالیٰ موفق صاحب ہو اور اسی طرف رجوع واجب ہو
 اور کہ مجی سیدو کی بانی کی مفتی نے ابو بکر محمد بن حمید مفتی انابا بکر المکرہ
 یہ گھاسی اللہ تعالیٰ مدد کرے۔

فتویٰ مفتیان حرمین شریفین بر کتاب الطفر المبین فی رد مخالفات المعتدین
 و بہ کتبنا حامدہ للہ تعالیٰ و صلی علی نبیہ و آلہ اجمعین أما بعد فساد و فساد

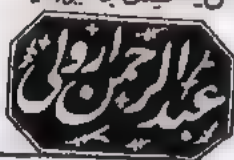


فتویٰ مفتیان حرمین شریفین بر کتاب الطفر المبین فی رد مخالفات المعتدین و بہ کتبنا حامدہ للہ تعالیٰ و صلی علی نبیہ و آلہ اجمعین

قام فقلتم في رواية يقول إن أكثر مسائل كتب الفقه خلاصت العرب والعجم في ما أنزلت
 الأربعة من قولهم الله تعالى ليس من العلم لا يتبع الإيمان أباحيفه الثعالب أقواله مخالفة للقرآن
 والحدوث وقوله ما دلل في جميع خبره إلا سبعة عشر حديثاً وبزعمه ثمانية مخالفت القرآن والحديث
 وشنع عليه شنيعاً فاجشأ وصنف في ذلك كتاباً وسماه الطفرة السنية في رد مع الطائفة
 العلوية وطبعة فافشاه وذكر في بعض المسائل المدكوك في كتب الحنفية وسطر أيضاً
 في رد جواباته من الكتاب المستطوع فإذ لا أن هذا مخالفة للقرآن والحديث وقال من قاله
 بالحنفية تقليداً فتحيشاً فهو من كتب بها الحرام أو مشرك فاستدل بقوله تعالى لا تحذونا
 لعبادهم وما هم لنبيائهم دعوى لقوله قال كل ذلك مخالفة للقرآن الأحاديث والآثار وعرض على الحنفية التي
 استدل بها الإمام ربيعة الله تعالى وأوصاه وهذا لا يحل أن يصد الناس العقل باليقين
 بحول مسائل الفقه مردودة خصوصاً مسائل الإمام ويتغير كل من يحمل بهما من حرمان الناس
 وبذلك هو مخرجه وبقوله في العلم بالحديث مطلقاً سواء كان ناسباً أو متشوخاً ضعيفاً أو
 موضوعاً حتى يترك الناس العلم بالكتب المعتبرة ولا يلهيهم إلا رواية القاية والبحر والمنشئ
 والهندية والأكثر وشروحه والذرية وحواشيه ويخرج كل من يحمل بهذه الكتب المجلدة
 العظيمة عن الإسلام ويلقبهم بالشركيين ثمؤد بالله تعالى ومنه فما حكمه هذا لا يحل
 المصنف بهذا الكتاب ومن يقل به كتابه أشقونا ما جرح

المجواب

رَبِّكَ لَا يَرْجِعُ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا قَدْ هَبْنَا قُلُوبَنَا كَمَا هَدَيْتَنَا أَنْتَ أَعْلَمُ
 هَذَا الرَّجُلَ النَّصِيبَ بِالصِّفَاتِ الْمَذْكُورَةِ وَأَنْتَ مَعَالِ مُغِيْلٍ سَاعِدٍ فِي الْأَرْضِ بِالْفَسَادِ
 وَقَدْ رُبَّكَ أَلَسْتَ عَزِيزٌ عَلَيْهِمْ فَهُمْ وَآيَاتُكَ مِنْ حِزْبِ الشَّيْطَانِ إِلَّا أَنْ حَزَبَ الشَّيْطَانُ هُمْ
 الْخَائِرُونَ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَى شَيْءٍ أَلَيْسَ لَهُمْ عَمَلٌ الْكَافِرُونَ وَقَوْلُهُ مَنْ قَلْبًا خَائِفَةً
 كَانَ مَشْرُوعًا لَيْسَ عَلَى الْفُضُولِ مِنْ تَجَلُّدِ الْمَسْلُومِينَ وَقَدْ وَرَدَ فِي الْحَدِيثِ الشَّرِيفِ
 رَأَيْتُ السَّوَادَ الْأَعْظَمَ قَتَلَ شَيْءًا فِي النَّارِ وَمَا يَقُولُهُ فِي حَقِّ الْوَلَدَانِ الْيَمَانِيَّةِ
 إِلَى أَحْكَامِ الْإِسْلَامِ وَفِيهَا عَظِيمٌ عَلَيْهَا مِنَ الْعُقُوبَاتِ الْيَمَانِيَّةِ صَدَقُوا وَإِلَى الْأَعْلَامِ هَلْ هُمْ

[illegible]

أَعْلَمُ بِهِ وَخَدَّكَ مِنْ حَيْدِ الْكَوْنِ اسْتَوَى التَّوْفِيقُ وَالْعَوْنُ أَنْ تُكْفِرَ فِي هَذَا الرَّجُلِ أَنَّهُ صَلَّاهُ
مُضِلُّ أَعْوَالِهِ السُّكُورُ لَا يَدْعُ صَلَاحَهُ لَا يَقُولُ إِلَّا مُبْتَدِئًا بِخَارِجٍ عَنْ طَرِيقَةِ عِلْمِهِ الشَّرِيعَةِ
وَمُخَصَّصًا لِنَفْسِهِ عَنِ اتِّبَاعِ الْكُتُبِ الْمُدَوَّنَةِ فِي هَذَا هَيْئَلِ كَرْتِيقَةٍ فَإِنَّ تِلْكَ الْمَذَاهِبَ شُجَاءٌ
مِنْ الْبُكَاءِ وَالشُّعْبَةِ يَتَوَقَّعُ مِنْهُمْ تَرْكُوتُ رِثْوَةِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِرَاقُ مِنْ حَرَجِ حَقِّهَا
تَلَّحُّنَ تَحَاوُمًا بِكُفْرٍ قِيلَ لَمْ يَحُلْ قَوْلُ هَذَا الصَّالِحِ أَنَّ السُّكُورَ لَا تُعْطَمُ مِنْ أَمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمْعًا عَلَى الصَّلَاةِ وَإِنْ جَدَّةُ الْوَيْدِ وَشَهْرَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ الْعِلْمُ وَالْأَذْيَالُ
الْإِكْرَامُ وَفِيهِ الْمَحْصُورِينَ مِنَ الصُّلَحَاءِ الْفَضَائِلِ الَّذِينَ انْقَضَتْ كَلِمَةُ الْكُفْرِ وَأَعْلَى الشَّيْءِ وَالْجَنَاحَةِ
عَلَى جَلَالِ كَيْفِهِ عَظِيمٌ وَكَهْمٌ وَصَلَّاهُ وَصَلَّاهُ وَصَلَّاهُ فِي أَمْرِ الدِّينِ كَانُوا مُتَبِعِينَ صَلَاتِهِ
وَمَا كَانُوا عَلَى الْمَدِينَةِ الصَّلَاةِ حَاشَا أَنْ يَكُونُوا كَذَلِكَ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أَتَمِينَ أَذْكَالَ أَمَةٍ مُحَمَّدٍ عَلَى صَلَاةٍ وَبِكَ اللَّهُ عَلَى الْجَمَاعَةِ مَنْ شَدَّ شَدَّ فِي
الْمَنَاقِبِ وَأَوَّلَ الدِّينِ وَقَالَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ لَا يُعْطِي مَنْ شَدَّ شَدَّ فِي الْمَنَاقِبِ فَجَبَّ عَلَى وَلَا
الْمُؤْمِنِينَ صَدَقَ اللَّهُ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ هَذَا الصَّالِحُ الْفَضِيلُ بِشَدِيدِ



التَّكْلِيفُ وَكَوْنُ الْقَتْلِ كَسَاءُ اللَّهِ التَّوْفِيقُ وَالْهَدَايَةُ لَا تَقْرُبُ طَرِيقَ
وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَقَالَ أَعْلَمُ أَمْرٌ بِرَقِيهِ خَادِمُ الشَّرِيعَةِ وَالْمُتَبَاعِ
عَبْدُ اللَّهِ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ مُحَمَّدٌ

حَسْبُكَ أَوْ مَصْلِيًّا وَمَسْلَمًا لَا شَكَّ
فِي أَنَّ ذَلِكَ الرَّجُلُ صَلَّاهُ مُضِلُّ



اور ہم اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی مدد لاکر اس کے رسول اور اس کی آل سیدہ و مدد پہنچا کر بعد وہ
سوال ہو گیا کہ آپ کیا فرماتے ہیں ایسے شخص کے حق میں جو کہتا ہو کہ میں تحقیق اکثر سائے فقہ کی کتابوں کے قرآن
و حدیث کے برخلاف ہیں اور بے شک چار دن بعد حق پر نہیں ضرر حال امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے بہت اقوال

مخالفت قرآن و حدیث کے ہیں اور انکو ساری عمر میں صرف سترہ تین طہین اور یہ امام قرآن و حدیث کے
برخلاف عمل کرتے ہیں اور اس شخص نے امام صاحب کو بہت برائی سے یاد کیا ہو مگر اس نے اسے ایک بین کتاب بنام
الطُّغْرَايِينِ فِی رَدِّ مَخَالَطَاتِ الْفُقَهَاءِ تیار کر کے اسکو بھیجا دیا اور پھیلا دیا ہو اور اس کتاب میں ایک سو سائے
فقہ حنفی کے گھر لکھا کہ یہ سب قرآن و حدیث کے مخالف ہیں اور یہ بھی لکھا کہ جو کہتی ہو حنیفہ کی تقلید نہیں کرو گوارہ شخص
حرام کار و مشرک ہے بدلیل اس آیت شریفہ کے اِنَّكُمْ كُنْتُمْ اَوَّلَ خَلْقٍ فَطَرْنَا ثُمَّ خَلَقْنَا لَكُمْ فِيهَا نِسَاءً وَبَنِينَ وَنَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ
اَنْفُسُكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اَنْتُمْ اَوَّلُ خَلْقٍ فَطَرْنَا ثُمَّ خَلَقْنَا لَكُمْ فِيهَا نِسَاءً وَبَنِينَ وَنَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ
کے مخالف ہیں اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے جن حدیثوں سے سند پکڑی تھی اُسے رد کر دانی کی یعنی انکو چھوڑ دیا اور
غالب کیا اور یہ سب کوشش ایسی ہے کہ مسلمانوں کو علم فقہ پر عمل کرنے سے خوف کرے اور باز رکھے اور یہ بات سنا کر
کہ فقہ کے مسائل مردود ہیں خاص کر امام غفرلہ کے مسائل اور حوام ان اس کو فقہ پر عمل کرنے سے نفرت ملا ہو اور ہر قسم
کی حدیث پر خوف لاحق ہو یہ موضوع ضعیف ہو یا موضوع محل کرنے کی ترغیب دیتا ہو یا اسکو کہنے کی تہان تک نیت
پہنچا دے کہ لوگوں نے فقہ حنفی کی معتبر کتابوں پر مثل ہر ایک روایت و تفسیر و فقہی و فقہاء مالکیہ و شافعیہ و کثر اور
اُسکی شرحوں و رد و ثناء اور اس کے حاشی پر عمل کرنا چھوڑ دیا کیونکہ وہ شخص ان کتابوں پر عمل کرنے والوں کو سزا دے
خارج کر کے مشرکین نام رکھتا ہو اللہ تعالیٰ اس بڑے کام سے مسلمانوں کو ایسی پناہ دین رکھے جس شخص
اور ایسی کتاب بنائے والے کو اور اس کتاب کے بڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے کا حکم یہ فتویٰ دیتے ہیں فقہ ابو حنیفہ

الجواب

ای پروردگار ہمارے دون کو پسندین سے خوف نہ کرنا کہ قوتی حکم داریت کی اور بخش ہو گا اپنی رحمت سے
بے شک تو ہی جنتی والا ہو علم اس دی صورت صفحات ذکر نہ بالا کا یہ کہ خود بھی گمراہ ہو اور لوگوں کو بھی
گمراہ کرنا ہو اور زمین میں فساد پھیلانے والا ہو اور بے شک کافی ہو اس کے لیے اس کا بدلہ ملے پس وہ اور اس کے بعد
شیطان کی جماعت میں داخل ہیں قبول ہر کہ یہ بے شک فیلطان کی جماعت میں کار ہو اور یہ لوگ خیال کرتے ہیں
کہ اپنے پاس کوئی دلیل ہو خود انہیں شک ہی جوئے ہیں اور قول اس شخص کا کہ امام ابو حنیفہ کا عقلم مشرک ہو یہ
دلیل ہو اسکی کہ خود وہ مسلمانوں کی جماعت سے خارج ہو اور بے شک حدیث شریفہ میں آیا ہو کہ نیکو کاروں کی
بڑی جماعت کا اتباع کرنا پس جو بڑی جماعت سے علاوہ دوسرے میں پڑا اور ہادیہ میں حکام شریع کی طرف ہدایت ہو
اور باقی معتبر فقہ کی کتابیں جیسے ملا کے سینے کھلتے ہیں ان دینی کتابوں کے حق میں اس شخص پر کوئی کی

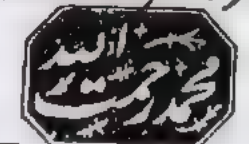
تو یہ بھی ناسکی پر خصلتی ہو جیسے اسکے ذہن ہونے پر اشارہ ہوا اللہ تعالیٰ ان باتوں سے پناہ میں رکھے اللہ بے شک شرع میں مقبول ہو کہ علم دین اور عالمی توہین کفر پر خصوصاً چار امور کے جن میں بڑا کثرت ہے خدای پاک کی حتمین نازل میں اور شیک پہلے پہلے ملکا اجماع ہوا اس پر کہ ان چار امور میں سے ایک امام کی تقلید واجب ہو کیونکہ جو حق کی جگہ پر کھڑا ہو گا جیسے کہ ان کا ردی میں لکھا ہے اسے اس تاریخ کے بعد ایسا شخص نہیں پایا گیا جس میں اجتہاد کی پوری پوری شرطیں پائی جائیں اگر کسی نے دعویٰ کر دیا تو وہ باطل ہے خصوصاً امام غلام علی کے ہزار ہا اور ہر باران رحمت برس ہا برس سے پہلے مجتہد مقبول واجب الامارات میں اور کیوں نہ ہو کہ انھوں نے کبھی بکا نہ پایا اور وہ بے شک کامیابی میں اور اس پر یقین کرنا ہوا امام ذہبی اور امام مسلمانی وغیرہ بہت سے کار پر امامین جب امام صاحب تالیسین سے ہیں تو انھوں نے صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کے موافق بہترین امت سے ہیں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے آپ نے فرمایا کہ میری امت میں بہترین صحابہ ہیں پھر تالیسین انھوں نے حدیث تک روایت کیا اسکو امام سیوطی نے اپنی جامع میں اور مجمع بحاری و مجمع مسلم وغیرہ میں بروایت ابو ہریرہ آیا ہے کہ آپ نے فرمایا بخدا اگر دین اسلام خراب سے نکلتا ہوتا یعنی زمین سے نکلتا تو میں آسمان پر چلا جاتا تو قاریوں سے ایک مسلمان آئے اُن کا نام امام سیوطی نے لکھا کہ اس حدیث صحیح میں امام غلام علی کا نام نہ ملتا ہے اس کی طرف اشارہ ہوا اسی پر اقلیدہ اور حاشیہ شراسبی میں لکھا ہے کہ شیخ مشائخ الحدیث امام سیوطی کا یقین کرنا کہ یہ حدیث صحیح امام غلام علی کے حق میں ہے بے شک درست ہے کہ یہ قاریوں سے امام صاحب کے برابر کوئی عالم دین نہ رہا نہیں ہوا اتنی بڑی شکایت مسلمان دین نے امام صاحب کی تقلید کی اور سب آپ کی فصیلت کا اقبال کیا بلکہ خدا اہل اللہ نے آپ کی تعریفیں کیں جیسا کہ خلف بن ابی بکر و اللہ ان دین اور اولیاء کا طین سے تھے حدیث ہو کہ بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوا اور آپ سے صحابہ کو اور خلفاء اور صحابہ سے تابعین کو پھر امام ابوحنیفہ کو علم پونچا جس کا سبب چاہے ناشی ہوا وہ جس کا سبب چاہے ہمارا ہی ہوا اتنی جس جو شخص چاہے کہ دین کے دائرے سے نہ نکلے تو اس پر واجب ہو کہ اس شخص یعنی غلام علی بن محمد کے مصنف سے جو اللہ ان دین پر طعن کرتا ہو وہ رہے یعنی اسکے ساتھ ہم سلام ہم کلام ہوا اس شخص کو کسی نے اتنے تیر کرنا چاہے جس کے سبب یہ دین میں خال نہ رہی باز آجائے کلام اس باب میں طویل ہو گا وجہ یہ ہے کہ ہرگز نہ اندازہ لگائے کہ یہ کانی ہو اور اللہ تعالیٰ رحمت کھلا دے حق تعالیٰ پر۔ فقیر محمد امین بانی مکتبہ مدینہ منورہ کے مفتی نے یہ جواب لکھا۔

محمد امین بانی ترازو
مدینہ منورہ کی مسجد کے امام سے
عبدالرحمن ازہرولی
مدینہ منورہ کی مسجد کے درسون سے
حسن اسکوئی

سب تعریفیں خدای پکارنے کے لیے خاص ہیں جہاں کے پروردگار سے توفیق ماوردہ کا خواہنگار ہیں اس شخص کا حکم ہے کہ بے شک وہ گمراہ ہو گا اگر وہ کفر سے اس کی کتاب کے اقوال جو اوپر مذکور ہوئے ہیں رحمت اور گمراہی میں بدعتی اور علمائے شرع سے خارج ہوتے مالا ایسی باتیں کرتا ہو اور بالخصوص اس کا فتنہ کی معشر کتابوں سے روکنا پس بے شک یہ چاروں مذہب قرآن اور حدیث سے نکلے ہیں اور یہ میں شرع محمدی میں جو شخص اس سے نکلا کفر میں پڑا اور اس گمراہ کے قول پر لازم آتا ہے کہ بڑی بھاری جماعت نیکو کاران امت محمدیہ کی گمراہی پر جس میں ہوا نہ ہو کہ ان مسلمان (جن میں سے ہزار ہا علمائے عظام اولیاء کرام اور بے شمار نیکو کار جن کی عظمت شان اور جلالت برہان اور تقویٰ اور صلاحیت دینی پر سب اہل سنت بالاتفاق شہادت دیتے ہیں) بدعتی گمراہ تھے اور بدعت اور گمراہی کی حالت میں مرے حال آنکہ پناہ بخدا بھر پناہ بخدا ایسے ران کے سلب کرنے والے تھے سے حال آنکہ سب کے سب مقلدین گمراہ نہ تھے بلکہ یقیناً ہدایت پر تھے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بے شک اللہ تعالیٰ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا اور خدای پاک کا اللہ جماعت پر ہو اور جو جماعت سے نکلا وہ دو فتنہ میں پڑا روایت کیا اسکو ترمذی نے اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ بڑی جماعت نیکو کاران اسلام کا اتباع کر دے جس جو شخص جماعت سے نکلا دو فتنہ میں جا پڑا جس کا کان اسلام پر اللہ تعالیٰ انکو دھندلا کر عطا کرے واجب ہو کہ اس گمراہ اور گمراہ کنندہ (یعنی مصنف غلام علی بن محمد) کو سخت تنبیہ سے منع کریں اگرچہ قتل سے دفع ہو ہم اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتے ہیں توفیق اور ہدایت سیدھے راستے کی اور خدای پاک کو بہت علم ہو۔ امر کیا اسکے لکھے کا حد آدم مشرع عبدالرحمن بن عبد اللہ سراج مفتی کراچی کے مفتی نے۔



جواب دینے والا مصیب ہو اور خدای پاک اعلم بالصواب ہو۔
بے شک یہ شخص یعنی مصنف غلام علی بن محمد گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہو۔



مختصر خلاصہ و مستوفیہ مولوی منصور علی خان صاحب نے یہ کتاب فتح المبین بہت اچھی
تقریر فرمائی۔ رد اعتراضات الظفر المبین میں فتح کامل پائی۔ کیونکہ نو ایک تو انھیں تائید سب
حق حقیقی منظور ہو۔ اور الحق یہ معلوم کیا یعنی مشہور ہو۔ دوسرے انھیں نام نصرت سے مشتق ہو
اور الاسماء تنزل من السماء حق ہو۔ امدت تعالیٰ انھیں جو عظیم حقائق
اور معجزات کو راہ جواب دکھائے آمین ثم آمین مسرت نظام الدین احمد
حفا عنہ اللہ الا حد امن مولانا امان اللہ مولوی غفر الدین احمد الغفری علی



باسمہ سبحانہ۔ الحمد للہ الذی استطاع ولا نا بالہ الدلیۃ والملة الخفیۃ و قد ہی خلوصنا الی تقلید فی
الطریقۃ الشریفۃ والصلوۃ والسلام علی من سولہ خیرۃ الخلق علیہ واصحابہ المجتہدین فی شرائع الاسلام
اما بعد کیا ہم میں کیا جاری زبان ہو۔ کہان خداوند عالم کہان اسکی شان ہو۔ کیونکہ حرمت شکر زبان پر آئیں
کہ چہ گاہ عزیز میں بضاعت مزاجت ہو اپنے کو دیکھیں یا اسکو چھو مہمونہ بڑی بات ہو۔ کیسی کسی
نعمتون سے ہر دم ہو مسرور فرامی ہو۔ کسی ہماری تنگدستی اور کسی اسکی بے نیازی ہو۔ اس فانی
کا بعد انسان کو عقل دیکر کیسا متنازع کیا۔ و قد کرمنا فی نادیم کے طعنت خاص سے سرفراز کیا۔ حق و باطل
میں فرق دکھایا۔ جہاں الحق و ذوق باطل کا فرقہ منایا۔ کیونکہ اعلیٰ دنیا دہی سے قدم باہر دیکھیں۔
اور کس طرح تقلید کو توڑیں اور سر جوڑ ٹھاکیں۔ کل سکا حاشند و منون ہیں۔ اس کے سامنے عاجز و سرنگون ہیں
جیسے ذرا بھی سرکشی سے سر اٹھایا۔ ذلیل ہوا اور پچھتایا۔ چنانچہ سابقین سرکشان خود میں دوہر کیا ان ہلاکت
تین نے ظہر المبین فی رد مضالقات القلیدین تصنیف کر کے اپنی حیاقات غیر مقبرہ کو ظاہر کیا۔ بزعم خود جو ہر
عالیشان پختگیوں کا الزام دیا۔ جمال ناقص القین کو سب باریغ دکھایا۔ حضرات کبار کو اپنی جہت دہی سے نشانہ
تیر طاعت بنایا۔ من کل صاکی پرطن و لعن کیا۔ تیر حرمین صدی میں آتے تھے ان کے آؤ گئے مہر
کریاں کیا چاند پر چاک ڈالی اپنے موز پر کی کیا فائدہ ہوا بقول شخصے کل فرعون مٹوئی و کلک و جلال
عیشی۔ بعد تعالیٰ عز شانہ حاصل جلیل عالم نبیل صاحب طبع و قادر و ذوالیاد مولوی محمد مصطفیٰ خان
صاحب مداد آبادی نے کس مشافت و دیانت سے جواب دیا ہو اور کیسے عمدہ طرز سے مذہبہ فاضل پیش
کر کے خصم کو قائل کیا ہو اشارہ کسی کتاب مستطاب فتح المبین فی کشف مکار غیر القلیدین تالیف فرمائی
کہ جسکے دیکھنے سے سرکش و بیون نے گردن جھکا لی۔ حق تو یہ ہو کہ فائز انیسویں میں شیعہ کی تفسیر ہو

کہ ہر دلیل و دلیلی برہنہ شمشیر ہو۔ ہر سطر اسکی خصم کے واسطے تیر جگر و زہر ہو۔ اور ہر لفظ اسکا سنگین
کے لیے شعلہ جان سوز ہو۔ کتاب کیا ہو دستور اعلیٰ اہل سنت ہو کہ ہر نقطہ اور کلمہ تیرہ دلوں کے
واسطے چراغ ہدایت ہو۔ حق تعالیٰ اس کتاب سے تقلید کج دلوں کو
پر زور کرے اور غیر تقلیدوں کے تعصب و تعسبات کو دور کرے آمین
فائز ثم آمین۔ حررہ خادم الظلمہ ابو الفنا محمد عبد الحمید غفر لہ العالی
ابن لا الہ الا اللہ علیہ السلام علیہ وسلم علی سولہ الوحید۔ واللہ الاکرام۔ واصحابہ الرجالہ



و الحمد للہ العالی۔ وصلیا وسلم علی سولہ الوحید۔ واللہ الاکرام۔ واصحابہ الرجالہ
تجمع باحسان الیوم اللدین علی امتیہ المجتہدین۔ یہاں اسکا اعظم و مقدسنا المکرم قطب و اثرۃ الشریعۃ
والاحکام ناظم نظام الملک و الاسلام۔ سیما الیوم حقیقت و صاحبیہ و اقباع المقتدین۔ جزا اعلیٰ حق اعلیٰ
خیر الخیر الیوم البقاء اما بعد یہ عجاظہ لانا فہم یو غیر تقلیدین میں ایک بے ہار و شور ہو ہر سطر اسکا جملہ حقائق منظور ہو
کیونکہ نہ تو کو قاضی خیر عالم مدبر النظم مشہور میں اہل قائل و الاقران مولوی محمد منصور علی خان صاحب کی عمدہ تالیف
برگزیدہ تصنیف ہو جسقدر تہمتیں نظر قیصر سر تا قیصر کے دیکھنے میں آئی۔ نوائد سے ملوز دائر سے خالی پائی۔
مضامین اسکی نہایت نفیس۔ عبادت اسکی بدیر جلیس ہر سطر کو باسطر ہدایت ہو جو ہر اہل قاطع ضلالت پر غلغلو
کریم اپنے فضل عظیم سے اسکو مقبول فرمائے۔ اور جو بہت آن حضرت علیہ الصلوۃ و التیمۃ فائزین کر راہ بہت پر گام



للہ صافح بیننا و بین قومنا
بالحق و انستخیر الغافلین و جنات
والرحم الراحمین حضرت عارف القلید
اللہ الوحید ابو الجاہد محمد عبد
غفر اللہ عنہ و سائر عیوبہ
ابن سلطان الشریعۃ جمال الطریقۃ
مولانا الحافظ محمد عبد الجلیل
مدظلہ الظلیل و فیضہ العظیم
الغفری علی الملکھنوی

و غیر آن در یافته خود اور هذا و اما اگر فتاویٰ تشنیع بر اکابر مجتهدین و سبب شتم علای ربانین را از روی
شهرت خود نمیدید درین راه پنهان کور را در نظر انداز جل حرکت سواداب که در جلیت این طائفه مخترست
علم بعضی حدیث را معیط جمل حدیث دانسته اگر کلامی مسأله فقهی را اختلاف حدیثی در نظر خودی پندارند
بلا اطلاع مخالف کتاب و سنت را متکلمانه بر مجتهدان دین زبان سب و شتم می کشند آنان جمله شخصی است
که کتابی در چنین طعن و تشنیع از دین موسوم با لفظ البین فی مناقضات المقلدین بعضی تحریر کرده
بے علمی خود را برای علم شکارا گردانید و از کمال تعصب و نفاسیت بغافلت حدیث نبوی پس ایامین
بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذی مبالات نکرده خدا را از کجایا رسانید اگر چه
این همه گریزی دین را روی او بهر تقلید عامیان و بغیر من مخوف جماعتی از تقلید مجتهدان بود لیکن
انان جهت که خدا تعالی برای هر شیئی مصلحتی و برای هر شوری بدیهه مبره سر کوبیده مقرر فرمود است و حیدر
عالم فیض حاضر و بادی متولوی نمود خود علی ظان مراد بادی جمل ائمہ مؤید بالایادی و کاسر منصوص اعلی العلی
مکرم است بر در هفتاد و بر بسته شده تالیف این کتاب شایسته نصاب را با نال تحقیق بر کشود و بصیرت
قم دایت بر تمیز رنگ تمیز و رنگ تر صریح از آئینه الحق یعلو ولا یصل بر زود و خصا میکیده فی مخره
دامن المؤمنون من ضمه و شره بلای الله فی علم هذه المثلثات و عیشته و ذات یدیه و آیدیه



بجقیق الحقائق فی الرجال اطل و طرح هذا و انا العبد المذنب
شفاعة الذی لا حول الا الله محمد بن الحاج السید ابراهیم
الحسینی الواسطی البیضاوی قدما الله التعلیم و جعلنا لها الی دار النعیم



هو الحق البین - اما بعد الحمد للی الق بالکل والصلوة علی افضل المرسل علی ائمه اصحابه و هداة
التبلی اس احتضار دلم الطلین ان ایام من جر کتاب فتح البین جواب تفریبین کے متعدد مقامات کو یکجا تو
فی تحقیق یہ کتاب لا جواب سر سر جواب بر بعضیوں اسکا موافق ماقال الرسول والا صحاب بر پسندید
اولی الاباب بر - قابل ہدیہ اصحاب بر - رعایت قواعد اصول و فروع میں دلیل نیاب بر تفریق مائل

مؤلف تفریبین جو صاحب شتم و سباب بر جسکے نزدیک ایہ ہے کو برا کہنا تو اب بر قابل تھا
اور سخی خطاب بر - کیونکہ فتح البین کی تعریف دی جائے تو لغت اسکا عمدۃ الاثاثل مقبولہ بالانامل
برگزیدہ اقران فخر زمان فاضل بل عالم اکل مقبول بارگاہ لم برنی متولوی محمد منصور علی سکر ربہ علی بر
خداوند کریم حضرت مؤلف کو جزاے خیر عطا فرمائے اسکے مقابل کو خداوند تعصب
سے بچائے - آمین ثم آمین - حیدر الہی بخش درس مدبر فیض عام کا پتہ

هو المصلح المصلح و اب - میں نے اس کتاب کو جایا دیکھا جواب شانی تو ہر کجایا ایک بعض
جگر تو نہایت ہی عمدہ و نمان شکن جواب دیا بر آس میں عمدگی نفس جواب کے علاوہ یہ امر بھی
لائق تحسین ہے کہ ایسے غیر مذبذبتہ کے مقابلے میں مصنف علام نے
تہذیب و متانت کو نہایت دخل دیا بر جسناہ اللہ تعالیٰ خیر بخوار
کتبہ العبد الفقیر الی اللہ الغنی محمد علی اصبح اللہ حالہ الحنفی و اکملی - فقط -



تقاریر بلاغت مضمون تقاریر فصاحت مشحون علمای بریلی و بدایون و سنبھل
هو حافظ دین الاسلام تہجد و صلوة کے واضح ہو کہ شریعت حق اسلام میں اختلاف ایہ صحابہ و اہل
موجب حجت حق سبحانہ کا تفسیر دیا گیا ہے اور احادیث کا اختلاف بھی بیان ملت در حجت و غیر میں بخوبی دیا ہے
پس مجاہد ایہا رب مجتہدین اہل سنت کے جس مجتہد کی تقلید و صورت عدم طاقت اجتہاد کے کجایا
موجب نجات ہے اور اپنے نفس کی لذت کے واسطے حلال و حرام کو بدل دینا اور برای نام کبھی حنفی
اور کبھی شافعی بنانا محض خرافات اور طعن کرنا خاص کو حقہ امام صاحب پر سر سر گرا ہے یہ کاجتہاد اور
تقریری اور روایات و تہجد کا مسلم جمود ایہ دین ہے اسکا انکار کرنا و سوسہ شیاطین ہیں اس زمانے میں
گرچہ میں نے باقیل رد اقص کے جو مسائل طعن مسائل حنفیہ میں گئے ہیں وہ سب مطاعن یک قلم
باطل ہیں لکھا حدیث و اقوال صحابہ گرام ہے وہ سب مسائل ثابت ہیں چنانچہ اہل سنت نے اپنے مسائل میں
اسکی تحقیق کر دی ہے خاص کر یہ رسالہ کہ جبکہ نام نامی فتح البین ہے جایا میرے دیکھنے میں جو آیا تو
میں نے اسکو تحقیق حق کے ساتھ بخوبی موصوف پایا - حق سبحانہ و تعالیٰ



مصنف کو جزاے خیر عطا فرمائے اور اگرچہ میں کو راہ ہدایت پر لائے
کتبہ محمد عبدالقادر بدایونی - فقط -

بسم الله الرحمن الرحيم
 میرے نزدیک یہ کتاب فتح البیین نہایت مفید اور نافع اور باب تقلید ہو اور اول سمیعہ و قیاسیہ مندرجہ
 اس کتاب کے درست و سدید یعنی برصراط مستقیم و صحیح رشید اور کیوں نہ ہو مصنف کتاب مولوی منصور علی خان صاحب
 مراد آبادی حفظہ اللہ تعالیٰ عن شریعہ الاما عادی سے میں خوب واقف ہوں واقعی نہایت ذی استعداد صاحب
 طبع سلیم و مذہب مستقیم ہیں ایام تحصیل میں بھی جب اس بندہ کا پیچیدہ و پیچیدہ زمانہ ناگوار زمانہ پر اکثر غایت
 فرماتے تھے اور اپنے حسن اعتقاد سے بیزیرت استفادہ ہنگام انتصاب بندہ بدری اول مراد آبادی بعض کتب
 مقبول بصورت سبق سناتے تھے تو خود رنگ استقامت انکی ناصیہ حال سے ظاہر و نور سلامت اوکی
 چیشانی پر تابان و روشن تھا اور طبیعت گو نہ سیالہ و وقارہ و قوت مدرک جیدہ و وقارہ حتی اگرچہ حنفیہ
 کی جانب سے اس باب میں بکثرت کتب مشتمل بر اجوبہ و دلائل شکیں تصنیف ہو گئی ہیں مگر یہ کتب
 کچھ قرینگی نہیں ہو تا ہم اس قدر برادران اہل اسلام کی خدمت میں التماس مختصر ضروری تصور کرتا ہوں
 کہ شیوخ اس قدر اس طریقہ بے قیدی و مطاعن ایہ خصوصاً انکسیر لجمہ دین و راس الخمد میں امام ابو حنیفہ
 کوئی درجہ اس کا اس وجہ سے ہوا کہ اکثر کم استعداد و ضعیف اہل باب اذہان قاصو نے جب ان ظواہر احادیث
 کتب مرویہ شافعیہ وغیرہ مشکوٰۃ مصابیح و ترمذی یا انکسیر تراجم کا مطالعہ کیا جا کر مقصود بر احادیث مناسبہ
 مذہب شافعی، مالکی وغیرہ پائین اور مضامین ظاہرہ سے بجانب بواطن معانی و مغز و لب لباب مقصود بغور
 و فکر خالص انتقا کرنا اوکی قوت سے باہر تھا اور درحقیقت استنباط مسائل سے کچھ نہایت بظاہر جنبیت
 محضہ علاء ازان وان لا شیا طین لیو حوت الی ولیہ انھم جو کچھ نہیں کسی قدر اہل علم ہی تھے وہ استفادہ
 غبار تصب نفسانیت میں تاودہ اور بجز کینہ و خلاف و کدورت سینہ میں خفیہ کے مستغرق کہ ہوا انصاف
 و مواد تحقیق و تنقیح مقام سے بمراحل عبید آسپہ اور باعث جرات و جسارت کہ سانسید و کتب حدیث خفیہ
 مثل شرح معنی و صفائی وغیرہ بخاری و شریح مشکوٰۃ از جانب خفیہ معانی آثار طحاوی و شریح معنی و صفائی آثار
 و سانسید امام و دیگر روایات خفیہ اکثر کیاب یا تباب بن وجہ اور انکشاف شال سے ان اذہان قاصرین میں
 یہ خیال بندہ کا کہ یہ مسلک حنفی یعنی بر محمد و رای و نقل مثل فلسفہ مخالف احادیث صحیحہ بنویسے ہو اور اگر کہیں کوئی
 حدیث مطابق بھی آئے انکی تو وہ ضعیف ہو کہ نہ صحاح و حسان تو محض انھیں صحیح ستہ ہیں ہیں اور
 اسی وجہ سے انکا اسباب الراسے نام رکھا گیا ہو کشف ان و سادس و شجاعت کا اگرچہ قرار بھی اس ناچر نے

ابوہدایہ اور مقدسہ حاشی شریح و قاریہ میں کر دیا ہو مگر اسوقت اس سے قطع نظر کہ صرف مقدسہ عرض
 پر اتنا کرتا ہوں کہ خفیہ کی جانب ہر ہر مسئلہ خلافہ و غیر خلافہ میں نصوص قرآنی و احادیث بکمال صحت
 و قوت متن و سند بکثرت موجود و موافقت مذہب امام احمد بن حنبل کی جو بھی بظواہر احادیث و آثار ہو
 بمذہب امام الاثر اکثر مسائل میں اول دلیل ہو مطابقت مذہب حنفی کی ظاہر اخبار و آثار کے ساتھ خیر
 ان سبب و گزیرہ تو سب طرح ہم مایمان بحدیث و باکو مسائل اجتہادیہ غیر خصوص میں بدون تقلید کوئی
 چارہ نہیں ہو اسی طرح مسائل نصوصہ خلافہ میں بھی بغیر تقلید امام کوئی صورت بطور استقامت ممکن نہیں ہو
 یہ ہوا زہر و کلفہ جانین کا اور رجحان ایک پہلے کا بنظر معانی و مین درجہ نصوص متعلقہ سائلہ باہر احادیث
 جمیع اطراف و جانب مراتب و درجہ از دی یقین و جزم و مراتب مختلفہ ظن و اسناد متن از دی رجال
 و اضطراب و دلالت و اقتضا و صراحت و اشارت و غیر ذلک حصانین ایہ مجتہدین بافصوص و بوجہ قناہر
 کا تھا جو ہر متن میں نقادی اور پرکھنے میں با کمال بافرغ و جہد و طرق اجتہادیہ تمام علم پرانی جان صرف کر گئے
 اور وہ بھی بوجہ سہولت اسباب و قلت آراء و اختلاف و قدسیت و ملکیت نفوس و آفات برکات و آثار و قرب
 عمدہ بنوی یہ امر متعذر الحصول بابادہ تاہم بغیر تفضیل دین محمدی انکی ارواح مقدسہ کو عنایت کر دیا گیا تھا
 خلافت مفضل اللہ بوقت میں یشاء ورنہ زور غور فرمائیے کہ کتاب صحیح بخاری جو باب صحت بعد کتاب اللہ
 الباری محدود و پر اس کے رجال احادیث میں بھی بکثرت کلام موجود اور انتقادات کا تعلق فیہ و مشہور مشہور
 ہاں یہ کیسے کہ رجحان آئین بجانب توثیق و تعمیل ہو مگر اختلاف میں شک نہیں پھر اگر حدیث صحیح جامع ہو سکتی
 بھی طے پائے تو عمل اس پر اسوقت ممکن ہو کہ ہم خصوصیت اوکی معلوم ہو اور کوئی سادس عقلی و نقلی راجع یا
 سادس موجود نہ تو تاریخ و مسوغ کے علم کی کیفیت کہ جعفر بن امام و اعتقادے شان اس بارے میں بلکہ عامہ
 ابواب میں کلام باری کا کیا گیا ہو اور سامی بیئہ جلیلہ و جود جلیلہ جزلیہ میں صرف کیے گئے ہیں اسکا
 حشر خفیہ یعنی جبری شوق میں نظر نہیں آتا اور اس نظم معجز کے نسخ تلاوت و نسخ حکم وغیرہ کی باتم تفسیل و تفتیش
 کی گئی ہو تا ہم جو اختلافات تعداد و مسوغات و تصیین تاریخ و مسوغ میں بکثرت واقع ہوئے وہ کسی قدر
 مطالعہ تفسیر آفاق سیوطی سے ظاہر ہیں پھر احادیث کا کیا حال ہو چکا ہو کہ تواریخ ارشاد کا علم تو اور چیز ہو کہ
 شان و درجہ بھی اکثر میں نامعلوم ہو گا کہ علم ہو بھی تو اکثر بطریق ضعیفہ ہاں اجتہاد و زمانہ قریب عمدہ کسی قدر
 صالح و سزاوار تنقیح و تنقید تھا جس سے کوئی امر یا سادس ہذا ممکن تھا کہ اس ضعیفیت کو سکین و طمانینست

گزاره کردینے والی ہے مگر محمد بن کو امام جلال حسن بن محمدی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں السنۃ للفقہاء
 من سنۃ اہل المدینۃ خیر من الحدیث الی مدینہ کی سنت کی قدیم روش حدیث سے بہتر و سیدنا
 امام مالک رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں العمل بقولنا ثبت من الاحادیث تابعین میں کچھ لوگوں کو انکے خلاف پر
 حدیثین پہنچتین تو فرماتے صاحب العمل ہذا اولک مفعول العمل علی غیرہ ہون یہ حدیثیں معلوم ہیں مگر عمل تو
 انکے خلاف پر ہو چکا ہو محمد بن ابی بکر بن جریر سے جب انکے بھائی کہتے یہ کہ نقض حدیث کا انکے خلاف
 حدیث پر کبریا نہ حکم دیا جواب دیتے کہ لعلہ لکن اس حدیث میں نے لوگوں کو اس پر نہ پایا کل ذلک نفع لہ
 الا امام العلامة ابن الحاج فی مدخلہ لا جرم تقلید کی ضرورت ہوئی اور اس کے وجوب میں کسی طرح کا
 کلام نہ رہا اور کیونکر ہو سکی حالانکہ ہر شخص جمیع اولہ شرع و حفظ آیات و احادیث و احکام و حقوق و نفس بالغ
 و قابل صادق و معاملات و ہر ترجیح و تطبیق و دفع تعارض و تیز و ناسخ و منسوخ و علم اسام و نظم و معنی و مواضع اربع
 والہد حدیث و نقد رجال و احکام مورد و نقض و سبب نزول و طرق نقل سے نصت نہا سپر و محمد کہ قدرت
 میرے کچھ کیا میری ہے کہ ان مدہوشوں کی طرح ہر جا میں بے تیز خیر ہے کام و تشریہ ہمارا کر دیا جائے تو عز و
 تم کیا اور تمہاری بساط کتنی بقیض صواب پر کام رمضان امام علیہم اجمعین نے علم تجدد اسلام کے سنی پانی قیضہ پناہ
 سکھو ایک زخمی کو تم کی اجازت نہ دی وہ نہایا اور انتقال فرمایا حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر ہوئی
 ارشاد فرمایا قتلوہ قتله اللہ الا اذا لم یعلموا خلاف شفاء الذی السوال انہ میں نے اسے
 قتل کر دیا انہ انہ میں قتل کرے کیون نہ پوچھا جب نہ جانتے تھے کہ ٹھکنے کی دعا تو پوچھا ہی ہو نہ تھا ابوداؤد
 عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما النقطۃ شدا یک سفید جابل کہ کہ خدا رسول کا کلام سمجھنا
 کچھ مشکل نہیں نہ اس کے لیے بڑا علم ہے کہ قرآن تو ان پر معلوم کے سمجھنے کو انرا ہو او غافلہ اگر ہی مانتے ہو
 تو کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سیدنا عبد بن عباس و حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم
 کے لیے تعلیم کتاب کی وہ علم انکا کا دوا و اعاضا و الا امام احمد محدث و تحصیل حاصل تشبیہ بالمرل
 تھا انہیں نہیں جبر انما ہر کچھ کہ شک خدا رسول کا کلام سمجھنا سخت دشوار ہو اور بے شک اس کے لیے
 علم غریب و مسلمان کثیر و کار ہو لہذا حضرت حق تعالیٰ و تقدس کی رحمت ماسد و ہفت تمام نے کہ اس امت
 موجود کے حال پر ہر ذلزل سے نہایت فور متوجہ ہوا ان اکابرین و علماء و قیمن کو تو فریق بخشی کہ شریعت
 مطہر کی ہر ہر جگہ کو بیان اور ہر مشکل کو آسان کر دیا حکم فاعلم و دایا اولی کا بصدار کا بار تفصیل

اپنے دوش بہت پڑا تھا یا غفر اللہ عنہ عن الاسلام خیر الجزاء و ہذا ہر کل سرور يوم الرقیۃ
 واللفاء امین آج صلی اللہ علیہ وسلم پر نور نبوت علیہ افضل الصلوۃ والتیمم کی حدیث عیاذ باللہ کچھ قرآن
 سے جدا نہ تھی بلکہ کسی کے کنونات و غبیات کو نہایت طور میں لانے والی تھی ماسی یہ سیدنا فائق اعظم
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حبیب اکابر اللہ فرما اجمع و مقبول لہذا اسی طرح ان آباہی امث خدمت شریعت
 مظاہر طیبہ انما لکم فی ذلک الوالد اعلمہ کہ کہ ارشادات بھی بہ نظر احکام خدا و رسول ہیں ثابت
 والعیاذ باللہ تعالیٰ تو انہیں سے کسی پر طعن کرنا بعینہ قرآن و حدیث پر عروہ رکھنا ہوئے انہیں میں حضرت
 مطہر و ایثار و بے رضوان امام تعالیٰ علیہم اجمعین کا نہیں جو حسن قبول و تلقی امت والاقتداء سے ہر فردانی لا
 وہ انہ پر ایک نظر فضل انہی تھا یہ ان تک کہ بعد سال سے فرزند چوہا اہل سنت انہیں کے اتباع میں مخلص اور
 انہیں کے اتباع پر مقصور ہو کچھ انشاء اللہ العالی فی حاشیۃ الدرد محمود اور سخت محمود
 ملوم اور پر عالم وہ بے برکت بے سعادت خودی پسند بے قید و بند جوان حضرات میں سے کسی پر معتاد
 بلکہ خدا و طینت فساد و فتنہ کی کہ اپنی زبان کو آلودہ ہر زبانیت کرے یہ سب ایثار و رشاد و ہمت ہیں
 اور ان سب کے پیروں سالکان راہ خدا جزا لہم اللہ عن خیر الجزاء علای دین تصریح فرماتے ہیں کہ حضرات
 ایثار و تہذیب امتنا اللہ علی جہم و اتقائہم بالیقین تمام اولیای یاقین سے فضل و اعلیٰ بین
 قال سیدی عبد الوہاب الشحرانی رحمہ اللہ تعالیٰ فاعلموا ان ان اکابر الصحابۃ و التابعین
 و الائمة المجتہدین کان مقامہم کما کان مقام باقی الاولیاء یقین پھر اسے سعادت ملک
 جبار و قمار علی جلالہ سے لڑائی باہر ضامن قتل و دینا تبارک و تعالیٰ فیما یروی عنہ صلیہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم من علوی ولیا الذین سبوا الحرب و اعاہ الخاری جو میرے کسی ملی سے دشمنی
 رکھنا میں اس سے لڑائی کا اعلان کر دوں گا۔ ان ری بہت کن لوگوں کی اور بل بے جگر علی بن ابیہ و ان
 کے جو خدا سے خرم ہو کر لڑنے کو تیار ہیں دینا انکاف حسن الاذبح جمیع اولیاء انک امین
 اللہ تعالیٰ اس کتاب مستطاب فتح الامین کے مولف کو جزا ہی جبر کرامت قبولے ان انہوں نے دشمنان میں کی
 سرکوبی و فوکر تلویب و دشمنی کو شفاء اور صمد و رنگین کو زیادت غیظ و شقا بخشی و رحمہ اللہ من مشغ
 و استشفہ غنی و کفو والسلام علی من اتبع الهدی۔ قالہ ہفمہ و رقمہ بقلمہ
 عبدہ الملقا فی الیہ المتوکل علیہ عبد المصطفیٰ احمد رضا الخوالدی الشیخ الخفی القادری

اللہ کا فی الہدیٰ اصل اللہ احوالہ وجعل الیٰ خیر ما لہ وبشئلہ
 لکل مؤمن ومؤمنۃ آمین ثم امین برحمتک یا ارحم الراحمین
 بحمد نقی علی خان ۱۲۸۹
 اختر رضا خان ۱۲۹۰

عبارت مشتبہ مواہیر و دستخط علمای دیوبند و سہارنپور و مشکوڑ
 بلکہ بچانہ ہندوستان معلوم ہو کہ اس کتاب کو بندے نے اکثر مقامات سے دیکھا ہے یہی کہ بعض جا
 پر توثیق ہی موجود تھا اور بعض مقام پر نقد ضرورت جواب دیا ہوا
 معنون اسکا وہ مقامات ہی اللہ بن مولف مقرر ہیں کے لیے کافی ہو اور
 واسطے ہایت غافلین کے وافی تھا سہارنپور رشید احمد لکھنوی۔

ہم سب مدرسین دیوبند جناب مولانا مولوی رشید احمد صاحب ہریان پور لکھنوی کے ہاتھ سے

محمد تقی ۱۲۹۰
 محمد محمود ۱۲۹۰
 اسماعیل ۱۲۹۰
 محمد حسین ۱۲۹۰
 محمد حسین ۱۲۹۰

حاکمنا و مستنکبا من نس کتاب کو مقامات متفرق سے دیکھا حضرت سلا اللہ تعالیٰ نے جوابات میں طبعی
 انصاف اختیار کیا اور خیانت مولف مطاعن کو ظاہر کر دیا ہو اور حق کو باطل سے جدا فرما دیا جزو اللہ و فنا
 خیر کما از اس فرستے نہایت مجتہدین و متقدمین جمیع کوشش باجمل کے نیم لایان خط و ایمان کے گرد آنا ہو بلکہ
 آنحضرت کی کمالی تقلید جو ذکر الہی و ترویج اختیار کی ہو آستازی جناب مولانا کا نظام علی صاحب سارینہ
 مرحوم فرماتے تھے کہ امام بھاری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید ترمذی ہیں لیکن انھوں نے فقہائے کبار میں کہیں
 بھی اپنے استاد کا نام نہیں لیا پس جب بھاری ایسے شخص باوجود اس علم و فضل کے اس قابل ہوئے کہ انکا
 فقہ اور مجتہدین کی ذیل میں نام لیا جائے تو اس کس شمار میں ہیں پس

اصل یہ ہو کہ جسکو تو عقل و فہم سے ازل میں حصہ نہیں ملا وہ مجتہدین کے
 مقام کو کیسے ومن لم یجعل اللہ لہ نوراً افعالہ من نور فقط
 خرم الہی مشکوڑ ۱۲۹۰

مشاکد ہر آن چیز کہ خاطر خواست + آخوند نہیں پر وہ تقدیر پرید + کتاب غفر میں بایک ذمے میں
 نظر سے گذری تھی بعض بعض مقامات جو اس کے دیکھے گئے بجز محسن و شفیق ایدہ سلط کے اس کے مولف کا
 مقصد اور کچھ نہ معلوم ہوا واقعی جہان تک مولف صاحب کی زبان نے باری کی اسی حد اپنے مقصد کے

اگر نے میں در گذر نہیں کیا معاذ اللہ من شرو انفسا لکرمحمد اسیر جواب بھی دو جواب لکھا گیا ہو کہ جواب
 نظر نہیں آتا۔ اسد تعالیٰ صفت علام کو بڑی غیر عطا فرمائے
 اسد اس شخص کو مقبول ماعلم عام کہ سرور غیال الرحمن
 ابن مولانا احمد علی السار تقوری علیا رحمۃ الرحمن

تقاریر مشتبہ مواہیر و دستخط علمای کالمین شہر مراد آباد و علی گڑھ
 بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد بنی
 قال من یرد اللہ بہ خیرا یقفہ فی الدین کا صا یجعل فقد طاعت هذا الكتاب المسب
 بالقریب المبین و کشف مکائد خیر القلیدین و ناملت فیہ فوجدتہ حقا صا یحیا و صا یقا
 نصیحا بالاذعان والیقین قد سلاک المصنیع سلمہ اللہ تعالیٰ سلاک ارباب التحقيق
 و البطل مکائد ہم و مطاعنہ و متفرق رائتی علی الاصول الیٰ المستطاع العظم الام المقام الذی ہو
 سراج کلامہ نبی الخزانہ ان الشیخ المشہور باب حنیفۃ النعمان
 حمزہ اللہ عنہا و عن جمیع المسلمین حررہ العبد المقتصر
 الیٰ رحمة اللہ النعمان ابو الکلام اللہ جو محمد قائم محل المراد آبادی

سراج کلامہ نبی الخزانہ ان الشیخ المشہور باب حنیفۃ النعمان
 حمزہ اللہ عنہا و عن جمیع المسلمین حررہ العبد المقتصر
 الیٰ رحمة اللہ النعمان ابو الکلام اللہ جو محمد قائم محل المراد آبادی

حاکمنا و مستنکبا من نس کتاب فتح المبین کو چند جا سے بسمان نظر و فکر کا مل دیکھا
 تو الفاظ و عبارات نہایت درست اور جوابات اسکا طے درجے کے نہایت چست پائے تھے تو یہ ہو کہ کتاب
 اپنی نوع میں لا جواب ہو مسائل فقہیہ کی ماوریت ہو علی صاحبہا انت الف حلقہ و سلام کے ساتھ عہد
 تعلیق دی ہو اور ہر برس اسے کا فائدہ کتاب و سنت سے غولی کے ساتھ بیان فرمایا ہو اور بڑی خوبی اس کتاب
 کی یہ ہو کہ باوجود اس امر کے کہ ذرا ناہمنا مناظرات باہمی تصب و تصد سے کم خالی ہو ۲۰ ہیں۔ فریقین کی
 تقریرات میں انفراد تقریر تک توثیق پہنچ جاتی ہو مگر مولف کتاب موصوف عالم فیہ بحث فقیر ہونا
 مولوی محمد منصور علی خان صاحبہ جعل اللہ سعیدہ مشکوڑ لکھا ذال ہو کا سہ مظہر او منصور
 کا کمال انصاف ہو اور غایت تہذیب کہ باہمہ گستاخی و شوشی کلام مخالفت کہ جسکی تحریر تصب و مناوہ
 والا مال ہو اور نہ نشہ تصب اس شخص نے سلف صاحبین و ائمہ مجتہدین کے حق میں زبان ادا کر کے
 اپنے کو مورد نعت بنایا ہو۔ لیکن مولوی صاحب موصوف نے انصاف کو ہاتھ سے نہیں دیا اور حکم ارشاد

وایت بنیاد قرآن و آیات الغیوم من فاسک کرامت کے محل کیا اور پھر جو کچھ سنیقہ
مشاکات کے محلی کے حق میں کھینچ کر لکھ سائی وہاں و قلم کو روکا باجمہ یہ کتاب از جہ منتہات ہو و اصل



بقیات اصحابات۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کتاب کو جزا بخیر اور برادران
اسلام کو توفیق عطا فرمائے۔ کتبہ محبت لکھ خادم اللہ علیہ خیر الامین
احمد حسن الحسینی الامروہوی نعمہ اللہ و لو الہ عبیدت۔ فقط

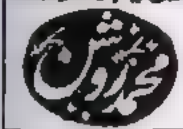


عالم و مصلیٰ۔ فی الواقع یہ کتاب از جاب ردین مستخرج
کتبہ احقر البزاز اسعد بحی غفر اللہ لہ و لو الہ عبیدت

حاصل و مصلیٰ اصحاب اللہ فی نظر حق ہذا الکتاب المستطاب جو جامعہ تذکرۃ لطالبی
سبیل ارشاد و تبصرۃ لمن یتقی الاستقامۃ والسداد قبضوی لمن یطلب الصواب طوبی لا لا
و قد یلا لمن لم یخلف لا خلیلا و احسن تا من لم یجد مت سبیل لا و تحوی اللہ عن المصنف
جزا و موفور او یجعل سعیدہ مشکور اغتہ خادم طلبۃ العلم فی الدار
الاسلامیۃ الواقعہ فی بلدہ مراد آباد الموسوم عبید الحق صدائہ الحق۔ فقط



فی الواقع کتاب فتح المبین مؤلف جناب فاضل اہل ہولانا مولوی محمد منصور علی خان صاحب دار فیرم فرم
کے رد میں ایسی تالیف ہوئی ہو کہ آج تک کوئی کتاب اس بارے میں ایسی غریب سے دیکھنے میں نہیں آئی
افراط و تفریط سے خالی ہو بلکہ راضیات سے انال ہو قدہ بات اس کتاب میں ہے کہ مؤلف نام فرم فرم سے
تعلیق کو بھی ہاتھ سے نہیں دیا اور محمد بن کی بھی کمال طرف داری کی ہو یہ بات اور کتاب میں کیب بلکہ ناواب ہو
کیونکہ مؤلف مصنف ملام کا حق پسندی طریقہ پر اللہ انہ الحق صا و لہ زنا اتباعہ
و لہ الباطل باطل الکتبہ احقر الامین محمد روشن نعمہ اللہ عنہ فقط



بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یقول البصیر الضعیف لطف اللہ فی طاعت اللہ اللہ العالی
بل لاجل الامی جو جامعہ محتویاً علی تحقیقات بیقہ و تقریرات رشیدہ و مشتمل علی ما ہو کا

لذبح اوہام الازغیان و شاف لاشیات ما ہو الحق المبین جزی اللہ مصنفہ
خیر الجزاء و حصل مالہ بخرمہ



عبارات مستندہ مشتملہ موافقہ و سقوط علمای اعلام و فضلالی کرام شہر راسپور
مضامین فتح المبین کے اکثر جگہ سے دیکھنے کے مطابق حق اعلیٰ سنت و الجماعہ کے اسکو صحیح پایا
فی الواقع مصنف کتاب نے کمال کوشش جوابات عمدہ افلاطون و شبہات نظر المبین کے لائق
قبول از باب دیانت اور عقول کے حق و رے بعد کے ضم فرمایا اور معاذ فی کو گناہش انظر
و حکم ہے با باقی نہ رہی جزا اللہ تعالیٰ عنا وعن جمیع
المسلمین خیر الجزاء۔ فقط۔ العبد الراقتہ




حاصل و مصلیٰ و مصلیٰ و مصلیٰ
کتاب فتح المبین کے اکثر مقامات دیکھے تحقیق اسکی
قرین حق کوئی راضیات ہو۔ اور مضامین اسکا اور
از امتحان ہو۔ فقہ العبد الملذذ نبی لا و اہ
محمد الحنفی عنہ عن ابن مولانا الحاج
مفتی محمد اسعد اللہ غفر اللہ لہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ اللہ خالق کائنات و مدی و آخر لہ بیتا عن
القرآن و الہدی و جعل مساجدہم فی اخذنا صیتہم المیشق فی حق من یشاہد علیہ و یشہ
فی عطیہ المقوم الذکا و النقاہ فی المین و الملق و یشہ صلیہ و لیسر لیسر فیض من یشاہ
ان ہو و و قد لہ فی الدنیا و غیرہ فی الاخری فیجعل حدہ ضیقاً حرجاً کافراً یعتقد فی
التماد و لیسر لیسر و کساوہ و السلام علی خیر البریہ و الواری افضل من اولی المہر و ہر
و علم ہر مند و الہ القوی من باطل و حق و طاع اللہ و نجا و من عصاء فقد تاه و کفر و ضل و کفر
والہ و اصحابہ الالین ہم معوس براع الزفر و العلاء و آقا و ظلام لا حوی و فجوم الدجی

وعل من تبهم بأحسان المدي من المجتهدين وإيماء الدين الذين لهم الدرجات العلى
 أن الله عز وجل من لدنه ذكرى لا سيما الأدعية الذين فاح من أنوار رياضهم القدس لغيات
 الأئمة أيضا قطعهم شام العالم وروحهم وشذى وظهور أنوار مقباس حقائقهم وتجل
 قصاصهم فضائلهم الخالق إلى المتقين أبزر وأكثوزاله قاتن الأسس فلاحهم العالمين واسفون
 آمن بهم ريان قلادهم بأعيانهم فقاموا سلك بالعروة الوثقى ومن اظلموا وظن فاعرض
 عنهم وإلى قلادهم بأفع نفسه على نار من اتبع هواه بهاسي وتحمق في الأخيرين أعمالا
 للذين حلل عيسر في الحيوقة الدنيا وهم يحسبون أنهم يحسنون صنعا وببعد فان عادة
 الله قد جرت وسنة الله قد مضت في حفظ دينه وشرع إيمينه في كل زمان ومكان من
 بدو طالع وكانه إلى الآن ان بيعت الحق على عقب البطل الزابق ليقذف الحق على الباطل وقد
 فإذا هو ناهق كما قال العلامة ابن حابدين على قول الدروا لا يحملوا الوجود عن يمين هذا
 حقيقة لا طائفة من هذا العارواة البخاري من قوله صل الله عليه وسلم لا تزال طائفة
 من امتي ظاهرين على الحق وذلك لانه سبحانه وتعالى يحافظ لما أوصى إلى عبده ما أوصى وهو
 مبين نور ولو كره الكافرون كرها فما إذا واحد من ضمن ان يطق نور لا وقد أفله الله واخرى
 وما نهض فرد من أن يريد ان يلبس الحق بالباطل لا ونكسه الله واخرى فكانها كلمة سبقت
 من ربنا الذي له الاسماء الحسنى على تصديق القول الدائر والمثل السائر لكل فرعون موسى
 فلما أبغث هذا الحيد النبيل والبحر الويل المحرر قصبات السبق على إقراره واشباهه في كل
 فن يحوي الحسود البالغ من كل علم اقصى للذي أعق المولوى منصور على خان المراد آبادى
 صاحب هذا الكتاب المتيقن المسمى بالفتح المبين لا زغام قدوة المضلين ونبذة للفسدين
 من الفرقة الجهمية المغتنة الحاخنة الشائعة الذائعة في زماننا شيوخ الشيعي في دجوع
 الدوى وقد رأينا كتابه هذا وخطابه الأبهى مع ذلك الكفل لا عزل الغم الغم الماتق
 الخليل لا شمس قوجله ناه قداني في مباحثه بيان شاف وبهان كافي وتبيان اوفى
 قلله درة حيث سلك مسلك لاقتصاد في اعادة الاذى عن طريق الحق وسبيل السوى
 فس صدق به وارضى وسلمه وقصدى فقلاذ عن الحق المتلقى والعقدى ونقاص

عن شوبه للظن اتقى وصديق بالحسنى قلما من يستكبر واستغنى لوبر وتولى وسعى في خلافه
 وتلقى فقد اعتدى وطغى وقد أدى غش وكذب يكسفى بيعت يوم الرضى في طائفة ودعم
 الله وقيل ليحشر فزرة من كان في هذه اعمى فهو في الآخرة
 اعمى فقنا الله سبحانه وتعالى ترسانا ترسانا لما ينال به
 القرني من امتثال ما امرنا والا جتنا بجمع الحق في صل الله
 على سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه اجمعين ابدا ابدا



<p>حاله او مصلحته اصحاب من اجاب فجزاه الله خير الجزاء عفو عن سائر النظره </p>	<p>باسم بجانته ان هذا الجواب حق صحيح صريح والجيب نجيب فقط </p>	<p>باسم بجانته ان هذا الجواب حق صحيح صريح والجيب نجيب فقط </p>
---	--	---

تقارير مستنده وعبارات مصدقة علمي مشايير فضلاي نحرير شهر دهمي
 الحمد لله رب العالمين والصلاة على سيد المرسلين وعلى الله المجتبيين واسماحه بالتقنين واتباعه
 المستعبرين وانصاره المجتهدين اصحابا بعدا يقول الصادق السف الحنفى محمد بن شاذان لوصله
 الله سبحانه وتعالى انه الى رضاه لما كان نظام الانام باحكام الاحكام وكان باحكام الاشياء
 بالعلم لا بالعلم لان العلماء ورثة الانبياء كاف ما يشهد بها احمد والترمذي ابو داود وابن ماجه
 والدارمي وكان حكم الانبياء والمرسلين ان من رأى نكرو منكرا فليغيره بيده فان لم يستطع فليذكره
 وان لم يستطع فليقلبه وذلك اضعفت الايمان رواه مسلم وغيره من الحديثين كان حكم الزمان

ان الزمان السابق خلد من اللاحق بحکم حدیث خیر امتی قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین
 یلونهم الحدیث متفق علیہ حق صادر عن جرحه هكذا اكل يوم، بقرین بحکم حدیث قال علی الصلوة
 والسلام لا یأتی علیکم الزمان الا الذی بعدہ ثم منہ حتی تلقوا ربکم ثم اء الخلدی وکان اخر
 الزمان ثم لا یشد الا شد حرج طلاب الدین بالین والدجاجة الذکاب فیخرجون فی صور المشایخ
 والعلماء مسائل فاسدة وعقائد باطلة کما فی مجمع البحار فی بحث الدال بحکم حدیث
 فانه قال علی السلام یخرج فی اخر الزمان رجال یختلفون الدین بالین یلبسون الخناس
 جلود الخنا من اللین السنہ واصل من الشکر وقلوبهم قلوب الذی یرواه الترمذی وقال
 علی السلام یكون فی اخر الزمان دجالون کذابون یا تونکرم کلا حدیث بالروایة انتم
 ولا اباء وکم فایا کم وایا هم لا یصلونکم ولا یفتنونکم ورواه مسلم وکان حال المسئلة وعادة الجملة
 اغتر بها الامور المحدثه واصل علی قول الا قول المبالغة عند العلماء العظام والفضلاء الکرام
 كما صرح به مسلم صاحب العظیم حيث قال فی صلبه لا تخوفن من حوا قبل المشرق ورواه اختاروا
 الجملة لحدیث الامور واصلهم الا اعتقاد خط الخلفین کلا قول المسئلة عند العلماء رأینا
 الکشف من فساد قوله ورجع مقالته بقدر ما یلیق بها من الرد لحدی حل الزمان واحد للعاقبة
 ان شاء الله تعالى اتفق تمام العلماء کلا عالما والفضلاء العظام قدیمو حدیثا مشهور منصر
 الذین والشرح المتین بالفتح والمخرج والرد بالجد علی المبدع والاحوال والعلل الاربعة والافعال
 بالذلائل الواضحة والبراهین الساطعة من الادلة الاربعة الکتاب والسنة
 والاجماع والقیاس کلا یمة الاربعة فلم یزالوا یحکموا وکذا ما حق فام جامع للعقول
 وللنقول حاوی الفروع والاصول سلك سلك التقدم مین حالک لیسر المبتدیین
 المولوی محمد بن عبود علی خان المراد لابی ادا مہ الله ذوالمن والایادی نحن فکنا الکشف
 مکاتذ غیر المقلدین فمما بالفتح المبین فی کشف مکاتذ غیر المقلدین فکذا لایته فی
 المواضع الثفرقة والمفکات المنتشرة فوجاهته کتابا مستطابا



جعل الله تعالى من صفته ومعينه معيانتك واولوا موافقك واخر
 دعواتنا ان الحمد لله رب العالمين والصلوة على سيد المرسلين



المجلد الولیه والصلوة علی نبیه اما بعد میں نے اس کتاب فتح المبین وروایہ میں کو دیکھا ہے اس
 کتاب پر اور عربی جواب باصواب ہو کیوں نہ ہو کہ ہم بعرف الرجال بالاقوال اور انہوں نے خود ہی
 کی استفادہ وایات کو ہزار آفرین ہا کہ ہر کوفت ظفر میں پیشوا ہی غیر مقلدین یعنی محی الدین کتب فروش
 وکدہ ہری چند جہاٹ (جو چند روز سے مشرف باسلام ہوا تھا اور جسکو سوائے اردو کتابن نہ کھینے کا اور کچھ
 ریات نہیں نہ مذہب مخفی سے ہر نہ انکے دلائل سے واقف اور پھر احادیث میں باپی عادت قیام نہ کرتی
 و فابادی و حیلہ سازی بلکہ محض بے ایمانی سے اعتراض جاتے کو آغوشی) قابل جواب دلائل خطاب دھما گونگم
 سے جو باسفلہ گوی بہرہ و خوشی + خزون گردش کبر و گردن کشی + مصنف موصوفت نے اس
 کتاب میں ناکی خوب ہی خبر لی اور ظفر میں کے خرافات کی بخوبی تردید کر دی ورنہ اگر ایسا کتاب باصواب
 نہ پاتے تو یہ جاہل لوگ اترتے اور گلی کو چرن میں بغلیں بجاتے احمد ائمہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کراچی
 محمد اسدین مبارک دیکھ سیکے یہی ہیں جن میں خیر ائمہ حدیث مع فروا میں اور جبکہ دوزخ و کفر قبول
 پر انکے مساصر رشک میں تائین) یہ فرقہ (کہ جس نے تیرہویں صدی میں سینک نکالے اور جکا طر قمر
 ٹیوں کی آڑ میں شکار کھیلنا ہو یعنی علی بالحدیث کے پیروا میں آذادان خواہش نفسانی کو کام میں لانا
 کبھی پانچون نازون کو ہا مزار ایک ہی وقت میں پڑھ لینا کبھی در صورت جلع بلا انزال بغیر غسل اور اگر نا
 مال تجارت میں ذکرہ دنیا چاندنی کے زیورات کو مرد کے دست بٹانا غلط فہم تانہ کہ ہر جگہ کے ہا کر نا
 تم ہیوت کا انکار کرنا حضرت عمر کو برعتی کہنا حضرت علی وعباس و فاطمہ زہرا و ابو بکر صدیق کو مصداق
 سبب الشوم فسوق و فحشاء کہنا کا بتانا قبادت تمام شب کو بدعت سیدہ فاطمہ زہرا و ابو بکر صدیق کو مصداق
 و صاحب عظام کو شب بھر با آگ میں جھونک دینے کے برتاؤ آگ میں جھونک دینا اسلام کیون نہ کرنا یا نبی علیہ السلام کی

کتابخانه مجلس شورای اسلامی
 کتابخانه مسجد اعظم
 کتابخانه مسجد نبوی
 کتابخانه مسجد اقصی
 کتابخانه مسجد نبوی
 کتابخانه مسجد اقصی
 کتابخانه مسجد نبوی
 کتابخانه مسجد اقصی

معصیت کا منکر ہونا وغیرہ کلام من القباہ الخ لا یحسن ذکرہا فی ہذا المقام) برا کے اور ایسے کلام اور انکے اتہام کو (کہ جنہوں نے کمال محنت و حق دہیزی سے قرآن و احادیث احوال صحابہ کو درست کیا تا سح مفسر مطلق عقیدہ کو متوجہ فرمایا تاکہ ہر اوس لوگ قرآن و احادیث کو اپنی خوش نفس کے تابع کر کے دین میں فتور نہ پھانیں آنادی کے لئے نہ اڑائیں) مشرک و تاملک احادیث و قرآن قرار دین اور اپنی اس ہمارے اکادی و نقص الدخل کو حل یا کھیرٹ بنائیں چہ خوب سے از من خانہ تا طیب بام اذان من + و دستغف خانہ تا بر اثر اذان قرآن کیونکہ جو غیر صادق نبی علیہ السلام نہیں گزیدہ کی ایک مدت پیشتر خدای تعالیٰ عن انس بن مالک و ابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سیکون فی امتی اختلاف و فترۃ قوم یحسبون القلیل ویستیون الغعلل یقرؤن القرآن لکنہم علی حدیث و علی کتاب اللہ و لیسوا منی شیء رواہ ابوداؤد بنی نہیں سے روایت ہو کر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امت میں اختلاف پڑے گا ایک قوم ہوگی کہ انکی باتیں اچھی اور کام بڑے ہونگے قرآن پڑھیں گے لیکن انکے طعن کے نیچے نہ اور کیا بیان تک فرمایا کہ قرآن کی طرف بلائیے اور کسی بات میں میرے نہ ہونگے۔ خراب میں ختم کلام کرتا ہوں اور اس بحث کو تمام کرتا ہوں۔ حضرت ابو محمد عبد الحق المداہوی۔ مدرس مدرسہ مسجد چھوڑی دہلی



بسم اللہ الرحمن الرحیم	
خدا کی حمد محمد ایسے سے ہو کر یا	محمد بن نعت کیا میری زبیر تبا
<p>احصا کوعمل یہ خاکسار اہل مدرس محمد عبد الرب حق قادری دہلوی ثم السار نفوذی بھائی مسلمانوں کو بعد سلام مسنون الاسلام کے آگاہ کرتا ہوں کہ یہ فقہ لاندہ بیوں نے جو چند سال سے اٹھایا یہ یہ ہرنگ اس فقہ کا ہے کہ جس میں حضرت عثمان شہید ہوئے اور قتال ہائے جہنم میں گئے اس فقہ کا سردار و سرکار و سرکار و سرکار ابن سبا یہودی تھا کہ وہ خاص اسی فقہ کے واسطے مع قوم یہود کے مسلمان ہوا تھا جس اس فقہ کے سردار</p>	

الانسان و ام صا جزا دے لاکر کوئی مل کے مت اپنی قوم کے خاص مسوا سے مسلمان ہوئے کا سلام مسلمانوں میں فتنہ ڈالیں عبد اللہ بن سبا نے بھی محبت اہل بیت کی لوٹ رکھ کر مسلمانوں کو حضرت عثمان سے باغی کیا اور سب کو یہی پٹی پڑھا لی کہ قتال اور اہل خلافت کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ذکا حضرت عثمان ان لا صاحب نے بھی علی باہریت کے پردے میں فقہ اور فقہاء سے مسلمانوں کو بظن کر کے کتنا شروع کیا کہ صحیح بخاری کتاب رسول اللہ چھوڑ کر ہدایہ شیعہ و قایہ پر کیوں عمل کرنے ہو جیسے اس وقت کے جاہل مسلمان اطراف و جانب کے اس یہودی کے دھوکے میں آ گئے اور یہ نہ جاننا کہ حضرت عثمان کی خلافت انصار اور مدبرین کے مشورے سے ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی خود اپنے سے بیت کر لی پھر ہم کیوں اس یہودی کے بھانے میں آ گئے ایسے ہی اس وقت کے کم فہم مسلمانوں نے یہ جاننا کہ فقہ اور فقہاء آج کل کے تو نہیں زمانہ پھر سے فقہ اور فقہاء میں چلے آئے ہیں بلکہ زمانہ حضرت مسلم میں جو صابر صاحب فقہیت تھے وہ داخل شیعہ بنیں ہو کر تھے پھر جبریل علم حکم و شہادہ و فقہ فی کلام کے انھیں سے شہادہ لینے تھے اور دین کی کتابوں میں اگر لفظ کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ جنگ جدار اور جنگ احزاب اور جنگ خین اور فتح مکہ میں جبریل علم شہادہ تھا صحابہ سے لینے تھے یا غیر فقہاء صحابہ سے جو بیات کے لوگ مسلمان تھے جیسے اس یہودی اور اسکی قوم نے حضرت عثمان کے فضائل جو دربار نبوت سے مولا ہوئے تھے فراموش کر کے کان لگائیں کر دیتے تھے ویسے ہی اس ہند قوم نو مسلم نے منی فقہ کے اور فضائل فقہاء کے جو آیات و احادیث سے ثابت ہے سب کو بھلا کر بھلا دیے کہ قتال اللہ تعالیٰ فاعلموا لا حول ولا قوۃ الا باللہ و ان یفقهون حدیث قتال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیہ و واحد شد علی الشیطان من اللہ عابد اور جیسے اس یہودی نے بعض اچھے اچھے لوگ مسلمانوں میں سے مکر فریب کر کے اپنے ساتھ کر لے تھے وہ یہاں ہی اس قوم منور نے بعض حکام اسلام کو جو جنگی خلقت و فاضلین سے ہو اور حقیقت وہ قتال مال و جاہ کے ہیں اپنے دشمن پر لگنا اور جیسے اس قوم یہود نو مسلم نے ایک دم سے مسلمانوں کو حقائق کلامیہ یہودیہ تعلیم نہ کیے بلکہ فتنہ رشتہ اس سرشتے کو جاری کیا۔ اور بعض انکے اس کام پر مسلط ہو سکے محبت اہل بیت کی فرض ہو حضرت عثمان کو قتل کرنا اور خلیفہ ہر سورہ انیسے خود میں آیا یا بعض کو اس کام پر مامور کیا کہ حضرت عثمان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قتل کر دیا انھوں نے شام میں جا کر حضرت معاویہ کو طالب قصابین خون خلیفہ برحق کا بنایا اور حضرت شاہ بیت کا ناک میں دم کر دیا یا بعض اس کام پر مامور ہوئے کہ خلیفہ مسلمانوں کے تباہ اور خواب کریں کسی نے یہ نہیں

جاری کیا کہ حضرت شاہ ولایت کو نبوت ہوئی تھی جبریل سے دی گئی تھی میں خطا ہوئی تبس یہ تعلیم شریع کی
 کہ حضرت شاہ ولایت خود ذات خدائے تعالیٰ نے تعین فرمایا تھا کہ انا اللہ وانا الیہ مرجعہ
 ایسا ہی اس قوم ہندو نے مسلم نے عقائد ہندو کی کفریہ ایک نام سے مسلمانوں کو تعلیم نہ کیے بلکہ اول مسلمانوں کے
 دلوں سے شان و وقار دین اسلام اٹھائی شریع کی تعین پاس پر گزاردہ جس کے انھوں نے مسلمانوں کے دل میں
 شان و قیامت کے جہالت کا کل بھروسہ پر وہ وقت تھا کہ وہ اعلیٰ درجہ کے صحابہ و تابعین علیہ السلام
 بیان نہ کر سکتے تھے اور بعض پیش رو کی کثرت فائدہ دتی ہو اور شرق سے غرب تک تمام مسلمانوں کی سمجھ بوجھ
 اہل اسلام کے دلوں سے اٹھادی کہ انھوں نے اسکو بڑھت مری جانکر آسانی نفس کے واسطے ترک کیا اور کیا
 رض کا بین کیا تبس نے یہ دھنگ اختیار کیا کہ علم صرف تو فقہ فقہاء تعالیٰ بوقت تفسیر سب موقوف
 کر اگر حفظ ترجمہ قرآن مجید کا لڑکوں اور بزرگوں کو حفظ پڑھانا شروع کیا تو یہ لوگوں کے قلب میں ڈالا
 کہ تحصیل علوم کرنے سے کچھ فائدہ دین کا نہیں دیکھتا تمام لوگ علم پڑھکر تباہ ہو گئے ہر کوئی فقط قرآن شریف
 کے سنانی بتاتے ہیں کہ اس سے قیامت میں پوچھو اور مضمون فقہیہ کی تیراؤ فیضیہ یہ کشتی تیرا
 کو قطعاً فراموش کیا تبس نے انہیں سے ایسا امر خطیر اختیار کیا کہ اولو العزم ملائی امت کی خدمت (جیسے)
 ابوبکر اور انس کے انھوں نے جدوجہد تحقیق حدیث میں اپنے جان و مال کو سب قربان کیا اور
 انکی کارگزاریاں جناب باری عزوجل میں مشکور ہوئیں اور وہ مقبول کا فرائض اہل اسلام ہوئے
 اس سے جسے کرنی اور کھنی شریع کی کہ انھوں نے اپنے قیاس سے مخالفت کی حدیث رسول اللہ کی اور فقہ کی
 کتاب میں خلاف سنت کے گھین چنانچہ ان دلوں ایک کتاب مسمی بہ فقہ البین لارہر بھید بن دیو انھیں
 کھتری نے کسی عالم ناماقت اندیش سے لکھوا کر اپنے نام سے چھاپی آئیں لکھا ہو کہ امام اعظم نے سو سال
 حدیث صحیح کے خلاف لکھے اور یہ بتا کر کہ ان میں اور کہ ان تصنیف میری اور کہ ان وہ ذات عالی صفات
 امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی کہ انکی تقلید بارہ سو برس سے ہر زمانے کے لکھوں علماء اور کدر و رونم
 داویا و ابدال نے اختیار کی ہر جہتی کہ اس جماعت نو مسلم کے پیشواؤں نے بھی انکی تقلید اپنی بڑی عزت
 سمجھکر قبول کی ہو لیکن ملا صاحب غلام صاحب کی جناب پاک میں بڑی گستاخی کی اور یہ نہ غور کیا
 کہ ہم جیکے نام ایسا ہیں انکا تو امام صاحب کے ساتھ یہ عقیدہ ہو اور مقلدین وہ امام کے کیونکر انکی
 شان میں گستاخی کریں چنانچہ کہ صاحب المعیار نے قال لا تمناؤسیہ ناکا الامام لا تخطروا بحقیقۃ

اور صاحب خدمات الشیخ نے امام صاحب کی بہت تعریف لکھی ہو آئیں جو بال سنی کتاب فقہ البین
 لکھا ہو کہ امام صاحب کے چنانچہ پرچاس ہزار مسلمانوں نے غار پڑھی اور چار سو تینتالیس فقہای محدثین
 مقلدین کے حاسن اور متائب کسی کتاب میں انھوں نے لکھے ہیں اور انھوں نے اپنی کتاب تصدیق
 تمام اولیائی مقلدین کے ساتھ خود ملکہ کسی حدیث کے ساتھ ذکر کیے ہیں کہ یہ قیم فوسل اگر انکو دیکھکر ایمان
 لائے تو اپنی خطا غلطی بھول جائے تو کوئی سید بزرگ حسین کو میں نے سوال لکھ کر دیا تھا کہ آپ مقلد ہیں نہیں
 اور مقلد ہیں تو امام صاحب کی کسی اور کے انھوں نے جواب اسکا اپنی ہر سے فرمایا کہ مجھے یاد کہ ان
 میں فروعات جزیرہ میں امام صاحب ہی کا مقلد ہوں وہ میرے پاس موجود ہو اور صاحب نے یہ سوکا
 کیا دیا کہ امام صاحب کے سو سالے مخالفت حدیث صحیح کے ہیں اگر اس مضمون کو لکھا تھا تو اپنے مقلدوں
 کی ہر میں اس کتاب پر کر الینی تھیں کہ انکا بھی مانی البین معلوم ہو جانا اور عقیدہ ولی خود دین کا نا آب
 معلوم ہو کہ امام صاحب ہی ملکہ امام صاحب کے فضل و کمال کے ہیں قیاس کا کچھ مضامین نہیں
 نہیں ہو مقلد انکا اگر حاسد تو کیا غم ہو

اور امام صاحب ایسے خوشی میں آئے کہ سو فخر ملای امت پر صد واجب لکھے یہ بتا کر غایت الہی
 سے انکا انکے مذہب کا از شرق تا غرب اسی دھوم دھام سے آج تک بچ رہا ہو جیسا کہ شریع میں تھا تاہم
 یہ کہ بیان حقیقی مذہب کے علاوہ ہی دل میں دیکھو کہ کسی انکی ذراعت زمین و مادی کی خاک اڑاتے ہیں ان
 انکے باغ و بار کی رونق مٹاتے ہیں اس خطر البین کی کیسی ہر خطہ البین بناتے ہیں اقتصاد انکی کیا کچھ
 کہ جانا آجنگ جواب اسکا نصیب نہیں ہوا اور جو کتب و رسائل مقلدین کی ہر چار طرف سے ڈال رہی
 ہو رہی ہے اس فتنے کی سخت جان ہو کہ نہیں بکلی اگر کچھ بھی فتنے کو کام فرماتے تو مرنے نہ دیکھتا تھا اس
 خطر البین کے جواب جو چند و چند ہوئے ملاحظہ میں گذرے ہی ہو گئے آپ فرج البین انکو کچھ بھی لکھی ہو
 قبول کیجئے خدا کے واسطے انھیں کو باقہ سے دنیا اپنے ہر دھوکے کا جواب صاف دانا لینا اور چرچہ
 شواہد سے کڑوا متناہد پاس کتاب میں ہو دلائل حجتین بر جہنم و قیامہ لان متناہد سے ہر قسم نہ ہٹا سکتے

جائے اگر تو کام نہ کچھ نہ کچھ تو ہو	جاسکتا کوئی اس بت خود کام تک نہیں
گرچہ دھام نہ کچھ نہ کچھ تو ہو	دو چار گایاں ہی ہیں خط میں کھ کے بچ

چنانچہ میں نے چل حدیث کو صحاح ستہ سے نقل کر کے بڑی اسید فقہ اس فرقہ کا بار کدور سال

کیا تھا کہ کسی کو کچھ نہ بولا کہ نہ بخت نہ گرفت مولوی محمد سعید صاحب وہ گالیان مجھے لکھن کے دیکھنے سے بے اختیار مجھے ہنسی آگئی اور انکی تحریر سے قطعاً معلوم ہو گیا کہ بشیر کا کلمہ کلام کا نامیوس ہو کر غریب پر چلا نا خوب ہو ایسا ہی جواب اس کتاب کا ہو گا خیر اب وہ کچھ ہی لکھیں صفت صاحب عیسیٰ مرانا منصوبہ نے تو ایسے وقت میں یہ کتاب اس فرقہ ناصواب کے جواب میں لکھی کہ دور زمانے کا آخری اہل مجلس اٹھے جاتے ہیں جلسہ ہم پر ہم ہو چلا شیخ اسلام سنبھال لے رہی جو باد مخالف کے جھونکے میں بدل رہے ہیں ہمیں بھی جانتا تھا کہ اتفاق سے اعدائے کلمت کلمت تھے اور کسی کو کچھ نہ بتائی تھی جو سامنے آئے تھے اپنا سامان لیکر بھاتے تھے اس فرقہ ناما قبت اندیش نے وہ فرقہ امت میں ڈالا کہ اپنے پیچھے نہ ہو گئے دوست دشمن بگٹے بھائی کو بھائی فرکی نگاہوں سے دیکھنے لگا عبادت و قربت سب موقوف ہو گئی حیات و نصرت بھی کر گئی جس کا باز گرام ہو اگر ایک کو ایک دیکھ کر نہیں سکتا واللہ عظیمہ کو فرماؤ کہ کوئی انکار نہ کرے انقرض یہ ایسی کتاب ہو کہ واسطے دفع تاریکی جہالت کے ایک روشن آفتاب ہو

کتابے ذکر خشتہ ذکائے	کہ دورہ از وی پر ضیائے	ز فلاح چنان عرض من ابن مت
وہ فتح الیمین را ہم بقائے	معصن را در ہر روزی فزولان	از راحت رفیع در بیان ہم فضاے
خدا منصور را در مثل نامش	برا عدایش بود نازل بلائے	
بقلب مست کر تقلید لعنان	ز تاثیر کلاش باد بلائے	
بن احمد و اصحاب و آتش	بود مقبول یارب ابن دلائے	

محمد مولانا ناصر حسن صاحب دیوبند
درس مدرسہ سنہری مسجد
حال نزہت شہر دہلی

تقاریر متبیینہ دستخط و مواہبیر علمائے مشاہیر مقام جمعی بہیت
الحمد لله الذی جعلنا من امتہ حبیبہ محمد صاحب القرآن صلے اللہ علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ وسلم
الہ صانع القلوب و وفقتنا لتقلید الامام الاعظم التابعی بن حنیفۃ العثمان علی الرحمۃ والرضوان
بعدا کے واضح ہو کہ اس زمانے میں کس قدر ضعف اسلام ہو کر نہیاری ہوئے تمام جو انصار و اتقان کی کہیں
صورت نظر نہیں آتی جو تہہ و کیے اختلاف و فساد کی زبانی ہوتی جاتی ہو علم عمل نایاب ہر جہالت کا ہر طرف

فتح باب ہر حق و معن کا بازار گرم ہو نہ کسی کو خدا کا خوف نہ رسول سے شرم عجب دور ہو طرفہ طور پر
زمانہ خیر القرون ثلاثہ یعنی صحابہ و تابعین و تبع تابعین کا گذر گیا بلکہ اس کے بعد بھی ہزار برس سے زیادہ
گذر گئے اور اس درمیان میں لاکھوں علما مشہورین اور اولیای کالمین پیدا ہوئے اور سچوں نے
اتفاق کیا کہ دین حق ان چاروں مذاہب میں بصرہ ہو چنانچہ کوئی حنفی کوئی شافعی کوئی مالکی کوئی حنبلی کوئی
اسی طرح ہر ایک ان چاروں مذاہب کا چلا آیا اور ہر ایک نے اسی اتباع اور تقلید میں مرتبہ قدرت و وقار
کو پایا لیکن اس تیرہویں صدی میں کہ اشرف القرون ہو چند سال سے فرقہ وادیہ تجدد نے ایک نیا پھول
طریقہ نکالا کہ وہ کسی مذہب کو نہیں مانتے ہیں بلکہ اپنے زعم فاسد میں اسکو جہت اور ضلالت مانتے ہیں
حضرات ایشار بعد اور انکے مقلدین کو مشرک اور بدعتی ٹھہرتے ہیں اور انکے مسائل کو مخالف قرآن و حدیث
کے بتاتے ہیں انکے کذب و افتراء سے شریعت میں فساد کے زرخیز پڑ گئے اور لوگوں کے دلوں میں عقائد
فاسدہ انکے گرد گئے جسے نہ زمانہ قیامت کا قریب آیا انھیں کذابوں اور مفترون کے حق میں مجرم قرار
نے بطور پیشین گوئی کے یکتوئی فی اخیر الزمان و جالوئی کذابون فرمایا چنانچہ مقتدی اس
مال کی اور شاہ اس مقال کی ایک کتاب کذب اور متبان کی کتاب مرسوم بظفر سبب نیر عداوت و
کین تصنیف محی الدین کہ در حقیقت ہیبت الدین اور فساد البقین ہو دیکھنے میں آئی جس سلطان مقلدین
خصوصاً عوام خفیہ اپنے امام عظم سے بدظن ہونے لگے اور تقلید سے ہٹ کر دھوئے گئے فقہائے سنن
پر لعن لعن کے آواز سناتے تھے جلالہ مذہبی کی طرف جھٹکے جاتے تھے شیاطین دین میں فساد ڈالنے
کا موقع پایا لہذا بیوں نے مقلدین کو بکا یا بیان کیا خوب مضمون برجستہ حسب حال انکے زبان قلم پر آیا ہے

سب غیر مقلدین بلا شک گمراہ	کہنے ہیں را کہ کو بر استام و گاہ
شیطان ہیں بکاتے ہیں ہر مومن کو	لا حول ولا قوۃ الا باللہ

غرض کہ جب اس فساد کو چارے مولانا نے فاضل طویل مقامہ نمیل قیسہ اجل حضرت بے بدل
تو کوئی محدث ضرور علی خان صاحب مراد آبادی دام بالنعیم والا یاد می لے ملاحظہ فرمایا و سید لک
منظرہ میں نزہت قلم کو راٹھایا اور سیف و زبان کو جکا یا چھو کوئی حق تعالیٰ سے سانس نہ آیا ہر فساد نے
خالط کی کف کان عاقبۃ المفسدین کا قیہ پایا حتیٰ کہ مولانا منصور نے تمام عالم میں فتح و نصرت
کا ڈنکا بجایا اور اس کتاب فتح البین کو رو خرافات ظفر البین میں بجا بات و ذائقہ تصنیف نظر



تقدیر لفظ مشبته مواهیر و دستخط علای مشاییر آرا و هوگی و کلمت

الحمد لله الذي ولانا هذا الحق... انما فضل الله علينا... وسبيلنا في التقرب... انما فضل الله علينا... وسبيلنا في التقرب...

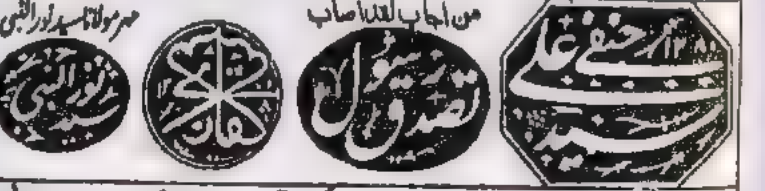
حافظ علم ادب در ذکر حضرت شاه

نتیجه تالیف این کتاب چنان گردیده که... خود مؤرب است از مقلان کتاب... نتیجه بدیه بر داشته باشد...

دوسله تا فضل فیما بین گشت... تو بوی وصل کردن آدمی... از خدا اغوا بیم توفیق ادب... بجای ادب خود را نشا و نهت بد...

همچنین تغییر درین وادی در گذشته است... با منکرین پرواز در دوستان تکلیف... اشعار نیز در این جامع بارانی خوشتر...

بطرز دیگری شده لیکن این کتاب هم... برین کتاب عمل نمایند و از مطالعه... والرجال محمد علی اکرم تعالی الله...



الحمد لله الذي ولانا هذا الحق... انما فضل الله علينا... وسبيلنا في التقرب... انما فضل الله علينا...

كما قيل لمقلدين في جواب النظر المبين في رتبة مقامات المقلدين في قوله قد حسن
 التصديقات للصنفين واجل المتألفات المتوافقين وحسنها ويا على تحقيقات
 المذهب وجامعا على تدقيقات المذهب ورواياته موافقا لما هو في الشريعة لا على السنة
 والجماعة منصوصا عليه فينبغي لنا الرجوع عند اختلاف الروايات اليه فهنا يفضلنا
 لقطع ضلالة الاستغناء كما في قوله لنفع هذه الآية لا نقيدها واثبت فلا شك ان المتوفيق اجاد
 فيما اود به سبيل التمسك والرشاد وكلما الجاد فاصاب فكان سعيه مشكورا
 فلذلك صانك الله حل الخالفين منصوصا في حق الفقه الاماميين في كل واحد يهيمون ولما
 لم يبق لهم من الجواد في قبضتهم يوتون في ايها الاماميين موتوا بغير ظلم ولا ظلموا
 غيركم فانكم مفسدون في الارض لا مصلحون لم يقولوا ما لا تعلمون فقتلوا الى
 يادكم واستغفروا من ذنوبكم فقتلوا ولا فتملكوا لان الشريعة عبارة عن هذا المذهب
 الاربعة فخصبوا فيها قد انحصرت فان هذه المذاهب قد وضعت وقواعدها قد ضبطت
 واصولها بالنصوص قد انطبقت ويفضله تعالى احكامها في كل المبادى اجرت وفروعها
 في جميع الجهات انتشرت فصار هذا المذهب في قلوب المسلمين توجت وذكرها المكنونة في صدور
 المؤمنين قد استقرت نفوس المقلدين بوضوحها انجلت ثمرات بما امارات وحصولت
 بها ما حصلت وعرفت بما عرفت فلذلك تروى بالفرقة الناجية السماوية باهل السنة
 والميلحة فيها قد اجتمعت لان الشريعة من غير هذا المذهب في الدنيا ما وجدته واطاعة
 احكام الشريعة للناس قد فرضت فانما يختص هذا المذهب الاربعة للشريعة معتبرة
 فالشريعة من الدنيا عدست لان ما سواها من المذاهب ليست كمثالها في ضبط القواعد
 والاصول وفي ربط العلة والمعلول بل كلها قد اندرست وفي بعض كتبها التي بقيت
 اقوال المعاندين فيها قد دخلت تغييرات ما تغيرت فكيف تكون هي الشريعة التي من الشارع
 شرعت فما اعتبر به احكامها المنتشرة فيها وما حسبت فلا محالة ان هذه المذاهب
 الاربعة لا يخرج احكام الشريعة قد بقيت لانها من التغيرات قد حفظت لاسان الازل
 التي قد ذكرت ولا اختلافات التي بين المذاهب فظهر في رتبة للعالمين من خالق

الثقلين خلقت فمن كان خيرا فله النجاة في هذا الزمان فمن اهل البيت والنار وتبع الشيطان
 كيف لا وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله لا يجمع بين رجل من اهل البيت وبين الله على
 الجماعة من شدة في النار وقد قال الله تعالى من يتبع غيري من المؤمنين ناوله ما اولى وفصل بيني وبينهم
 مصيرا لهم كما يحب عليا الايمان والمصدقين بكل ما جاء به الرسل وان لم تفهم حكمه فذلك ان عليا
 الايمان والمصدقين بكلام لا يمتد الا بربعة وان لم يفهم علمته بخان قلت هذا بشر ان قلت لا
 لانهم كانوا من اولي الامر اهل الذكر المرغبين للقبولين وقد اوجب الله تعالى علينا اتباعهم
 بقوله اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولي الامر منكم فان الله تعالى قد سطحت اهل الامر منكم على
 الرسول والمعطوف والمعطوف عليه في الحكم مساويا فان الشريعة في هذا الكلام قيمة ان
 الاية هي السقيمة طمأننا انهم لا تعلمون قوله فاستلوا اهل البيت ان كنتم تعلمون
 وهذا ان نرد المسائل اليهم وثقوا باستنباطهم بقوله وكورثوه في الرسل الى اولي
 الامر منهم تعلموا الذين يستنبطونه بينهم واخبرنا بان الاية من ايديهم وبنوا بقوله
 وجعلنا منهم ائمة يهتدون بامرنا فكيف لا يجعلنا ائمة بامر عليا وكلا لا يجوز لنا الطعن
 فيما جلد به الا بغير مع اختلاف شرايعهم فلذلك لا يجوز الطعن فيما استنبطت لائمة
 المجتهدين بطريق الاجتهاد ولا مستحقان مع اختلاف استنباطاتهم لا يجوز الاستدلال
 وما استنبطوا الا بالحديث ومن الحديث بالقرآن ومن القرآن امانا لم يجدوا فيها
 وفي اقصية العصاة من غير الرب الاستعانة حكما من الاحكام او ركننا من الامر كان
 فقاموا قاسوا باقتناء العلة والبرهان فصار هذا اقياسا اصلا لا يقتضي الحديث
 والقرآن اما القرآن فاعتبروا بالاولى لا بصار وغير ذلك من الايات التي القتها في كتابي
 تذكرا للمذاهب الملتزمة للاخوان واما الحديث فمن ابن عباس قال ان رجلا انبى صلى الله
 عليه وسلم فقال ان اخي قد زرت ان حج والها ماتت فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو كان عليا دين
 اكنتم قاضيه قال نعم قال فاقض دين الله وهو اسبق بالاعتناء اخو جليل الجاني عن ابن عمر
 ما رآه المؤمنون حقا فهو حجة الله حسن وغير ذلك من الاحاديث التي جمعتها في
 الكتاب ذكره بالرجوع اليها ان شئت رايها الخلل وهذه الاية الاربعة تعلم العلماء الذين

قيل في شأنهم علماء امتهم كانوا على ما قيل فاولئك هم الامناء للشارع هل شريعتهم
 من بعده فلا اعتراض عليهم فيما بينهم والخلق واستنبطوه من الشريعة لاسيما الامام الاعظم
 فلا يجوز لاحد الاعتراض عليه لكونه من اجل الائمة واقدمهم وينا للذم هبنا ربهم مستأنا
 الى الرسول صلعم ومشاهد الفعل الصحابة وكابر التابعين رضي الله عنهم اجمعين وكيف يجوز
 لاشئنا الاعتراض عليه لاجمع السلف الخلف على جلالته وعلمه وفضله وورعته زهده
 وعفته وصحته ومخافته وعبادته وكثرة ملقبته لله تعالى تخوفه منه فمن قال غير ذلك
 فهو من جملة الجاهل ابن المتصبيين منكرين حوا اية الهادي المقبولين بفهمه السقيم وفاداه
 الذي يقبله المقلدون بل يجب على كل مكلف ان يشكر الله تعالى على ايجاد مثل الامام ابو مخنف
 في الدنيا والتركيف بذلك فجهد وسعى الامام الاعظم في استنباط احكام الشريعة الغراء
 وضبط اركان الطريقة البيضاء واماطة الاذن في سبيل المعرفة للعلية الزكية المستحكمة
 به الشرع المبين واهتدى به الخلاق كلهم فان به بؤبؤة مبوبة وفضل مفضل وهداية
 مهمة ثناء ورتبة مرتبها ونقطة منقحها وعلاء تعليل وميزة تميزها وليست تيسيرها انقض
 مثله من الائمة في الدنيا فلا تجد نظيره فيها فاذا عرفت انه افضلهم فلا تنس فضل
 واعمل بقوله تعالى ولا تنسوا الفضل بينكم واذا عرفت انه احسنهم فلا تشغل عنه واصل
 بقوله تعالى واتبعوا الحسن ما انزل اليكم من امره يتكبر في قلوبهم من هذا ان من انكموا ان الامام
 المستنبط من الكتاب السنة واقصيتا الصحابة فهو كافر لانه انكر الشريعة وكل من انكر
 الشريعة فهو كافر فذكر المسائل كافر وكل من كفر من لعن او طعن في الامام الامام فهو ليس بمؤمن
 لانه طعن او لعن المؤمن الذي هو اكمل المؤمنين واجلهم واحسنهم في الدين وكل من طعن
 او لعن المؤمن فهو ليس بمؤمن فطاعن الامام او اخذوا فاحش ليس بمؤمن وكيف لا
 وقد قال رسول الله صلعم ليس المؤمن بطعان ولا لعان ولا فاحش ولا بذى كنانا
 التيسير وايضا قال لا يرمى رجل رجلا بالنسق والكفر الا ردت اليه ان لم يكن حبيبا
 كذلك - اخرج البخاري - وكذلك من سب الامام فهو فاسق لانه سب الميسم وكل من سب
 المسلم فهو فاسق فمن سب الامام فهو فاسق وكيف لا وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

سبب الإسلام فسوق وقاله كفر أخرجه المحضة كذا في التيسير وقد قال الله تعالى يا أيها
يؤمنون المؤمنون والمؤمنات بعضهم أولئك بعضا فقد احتملوا بهتانا وإثما مبينا وكذلك من مضى
الامام فهو ملعون لان ضار وموئنا وكل من ضار وموئنا فهو ملعون فمن ضار الامام
خلانك انه ملعون وكيف لا وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ضار وموئنا او كرهه
اخرجه الترمذي كذا في التيسير وقد قال الله تعالى لان الذين يحبون ان تشيع الفاحشة
في الذين آمنوا لهم عذاب عظيم في الدنيا والآخرة وكذلك من لم يؤقر الامام فهو
خارج عن اهل الاسلام لان لم يؤقر كبيرنا الامام الهمام وكل من لم يؤقر كبيرنا فهو ليس من
اهل الاسلام فمن لم يؤقر الامام فهو ليس من اهل الاسلام كيف لا وقد قال النبي صلى الله عليه وسلم
من امن بربهم صغيرا ولم يؤقر كبيرنا اخرجته الترمذي قل ذلك وقوله الامام الشافعي رحمه
نبيه قايرو في البغداد فارضا الله تعالى عن العباد وهكذا كلها في كتابي الذكرة
فما يقال له من جهة ديوان جهة المؤلف الظفر المبين في مغالطات المقلدين التي
اسلم خدما المسلمين كما اسلم عبد الله بن سبا خدما المؤمنين فاستغفرت عن نفسك
ولا تستغفرت عن غيرك فهو كفاية لك والم تركت هذلي بشاعة الامام فيه فقال تارة
ان الامام ما تلقى من احاديث الرسول الاسبقه غير حديثه وشنع عليه تشييعا فاحشاه
تقليدا للمتأخرين التعصبين المعاندين فيا عجبا سمع ذلك منك التقليد الامام المجتهد
وقال تارة ان الامام قد خلف الحديث في القرآن في مسائل فلان وفلان وعنايات البيان
واحتج عليه بالاحاديث التي وافقت لما اتهموا نفسه من العصاة واعرض عما استدل بها
الامام صاحب القلادة تفهيم المقلدين الضالحين ومن حال نقفه لاني المجتهد المصون
وقال تارة ان الامام قد خالف المسألة الغلاية حديث الصحويين ويعلم
المحقق والسفها ان الصحويين قد كانوا قبل الامام ارضا الله تعالى عن جميع المؤمنين
المقلدين فقلعه لا يدلم هو نفسه ولا مقلده ففهم الامام صاحب العصاة بالانبياء
الامام كطال العلم لا بل كاحاد الرعية من السلطان الاعظم كيف لا وقد قال الامام سفيان
الثوري اننا بمقالة ابي حنيفة كالصغير عنه البارز وايضا قال مخاطبا لابي حنيفة

انت سيد العلماء الاتقان للمسلم الشاخص تلميذ البخاري. والبخاري تلميذ الامام محمد بن حنبل
واحد تلميذ الامام الشافعي. والشافعي تلميذ الامام محمد. ومحمد تلميذ الامام احمد بن حنبل
تعالى كلهم جميعين. فاعرف من انهم ومما ذكرهم. واحفظ من انهم وما جاءتهم فلا تغفل ان ادلة
الامام ضعيفة. ولا ياد الى ما في الفاضل في تقييد المتعصبين. فتنسب مع الحسن بن ابي
الصالح وان كانت له كتب بالنسبة الى ما بعده. لكنهم لا يخرجونها بقبالة الاحاديث
التي يستدل بها الامام الهمام قبلها. لكونه اقربهم الى الرسول. فلا تفتك كلامه
الاستدلال بالقبول فلا ينبغي لاحد ان يطعن في الامام الهمام بويلات الصالح التي بعد
المائتين وثلاثة مائة دونت فلا شك ان فيها اقوال المعتادين المتعصبين والمتأففين
قد دخلت في ذلك قال ابن حجر في غيبة الفكر ان الخبر ما يكون له طرق بلا عدد معين او مع عدد
حصريا فوق المائتين او بها او بواحد ما لا دل هو المتواتر وهو المعتبر في العلم القيني بشرطه
والثاني هو المشهور والثالث العزيز وليس شرط الصحيح خلاف ذلك. دعه والرابع القوي بكماله
الاول احاد فيها المقبول والمرد. وعلقت الاستدلال على البحث عن احوال روايتها دون اهل
الخبر لا تعلم ان اسمعيل بن حنبل الذي قال للقرآن مخلوق واهلك بحكمه تلميذ الخليفة
المأمون خلفا كثيرا ورجلا غفيرا. وابو بكر بن شيبة الذي وضع في كتابه بابا للدخول الامام
ابن حنبل في اخوة عثمان بن شيبة وغيره الرواة البخاري قد كانوا متعصبين ومنكرين على
الامام الهمام فالحقيقة والصحة اقدم من الرواة الثلاثة من الامام بالتعصبية اول الزمان
والانام. قد فقه ذلك لان الالية السابقون السابقون اولئك المقربون الخ والاحاديث
خير الغون عرف. الى. ثم نحن قوم حقيق شهادته احد طهرنيته. وعينه شهادته احترجه
البخاري. وفي رواية او ميكم واصحابي. الى. ثم يقشوا الكذب. وفي رواية ثم يظهر
الكذب في غير ذلك التي في لذكرك كتبت. وفي فقه انها قد سبقت. بل على كذب الرواة
النازلين قد شهدت فابن الاحكام حل جميع روايات الصحاح وكيف يرد بها الاحاديث
التي يستدل بها الامام الصالح لصلاته ولا شك ان اعتبار الروايات باعتبار الرواة
واجب ادهم باعتبار قربهم الى الرسول صلى الله عليه وسلم مع قوة التهم ومناهم

وقضاهم وعلمهم ودرهم وذهبه وعرفهم من الله تعالى ولا شاك الله قد ثبت
ان الامام الاعظم المتابعي اقربهم سنة الى الرسول صلواته واقد هم قد وينا الذي حديث واكلامهم
ايانا. واجملهم سلفا. واعلمهم علما. وافضلهم فضلا. واورعهم ورعا. واحسنهم دينا
فانصرت في قلبك واستغفرت عن نفسك. اعرف مثله في هذه الامور المتعقبة من رواية
الصالح النازلين عن في الدرر البعيدة التي قد شهدتها بكتابها الاحاديث المذكورة فينبغي
لنا العمل بالاحاديث التي استدل بها الامام ولو غلبها المتأخرون لتقليد اكثر العلماء من
له ذلك الامام الهمام. اول روية هم التغيرات فيها البعد الزمان وقد اول الايام. ولو
لم يوجد كلها في الصحاح لما قال صاحبوها تركها الاكثر من الاحاديث الصالح. وقال
في هذا الكلام فانه ادق الدقائق. واحسن الحقائق. وقد نلت فيها قدام اكثر الخلق
فلقد نهتكم على ما فيها الاخوان. بنصرة الله المستعان فان خضعتهم وقد برتوا بها الخلا
فتجدوا كلها في كتب اهل الكشف والعرفان. والله اعلم بالصواب والصواب الى الجمع
والمأب. هذا ما كتبه المحقق الفقير الفقير الى ربه الكبير
خادم الفقهاء محمد عبد القادر غفر له والحمد لله رب العالمين المدي
الاول لادبته المحسنة في بلد الجبل صانها عن الاوقات هو العمل



باسم جلالته. فمأبته كان المنصور على من له ليل والبرهان الجبل. كان الجواب في القلدين
الذين راى به غير متين. وينبغي ان يقال انه ذو الفقار على قطع براهين البتائية. وسأج
لا تلهو الراية. وجل الله المنصور على نفسه. فيبقى القول
القائلين. لكل من اسمه نصيب. وهذا شيء ليس بصحيح
الرافع كلامه لان العباس بن العباس الذي له يدوم من شمس محسنة على



فهم واستعينه - اجمع سادات الفقهاء وفحول العلماء من اهل السنة والجماعة على صحة
 التقليد ووجوبه احتياطاً للصدور بالفساد في الايمان الاسلامي وتالياً لقلوب المسلمين
 في الامور الشرعية فلا شك ان القول ببطالته قول يحرب بناء اصول الاسلامية +
 ويفرق بين صلحاء الامة المصطفوية وقد اجاد صنعت هذا الكتاب في دعوات اصناف
 المبطلين الساعين في رضاء فساد الدنيا والدين والارباب بالظهور والباطل اخطأ
 العالم كاشم في ضلالتهم ولا قدر اجمع سادات الائمة الموحدين في زمانهم
 من المسلمين خير الخلق في الدنيا والاخرة ائمة غيبة مكية الاسلام بآياتهم



الله المحيى بالفناء المبيت قد اجاد في جواب غير المقلدين للفسدين في الدنيا لهم ولادين -
 وبمثل لقوم قد ظهروا في زماننا وهم يشتمون ائمة دينك ويقولون ان الائمة المجتهدين
 قدامه وابعاد اسلام والدين بالايام الباطلة واقبستهم الفاسدة واطهر اطرقت
 خلاف الحديث الثاني وساحل الناس لا مشاهير في الثاني وللقلة من سلكوا طريقاً
 غير حق وانهم على المباطل ونحن على الحق لاننا فعل بالقرآن وحديث خير البرية وهم
 يعملون باراء ابو حنيفة + هيئات هيئات هذا الزكاة ايهم ومن قلة بضاعتهم اما فهم
 ان الائمة اركان الاسلام وما كان عرضهم انه دام بناء اسلام ولا تعادام وقد ادرك اماننا
 الاعظم صحابياً عداً وليس في ذلك شئ من الرب الشبهة سوف يبلغ العلم والعقل ربح القصور
 واجتهد من القرن والحديث من المبتدأ الى المنتهى - والاستنباط والقياس كله مستفبط
 من كلام الله ومن حديث خير البرية - وكان في غير القرن الامام ابو حنيفة - وفي الزهد
 والورع كان عديم المثال بلا شك وشبهة وكيف يكون اتباع الائمة من ضلال من غير
 قيل وقال لان المقلدين اتبعوا اولي الامر منهم وما اخذوا بسبل الشروا والكيدهم لا يابها
 الاخوان ان كيدهم كيد الشيطان لا ينبغي للعاقل ان يقع في شركهم لا - ما نجا كل

من وقع في فخهم وما ايتهم انه سلكوا طريق التلم الحرام واخذوا طريق الفجر الاثم فخرجين
 من الايمان ياخذون دلائل الروافض والمعتزلة ويلزمون الحنفية من براهمهم الباطلة -
 وربما يستدلون بدلائل شاذية - ليغلبوا على المقلدين لابي حنيفة فظهر الا ان
 غير المقلدين - والايام غيرتين - وهم خيل ومضل - وسلكوا من الخلل الزل فغلبوا قال
 القائل لم يوقعت على نفسه ففسدوا الضلال الى الحنف دون غيره والله لا صنعت ولا فتن

فوه فاته كل الجاد قد اصابت اجادها الاد فهذا
 نعم الكتاب - وهذا الخطاب لطاعة اوليائنا -
 نفع محمد راته اول رس مد رسة عربية محسنة هو كل



هيئات هيئات ان متوهم الزمان قد زور القول تزويراً وضلوا واصنوا كثيراً +
 رعتوا وكبروا مع انهم لا يفقهون الا قليلاً وتألموا الهدام دعائم الدين وتشرعوا
 لاستيصال قوائم المقيدين فويل لهم عما كذب ايديهم وويل لهم عما يكسبون تشبوا
 بدلائل مركبة وتسمكوا ببراهين ضعيفة فمشاهير كمثلي العنكبوت - وان اهل
 السيوف لم يبيت العنكبوت وهو اوهو اوعن حجر بينه + وعهوا وغرور عن فجاج واضحه +
 فهم كروا من عيائهم وخبطوا خط عشواء ان اوليا وهم الا الطاغوت يخرجونهم من
 النور الى الظلمات فيا ليت شعري كيف تبادروا الى التضييع والطعن على امام العمام
 القعقاع اسوة الائمة الكرام قدوة الانام بدلس الملة الحنيفة البضاعة ذى الاختلاف
 السننية والسناء وقامع اليه حرمي السنة سراج الامة النبوية صلى الله عليه وعلى
 اله وصحبه اجمعين وسلم الله على خير البرية والهاب - لقد جاء الحق وورثه المباطل
 ان المباطل كان زهوقاً للامر هذا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم النبيين
 والصديقين والشهداء والصالحين ربنا اغفر لنا ذنوبنا وكفر عنا سيئاتنا
 وتوفنا مع الاولاد بحجرة التعالين الشريفين المعظمين المحبين ورسد الى خاتمة

النبيين والمسلمين صلى الله عليه وعلى اله وصحبه وسلم اجمعين
 آمين ثرامين نفعه الله على عفو عنهم درس رسة عالية كلكته



من طعن على الأئمة بساطع الأمام الصام مقتدى الأئمة العظام، المحيي لشريعة
 خاتم الأنبياء عليه السلام، فمنا وسيدنا وسولانا الأمام أبي حنيفة رحمه الله
 تعالى فمثل كمثل كلب يثمل عليه يلهث أو تتركه يلهث فلهذا في الجليل العالم
 الفخر حيثما يسطو الجواب غاية لا فاضح، وشغل عن النائم، من لم يافقه أصناف
 اللهم لا تجعلنا مع القوم الظالمين لا تخلصنا في عبادك
 الصالحين واخبرونا ان الحمد لله رب العالمين



لقد جاء الجليل الفخر في أفاد طاق بما يفهم من الله في الأرض الفناء وبالفق في شاعة الفخر
 وأحياء الدين، وسعى مقيا كمالا في إزالة الشكوك عن قلوب المفسدين، فيجعل الله سعيه
 الجميل مشكورا، وأبقى ذكره في بطون الصحائف مرقوما وسطورا وهدى جماعة المتأصبين
 إلى سبيل الرشاد وسألتهم أن يقضوا الشيء والعناء، إنه هو الموفق والمعين، في كل ساعة وحين
 وصل الله على خير خلقه محمد وآله واصحابه أجمعين حرة العباد
 محمد محمود الله فخر الله ذنوبه واستجوبه، مدرسون رتبة عالية كلكته



تقاريط مشبهه ونحوها ومواهب علمي مشاهير حيدرآباد وكن ومدراس

أخبروا به در كتاب فتح المبين في كشف حكاية
 غير القلدين تولى صاحب جامع معقول منقول
 كشاف دقات فروع وأصول جناب مولوي
 محمد منصور على صاحب سلامه تعالى والبعثاه
 مرقوم فرموده الله مسح وخلاف أن باطل
 جزاه الله خيرا في آخر الجواز بايد كجميع مسلمان ران
 عمل لازم وواجب دانسته اگر نام این کتاب
 دانست انبليس با دایه اهلین نهاده شود بجاست



بسم الله الرحمن الرحيم وقد رأيت هذا الكتاب بكل من أدله إلى آخره وتصحيحا كاملا لجواب الأئمة فيه
 وختمت عليه على صحة اعنى كتاب الفقه المبين في كشف حكاية غير القلدين تولى صاحب جامع معقول منقول

مولوي محمد منصور على صاحب سلامه تعالى غنا عن جميع القلدين بل مذاهب الأمام أبي حنيفة
 رضي الله عنه في الجواز - وأنا
 الفقير الضعيف طاعن في حال العلماء
 العالمين الصوفيين الكاملين
 محمد أكبر على عفا الله عنه فقط



بسم الله الرحمن الرحيم أما بعد الحمد لله والصلوة فقد شرفت عبط العدة هذا الكتاب المؤيد
 من الله في كل باب تفرغت في دأب مبانيه وحدايق معانيه فيأله من كتاب فائق
 النظر وكاشف العضلات بحسن التقرير وكما رأيت بحسن من المذهب الحنفية



وبه عين ذاك المثل العتافي
 الهني وتاتي بالجوبة مفتحة للخصوم
 دافعية لما يعتزيم من الأدغام الزعوم
 قلته لانيه مرتجلا له وأهيا
 هذه السفر في فخرية، ويحييها أهل
 الهواء بخبره فقط حرة للتساءل
 بفضل الله الرحمن ثم شرح رسالتي
 الخ لادبها العالم المحبوب في الزوال
 أصفى بامتنان من سبيله فيخاف بها

بسم الله الرحمن الرحيم - الحمد لمن خلق كل شيء ثم هدى وجعل حسب استعداده كل قسوم
 فتيما مرشدا راقم النبوة عند كمال استعداده علمه على النبيين خير الورى عليه صلوة
 الله تعالى لا نقصى وعن من تبعه من اصحابه الكرام والتابعين وتابعيهم سبيل الأئمة
 الأعلام المجتهدين المشار اليهم بحديث بلخوا عن فريض بلع افقه ما بلغ وتبعه فاقول
 ان ضمية فخر المبين في حروف الظفر المبين الماخوذ من الظفر في عين اليقين في باب البطلان
 امر القبل - بمن له في التقفه منسلفا سيده مع البراهين القارعة رؤس قوام معين

فانما على سائر ما صنعت في هذه الرداءات امر التقليد بالاستدلال لا بالثبوت فمفهومها اقوى
ومعقولتها الجلي مشهور من الفوائد كل منها ادر بيضاء هذه الاكثارة يشكوك فيها النور
بل برج فيه الذكاء واضاعت ما اظلم ليل الجمل في المصدور وارتدت السالكين الى
الماحول بعد ما غرخوا بهما وغرخوا الى من كان اعمى فهو في الاخرة اعمى يا قوم هذا هو الحق
الذي فيرون ولا يخوضون في ما يلج اليهم من المرسلين فاسألوا اهل الذكر ان كنتم
لا تعلمون بل يتعاطفون انفسهم بتقية زعماء اعداء ولين ما لهم لا يعلمون السابغون
السابقون اولئك هم الملقبون وهو البرهان على فضيلة من صنفه حرفة الاخوان الذين
هم اوطى طريق الحق محمد ^{عليه} والفاضل المسمى ولا محمد عبد الله المسمى



صانه الله عن شر الرجوة ولا ناسى وانا المعتبر بذنبه الخ
والجلى ابو الفتح محمد نور على عتق الله الولي

لك الحمد كما حدث حل فانك يا خالق الظلمة والنور وصل على من لا نظير له في
الازمنة والاهور وعلى اصحابه الذين ظهروا الحق بهم بعد الفتر خصوصاً الذين بذلوا
مجههم في الاجتهاد تهليل للناس سبيل الرشاد وتبعه فان هذه اضمية للفقير المبين
في الظفر المبين الموسومة بتنبية الوهابيين طبعت لتاييد المقلدين ايدى الله
رب العالمين في كل حين حين ضاقت عليهم الارض بما رحبت من فتنة الجاهل الذين
يستأصرون الاسلام في ذى المسلمين قالوا نحن نعمل بالقرآن والحديث وميريدون
بالقرآن ما يقارن قلوبهم وتقضيه عقولهم وبالحديث المدة والامر الحديث
يفتون بحرمة التقليد الذي هو طريق رضى العالمين خضع رئيسهم الذي هو راس
الشياطين كتاباً سماه الظفر المبين تشبهاً به باظفار الديك التي تخرط الابلاد ان
بين في هذا المجموع اثبات الحق من امر التقليد ليقينيات من التسكيات بالمعقولات
والمشكولات لم ينظر به احد من باقى الرايين للظفر المبين وما تقوى به فيه على
طريق انيق يليق ان يقال للمنفوه فأت بمثله ان كنت من الصادقين فلما
اطلعت على فوائده قلت متحيداً الى اجد بجزائهم منه امواج السيل من لا يجر

الطل في وادى الدجى مع كثرة ما فيه من الجهل باطلا لا ما هو هل هو سراب
فكيف يزبل من اليه اهتدى ام سحر فكيف يزبل بالضللال والغوى بل هو
الحق راسياً يذوب منه اشتد القلوب قساها هيات هيات لا يتفقهه
ولا يكتسب فهو للجمل المركب من تكلب فالخطروان نذير مبين الهائم
الحق باليقين على عبده ان يحلف بل لا فتحة على فوق كمال الصواب منادياً ان
يحق الحق ويبطل الباطل عنه ام الكتاب ولا نالوا لولا محمد عبد الله
المد راسى سلبه ربك لا ناسى وانا الفقتير الى
الله الغنى الصمد قاضى محمد تجا وزعن ذنبه الاحد



صح ما قال القاضى في حق هذه الضميمة للفتحة المبين الموسومة بتنبية الوهابيين



باسم الله الرحمن الرحيم كتاب فتح المبين في كشف مكائد
غير المقيد من ضمة تنبيه الوهابيين لفتاوى جليله
كما ابتاعه جازر اسلمه صغيره طوبى من لا يحظر من
الى الحق بكتاب الله في توبه براسى عليه نظره مشرور
تلك شبيهة اقراص دورى جري ماسر جازر على اللوات
الفاضل خير الجزار - مؤلفه ١٤ - ربيع الثاني
سنة ١٣٠٢ هجرى - حرره الراجى
رحمة الله النان طراش فان



عبد بن قاضي الملك
 بدر الدوله كان الله لها
 الجواب صحيح والمجيب
 احمد بن قاضي الملك

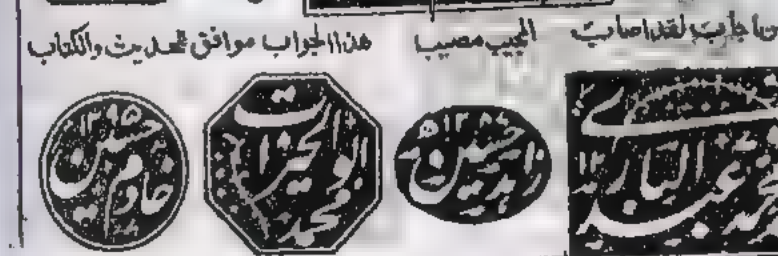
سبحان الله اس كتاب كى دى كنى سى جلاى چشم و تصفيه
 قلب حاصل هوتا هو - محمد اكرام غفر الله له ولوالديه

الحق كراين شوق الميمن على الخصوص ضميمه تنبيه الى ايسين نسخه است پرايتريل در
 دفع مواد فاسده قيم ناقص منكران تقليد ذاهب حقه نيز
 اكسير جزى الله تعالى صنفها احسن الجزاء في الدنيا والاخرى وشكر
 لا حقايق الحق واهلها الكرم والكرامه الودود محمد محمد عفا الله عنه

واقعى به جواب لا جواب
 باصواب هو - محمد عبد الكريم
 عفى عنه ومن اسلافه
 احمد بن محمد شهاب الدين
 سيد على رضا البير
 محمد اصحاب من
 صحر الجواب
 كان الله له



ابو الحامد سلطان محمد
 محمد ولسكنى بن ارفانا
 غلام قادر الفاروقى
 عفى عنه ومن اسلافه
 ابو الحامد سلطان محمد
 محمد ولسكنى بن ارفانا
 غلام قادر الفاروقى
 عفى عنه



تحريري نظير و تقرير و ليد يراز علامه خير و كلامه تفسير امام الادب مقدم
 ان خطباجام علوم عقل و نقل مولانا قاضي محمد فاروق صاحب ياكولى مظله العالى

ابايشه سبحان الله

من انايت هذا الزمان ان الناس لا يكتفونهم الشعب والكا تحه واليسان حتى يؤمن
 في بعض المواضع الطراد بالفتح والسنان تحش قسم النافرة والبا حص حال للو فبين
 الاخوان وذات لان العبيد بين قيدا فتموا انور الذين وشئتوا بحسبهم مثل المسلمين بان
 اوقدوا ايضهم نار الدنيا فاكروا فيهم الفساده وما لو اكدت فيهم عن المسجدة القومية
 وظهرت في السداد وحقا حال اولئك المقيدون ان اروا كذا من المؤمنين في تقليد
 الكايلين الباصدين وكوا كوا من المجتهدين الباذلين جهدهم في اغلاو حكمة الله لكن
 من الامور التي لا بد منها اكل من سلك منجى الاسلام ورام تكفى الحق والاشيائ
 بما جاء به النبي عليه السلام ولما كانت الناس مولعين بان تسترحقنا فتملك ساج
 اموالهم ليتفقوا ما يحبهم ويرفضوا ما نسا فتم رفضوا الشايتين هذه اهل الدنيا والاولى
 حتى خرموا بركا فتم وعلموا انفسا بغيره وخاسين ملكا فتم وكفى من ان هذا
 لقضال سبيل ومفقه في الدين لعمري ان احدا من العقلاء الشايتين من هؤلاء افضل من
 ارباب الارباب في مسائل في شئ من الدنيا والآخرة وليت شعري من يدري به من
 التعليق ليس الا نوع من الاعمال وحسن الظن على الكايل الماهر الصافي والامين
 في مسائل علمي بوع فيه ذلالت وبلغ نهايته وهذا الامر لا يختص بواع من العلوم بل
 يعرف العلوم كلها اياك مسائل كل علم على امره مختلفا بعضها فاجب لا ينظر في اليه الغلط
 لا حاد من نظرية وبعضها ينظر في الغلط اليه كذا العين كذا تحسنة تعليقه والى الناس في
 متاهة الذنون ايضا على امره مختلفا من رتب يا جتهاد في المسائل ونسب للبرهان
 الدلائل حتى اتق الفتن وكمل لهم اهل الاجتهاد وروايتهم واثق الاداء في ذال
 وميهم من وقع على مسائل الفتن وكذا لا يملك كذا لهم كذا بلغوا رتبة الاجتهاد

الحمد للہ رب العالمین کہ یہ کتاب فقہ المیین سے تنبیہ الہامیہ میں ہم حنفی بھائیوں کے واسطے حدیث و فقہ کا اخذ ہوا اور اصول مسائل کا فتاویٰ حرر ہوا فقیر الحقیر محمد حبیب الحقن ابیہلواروی ثم العظیم آبادی
بے شک کہ کتاب مستطابہ فیہوں کے واسطے نہایت کارآمد و ضروری ہے ہر مقلد کو
چاہیے کہ ایک ایک نسخہ اس کا اپنے پاس رکھے جس سے ہمیشہ لافذ میمون پر فرقیاب رہے
اور ان کے پھرنے میں نہ پھنسے تو ان بادل میں مسائل کے حقیقت جائز سے قدم نہ ڈنگے
تہ نقل اسکے مؤلف کو جزائے خیر عنایت کرے۔ حررہ الامتاج الی اللہ محمد عبد اللہ سلمہ اللہ و عفا

تقریر لیز خباب لانا نقد انامہ اشرف علی حصہ دوم میں جامع العلوم پر

بعد الحمد والصلوة صیغہ فتح البیون میں مسئلہ اثبات تقلید کا اس عاجز کے مطالعہ میں آیا جسکی تقریر پر
پسندیدہ ہر صنف و کبر کو مفضل مدلل و کافی و دوائی پایا ہر جزئی استغالی المصنف جزا اتانا + و جملہ مفضل
شاملہ عانا + جو نکلا جمال بعد تفصیل کا اقرب الی القبط ہونا مسلم و معلوم ہو + اسلئے اس مقام پر
ایک مختصر تقریر ضرورت تقلید میں بطور قد کے مرقوم ہو و هو حدیث احکام شرعیہ علیہ و قسم پر نہیں
و غیر مخصوص اور مخصوص کی دونوں متعارض و غیر متعارض اور متعارض کی دو قسم معلوم التقدیم و التاخیر
غیر معلوم التقدیم و التاخیر اس احکام متعلقہ غیر متعارضہ یا متعارضہ معلومہ التقدیم و التاخیر نہ قیاس جائز کسی
قیاس کا اتبع جائز۔ لقولہ فقال ان تم لا یظنون و لقولہ فقال ان یتبعون ولا الظن اس
ظن سے مراد وہی ظن ہے جو مقابل نص کے ہو اور احکام غیر مخصوصہ یا مخصوصہ متعارضہ غیر متعلقہ تقدیم
و التاخیر میں یا تو کچھ عمل کر گیا یا کچھ کر گیا اگر کچھ نہ کیا تو مخالفت نص کی تخریب اولیٰ استیذان
ان یتذکرہ سلا + اور ان تخریب تم انکاف کفنا کفو عبثا کی لازم آئیگی اگر کچھ کیا تو بدون علم یا تعین
میں جانب کے عمل ممکن نہ ہوگا۔ پس علم یا تعین حکم نص سے تو ہونیں سکتی لعدم النص فی الاول
و التعارض میں غیر علم یا تقدیم و التاخیر فی الثانی ضرور علم یا تعین قیاس سے ہوگی پس قیاس
ہر شخص کا شرعاً معتبر ہو کہ جو کسی کی سمجھ میں آئے یا بعض کا معتبر ہو بعض کا نہیں۔ کل کا تو
نہیں سکتا لقولہ تعالیٰ و کون ذوقا الی الرسول و الی اولی الامر منہم لعلہ الذین
یستنبطون منہ یتقوا پس بعض کا معتبر ہو گا بعض کا نہ ہوگا جسکا مقتضی اسکو معتبر و مستنبط

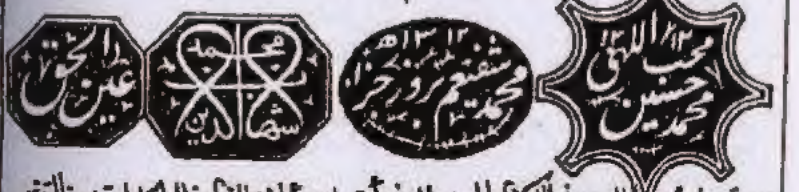
کہتے ہیں اور جبکہ معتبر نہیں اسکو مقلد کہتے ہیں پس مقلد پر ضرور ہوگا کہ کسی مجتہد کی تقلید کو
لفظہ تعالیٰ و اشجع سیدیل من انکاب الی۔ اب جاننا چاہیے کہ ایہ اربعہ کے تاریخی حالات سے
بالقطع معلوم ہو کہ وہ تحت عموم من انکاب الی درجہ میں ہیں پس انکا اتباع بھی ضروری ہوا۔ یہی یہ بات
کہ مجتہد تو بہت سے گذرے ہیں کسی دوسرے کی تقلید کیوں نہ کی جائے اسکا جواب یہ ہوگا کہ اتباع
سبیل کے لیے علم سبیل ضروری ہو اور ظاہر ہوگا کہ مجتہد اربعہ کے کسی مجتہد کی سبیل تفصیل جزئیات
و فروع معلوم نہیں۔ پس کیونکر کسی کا اتباع ممکن ہو پس انحصار مذاہب اربعہ میں ثابت
ہوا۔ یہی یہ بات کہ ان چاروں میں سے ایک ہی کی تقلید کیوں ہو اور سبکی وجہ یہ ہوگا کہ
مسائل دو قسم کے ہیں متفق علیہا مختلف فیہا مسائل متفق علیہا میں تو سب کا اتباع ہوگا
مسائل مختلف فیہا میں سب کا تو ہو نہیں سکتا بعض کا ہوگا بعض کا نہ ہوگا پس ضرور ہوگا کہ کوئی
وجہ ترجیح کی ہو سو حق تعالیٰ نے اتباع کو انابت الی اللہ پر معلق فرمایا ہو جس امام کی انابت زائد
معلوم ہوگی اسکا اتباع کیا جائیگا اب تحقیق زیادہ انابت کی یا تفصیلاً کیجائیگی یا جملاً۔ تفصیلاً
یہ کہ ہر فرع و جزئی مختلف فیہ میں دیکھا جائے کہ حق کسی کی جانب ہو یا جملاً یہ کہ ہر امام کے مجموعہ حالات
و کیفیات پر نظر کیجائے کہ غالباً کون حق پر ہوگا اور کسی کی انابت زائد ہو صورت اولے میں
ملاوہ حج اور تکلیف والا لایطاق کے مقلد مقلد نہ رہا بلکہ اپنی تحقیق کا قیاس ہو جائے دوسرے کی
سبیل کا وہو خلاف المعروف پس صورت ثانیہ متعین ہوئی کسی کو امام ابوحنیفہ رح پر اور کسی
مجموعہ حالات سے یہ غالب ظن و اعتقاد راجع ہوگا کہ یہ منیب و مصیب ہیں۔ کسی کو امام شافعی
پر کسی کو امام مالک پر کسی کو امام احمد بن حنبل رح پر۔ اسلئے ہر ایک نے ایک ایک کا اتباع
اختیار کیا۔ اور جب ایک کے اتباع کا بوجہ علم بالانابتہ اجمالاً التزام کیا گیا اب بعض جزئیات
میں بلا کسی وجہ قوی یا ضرورت شدید کے اسکی مخالفت میں شق اول عروہ کی و قد ثبت
بطلانہ۔ پس مجتہد تقرر بالاسے وجوب تقلید مطلقاً و تقلید ایہ اربعہ خصوصاً و انحصار فی المتذہب

الاربعاء حبيب تقليد شخصي و بطلان تفتيق كالشمس في كبد السماء
وضوح هو كذا و ذن خط القناد و الكلام فيه طرل و فيما ذكرناه كفاية
لطالب الرشاد ان شاء الله تعالى و الله تعالى اعلم و مسلمة تم



تقریظ اقل و دل علامہ اجل مولانا حافظ شاہ محمد حسین حضا الہ آبادی غم مضہم

بعد الحمد للہ و تحفہ الصلوٰۃ علی النبی و آلہ بعد الامین نے اس کتاب کو اکثر مقامات پر لکھا ہے شک و غافین خفیہ کے وہ شہادت کے لیے ایک کافی ذریعہ ہو اور منکرین ائمہ مجتہدین کے دفع ترہات کے واسطے ایک عمدہ وسیلہ ہو و اللہ اعلم بقضائے حاجت و اللہ اعلم بحقیقۃ غفرلہ اللہ



قد تشریف عظم القلم هذا الکتاب المستطاب فی آیت ان مؤلفہ الفاضل الکامل قد صیر القلم من الایمان فی فیہ بالشعبہ اهل الزندقة فلا یتباجع المولى سبحانه مع مؤلفه العبد مشکوٰۃ و جزاء يوم الجزاء من فضله خذاه موفوراً اکتبه المحقیر ذرعت اللہ

الحمد لله و کفر الصلوٰۃ علی عبادہ الذین اصطفی۔ جہاں بڑے بڑے عالموں اور فاضلوں اس کتاب پر تقریظیں لکھیں اور مہربن کر دیں وہاں ایک مجاہد سے طالب العلم کم فہم کی تحریر کا کیا اعتبار اور کیا شمار لیکن جہاں گل ہو وہاں خار ہو اور جہاں گنج ہو وہاں مار ہو فلک سے نور اور نور سے ظلمت کا طور آئندہ ان لوگوں کی عبارت اگر ہنر از عقد لک ہو تو یہ خدمت ریزہ و سفال ہو اگر وہ کمال کر تو اس نقصان کا نشان حال ہو رہے احب الصالحین و لست منهم و بعد اللہ یدرؤن صلواتہا پس ایک مدت متد سے میرا خاں نظام و انگیرا ملتان تھا کہ جب تقلید شخصی کے واجب ہونے کا ثبوت کسی نص صریح الدلائل سے نہیں ملتا تو تارک تقلید کا گنہگار ہونا کیونکر ٹھکانا ہو مگر مولف نے یہ تہذیب الہامین پر سہ ہزار آفرین صد ہزار آفرین + کہ در کار ما کردار ما بن چین + یعنی جب انھوں نے تقلید شخصی کے وجوب کو نص صریح سے ثابت کر دکھایا تو اب قول فقہا کا اتم ہونا تارک تقلید پر بخوبی صادق آیا جیسا کہ صاحب بحر الرائق نے رسالہ تصحیح کے کتاب لاحسان میں فرمایا ہے

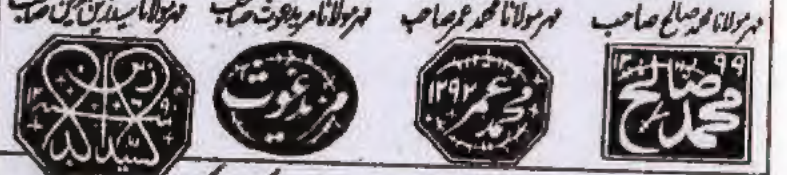
نقل کیا ہو اما الذی لم یکن من اهل الاجتهاد فاما من مذهب الی مذہب من یدل فهو الذی موم لا تدر المستوجب للادب الغریب لا یرکب الکفر والبدن



تقریظ و دستخط و مواہیر علمای شاہیر گجرات مسوت و بی غیرہ زید صلم

حکیم اود مصنف الامین نے اس کتاب فتح البین کو جایا دکھا اسکے مصنف عماد الاموال مولانا محمد بن علی انصاری سلمہ الواہب نے و ابیان لاندہ بظاہر ہری الشرب بلکہ مذہب کے ایک عمر اصون کا قرآن و حدیث سے خوب ہی جواب باصواب یا اور غیرہ کے مسائل کو سنت و کتاب سے ثابت کیا ہے انھوں مولانا محمد بن علی صاحب آسی مد راسی زیدہ الفقہاء و المحدثین مصنف غیرہ تنبیہ الواہبین نے تو قرآن و حدیث سے سارا وجہ تقلید کو ایسا ثابت کیا اور عیان علی بالحدیث کو مخالفت حدیث کا ایسا الزام دیا کہ جسک کسی عیادت کمال کم عرض

ظہور میں نہیں آیا جتر اللہ ربک للبر لیا و رواقہا لکن یجمع لافایۃ البدیۃ حررہ الفقیر محمد بن عبد اللہ حفا اللہ حننا لجناتہ و وقفہ لایحجہ و مرضاہ

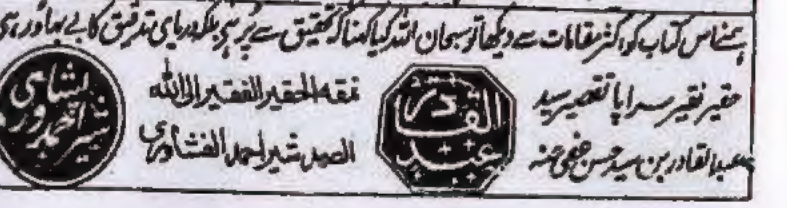


اس کتاب میں ہر ایک جواب افریق مضمون حدیث و کتاب پر لاندہ لاندہ ہوں کو چاہیے کہ اپنی لاندہ ہی توبہ کر کہ حقیقت تقلید کی راہ بہت پر آئیں اور حق کی طرف ہو جائیں تا کہ دنیا میں نیکیاں مل سکیں اور آخرت میں باجور مل سکیں فقہ الکلام محمود بن ملا محمد علیہ السلام و عفو عنہ

مہر مولانا فتح الدین صاحب مہر مولانا محمد بن عبد القادر صاحب مہر مولانا ابو الفتح صاحب مہر مولانا عبد القیوم صاحب

یہ کتاب مستطاب قرآن حدیث کے دلائل سے الامال ہو اور لاندہ ہوں کا عمل رکھنے کے واسطے مذہب فالون کی ڈھال ہو۔ کتبہ خادم العلم محمد بن علی غفرلہ

ہے خاص کتاب کو اکثر مقامات سے دیکھا تو سبحان اللہ کیا کتنا تحقیق سے پر ہو بلکہ دہائی تفریق کا بے بہا اور ہو حقیر فقیر سہراپا فقیر سید عبد القادر بن سید حسن غفرلہ



مذہب مولانا محمد بن عبد القادر صاحب مہر مولانا ابو الفتح صاحب مہر مولانا عبد القیوم صاحب

چونکہ اس کتاب مستطاب پر بڑے اکابر دین اور علما کا طین نے مہرین کر دین اور فخر ظہیر لکھیں
 کہ ہر ایک جواب اسکا باصواب ہو بلکہ موافق حدیث و کتاب ہو لہذا اب کوئی منکر اسکی حقیقت سے انکار کرے
 تو وہی مثل کہ آفتاب پر خاک ڈالنا ہو اور جان بوجھ کر حق بات کو ماننا ہو غرض کہ صد ہا عالموں نے
 اس کتاب کے اعتبار جوئے پر اتفاق کیا ہو تو کسی سائنہ باندیشہ و حامد فساد اندیشہ کے اتفاق و ہمارے
 کیا ہو سکتا ہو پس یہ کتاب باصواب اور اسکا ضمیمہ لا جواب دفع مطاعن سمانین و وقع مظان مخالفین کے
 لیے کافی ہو اور قلوب قاسمہ کے واسطے شافی حق تملے مولف فتح المبین و مصنف ضمیمہ تنبیہ الہامین کو
 تمام مقلدین خفیکہ کی طرف سے جزای خیر عنایت فرمائے اور ان مقلدون کتابوں کی برکت
 مشکون اور گراہوں کو راہ ہست پر لائے اور انکو زمانہ اور مکانی اور زمینی اور
 آسمانی برکت پہنچائے آمین مکتبہ سید عالم معروف عبدالحق ہزاروی قمی کٹھنور ضلع سرت



واقعی یہ کتاب فتح المبین مع ضمیمہ تنبیہ الہامین غیر مقلدون سکر کے لیے معقودہ جواب ہو اور ہر ایک سال
 اسکا بطریق منت و کتاب ہو یہ طائفہ محدثہ عجب گروہ ہندو صریح کرانگی بدعت معتزلہ و خوارج و دردا فض
 کی بدعت کا مجموعہ ہو بلکہ اس سے بھی اسکا درجہ بڑھا ہوا ہو اور انکا مذہب قصب نفسانی سے بھرا ہوا ہو
 یہ اپنے زعم باطل میں تمام مقلدون کو کافر اور شرک جانتے ہیں اگر کوئی لاد مذہب صاحب کہیں کہ یہ بالکل جھوٹ
 اور ہم کو گمراہ پریشان اور سرسراہتمام ہو تو ہم اچھی ڈٹنے کی چوٹ اس دعوے کو دلیل و برہان سے ثابت
 کر کے دکھاتے ہیں کہ خواہ خواہ سلف صاحبین کے خلاف مقلدون کے مقابلہ میں کھاپے نہیں تھوڑی اور کٹہ
 کٹھا مات اس بات پر دلالت کرتا ہو کہ تمام اہل تقلید غیر محمدی یعنی کافر و غیر محمدی مشرک ہیں حاذقہ منہ
 پس از ہی سال ابن منی متفق شدہ بخاقانی

اور نیز دروسی تحقیق نسبت محمدی کی جو علامہ آسی فاضل مدرسہ علمیہ تنبیہ الہامین صوفیہ ۲۶۹ میں بیان
 فرمائی کہ جو چہ تو ایک حقیقت میں وجہ نقیب محمدی کی صورت دکھائی ہو مقلدین ہوشیار ہو جائیں تو
 ان غیر مقلدین کے دام فریب میں نہ آئیں پس اس کتاب کی برکت یقین ہو کہ ہر
 مبتلائی فرض ترک تقلید شغایاب ہوں و لذلک علی اللہ بجزیر حررہ الفقیر عبد اللہ العری



مکتبہ سید عالم معروف عبدالحق ہزاروی قمی کٹھنور ضلع سرت

محمدی اور محمد بنی مقلد کو کافر و شرک کٹھا



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ مُدِيلِ الْمُتَقَلِّدِينَ وَمُضِلِّ الْمُعَايِدِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى
 سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ كَعَدَاءِ الَّذِينَ وَعَلَى آلِهِمْ وَأَصْحَابِهِمْ أَجْمَعِينَ أَمَا بَعْدُ
 مقام عبرت ہو کہ اتنے بیودہ گوہرہ سر اور محض ناظم ہالوں کے ہاتھ میں ظلم آگیا ہو جو چاہتے ہیں
 لکھتے ہیں چھپاتے ہیں تبر اور لعن اطمینان دین و جلالہ علما سائقین و لاحقین پر اپنا پیشہ اور شیوہ
 قرار دیا ہو انکے منہ پر لگام دینے والا کوئی نہیں کہ ایسے سرکش نالائق جو الزون کو آداب و تہذیب کے
 چابک سے درست کرے چنانچہ ان دنوں ایک رسالہ دیکھنے میں آیا نام اسکا ملاحظہ فرمائیے کہ رسالہ اور
 شتر بے ہمارے کیا رکھا ہو فوٹو شٹل تحقیقین علی رؤس المقلدین افسوس یہ بھی نہ بھلا کیسے
 بڑے بڑے ائمہ دین اور بزرگان محققین مقلد گذرے ہیں سب سروں پر کیسی بے ادبی کے تبر لگائے جانتے
 گمبے دین بے شرموں کو ڈہری کسا ہو جو خون کھائیں یہ رسالہ چند چیزوں کا مجموعہ ہو ایک بے گن حکا
 تمامہ و فضلی کبار پر لعن و طعن اور گالی اور دشنام دہی کرنا جسکے رد و رد صاحب رسالہ کے پیر مغان
 اور گرو گھنٹال اگر دس برس زانوئی ادب نہ کریں تو کوئی بھائیوں دس برس جہاد قتال پر ہتھیاری
 اور بدظنی اور کج فہمی اور جہالت اس قدر ظاہر کرنا چاہیے عوام لوگ بھی محکمہ کریں جس سے انکو اور دفع
 و بہتان بندی میں جوش بے حیائی سے گل دجائیں و کذا امین پر ہیبت یگانا جرات دے جانی اس تجاہل
 کی قابل ناشاہد کہ مولوی عبد القادر صاحب بمالونی کو اسلام سے خارج کیا یعنی باتفاق علما کھنڈ
 و دہلی و پنجاب و مصر و شام و روم و عراق و حرمین شریفین کا فر قرار دیا یہ اسکا انتقام لیا ہو کہ انھوں نے

مکتبہ سید عالم معروف عبدالحق ہزاروی قمی کٹھنور ضلع سرت